رنگِ نعت

نعت رنگ شمارہ ۱ تا ۱۹ سے نعتوں کا انتخاب

مؤلف
پروفیسر محمد فیروز شاہ

دارالاشاعت

Marfat.com

رنگِ نعت

"نعت رنگ" شمارہ ۱ تا ۱۹ سے نعتوں کا انتخاب

مؤلف

پروفیسر محمد فیروز شاہ

المدینہ دارالاشاعت (پرائیویٹ) لمیٹڈ پاکستان
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38 اُردو بازار لاہور 7320682-7312801-042

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : رنگِ نعت

مؤلف : پروفیسر محمد فیروز شاہ

اشاعت : ستمبر 2006ء

اہتمام : نعت ریسرچ سینٹر (کراچی)

ناشر : المدینہ دارالاشاعت (پرائیویٹ) لمیٹڈ پاکستان
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38 اُردو بازار لاہور 042-7312801-7320682
E-mail:almadina-92 @yahoo.com

ہدیہ : [redacted] روپے

تقسیم کار

کتاب سرائے اُردو بازار لاہور
فضلی بک سپر مارکیٹ اُردو بازار کراچی
ملت پبلی کیشنز فیصل مسجد اسلام آباد
مکتبہ جامِ نور نئی دہلی انڈیا

Marfat.com

انتساب

عشق رسول ﷺ

میں ڈوب کر طلوع ہونے والوں

کے نام

Marfat.com

آپ ﷺ کا ذکر کبھی کم نہیں ہوگا آقا ﷺ
آپ ﷺ کے ذکر کو اللہ نے رفعت دی ہے
(صبیح رحمانی)

Marfat.com

فہرست

فکر بشر حیران ہے کیسے وصف خدا تحریر کرے (حمد)	قمر عباس وفا کانپوری	۱۷
حمدیہ رباعیات	ثنا گورکھ پوری	۱۸
سبدِ گُل سے چند گلاب	محمد فیروز شاہ	۱۹
رنگِ نعت کی بہارِ جاوداں	پروفیسر محمد اکرم رضا	۲۳

﴿نعت رنگ۔۱﴾

اللہ اللہ میری قسمت، ایسا رتبہ اور میں	سرور بارہ بنکوی	۳۱
عرب کا مہر عجم کا مہِ تمام آیا	اسعد شاہجہاں پوری	۳۲
شوقِ حرمِ پاک میں اٹھتے ہیں قدم تیز	حافظ محمد افضل فقیر	۳۳
عشق ہے سرورِ کونین کا دولت میری	راغب مرادآبادی	۳۴
جذبہ نو کی جھلک مدحتِ سرکار ﷺ میں ہو	حافظ لدھیانوی	۳۵
جلالِ کبریا دل میں جمالِ مصطفےٰ ﷺ دل میں	افسر ماہ پوری	۳۶
نبی ﷺ کے در پہ پہنچ کے خود کو مثال کرتی ہیں...	شاعر لکھنوی	۳۷
صاحبِ جود و سخا تک آ گئے	مسرور کیفی	۳۸
شوقِ بے حد، غمِ دل، دیدۂ تر مل جائے	سلیم احمد	۳۹
نورِ محمدی ﷺ جو ازل سے سفر میں ہے	اعجاز رحمانی	۴۰
پاک محمد ﷺ نام ہے ان کا اللہ کے ہیں میت	جمیل عظیم آبادی	۴۱
رحمتِ عالم کی رحمت عام ہے	شہزاد زیدی	۴۲
اے محبوب خدا ﷺ	صفدر صدیق رضی	۴۳

Marfat.com

کچھ دھوپ ہے کچھ حبس کا صحرا مرے آقاﷺ	سلیم کوثر	۴۴
آپ ﷺ کی خو ہے عطا ہم گھرے حالات کے بیچ	غیور احمد غیور	۴۵

﴿نعت رنگ۔۲﴾

مرے آقاﷺ کرم مجھ پر بھی اب کی بار ہو جائے	محمد اسلم فرخی	۴۶
رکھا ہے رحلِ دل پہ صحیفہ جو نور کا	شبنم رومانی	۴۷
کوئے جاناں حاصل دنیا نظر آنے لگا	شبنم رومانی	۴۸
مکان پہ دیکھا سرِ لامکاں لکھا دیکھا	حنیف اسعدی	۴۹
مثالی آئینے ہیں آئینے خورشیدِ رحمت کے	جاذب قریشی	۵۰
جس کی نظروں میں زر پائے پیمبر ﷺ چمکے	راجا رشید محمود	۵۱
کلکِ ثناء کو نور کی موجوں میں رکھ دیا	ریاض حسین چوہدری	۵۲
یہ عرض آپ ﷺ سے ہے اور بڑے ادب سے ہے	احسان کاکوروی	۵۳
ان کی مدحت میں ادا ہو جو سخن اچھا ہے	حسن اختر جلیل	۵۴
چار سُو ارزاں ہوا ہے اہلِ ایماں کا لہو	سعید بدر	۵۵
انجام جس کا خوب اس آغاز پر سلام	سیّد ابوالحسنات حقی	۵۶
مطلعِ انوارِ حق، کہف الوراء کی روشنی	سیّد آل احمد رضوی	۵۷
وہی صدیوں سے تغیر کا سفر ہے کہ جو تھا	لیاقت علی عاصم	۵۸
دور کر دیتی ہے مہجور کی دوری نعتیں	کوثر علی	۵۹
آسماں رنگوں کی آمیزش بدلتا جا رہا ہے (نظم)	وضاحت نسیم	۶۰
جمال آپ ﷺ کا لالہ زاروں میں چمکا	نفیس القادری	۶۱
ذرۂ خاک سے پھر وہ مہ و اختر بن جائے	قمر عباس قمر	۶۲
نعتیہ ہائیکو	صبیح رحمانی	۶۳
نقش ہے وجدان پر میرے (نظم)	ہشام علی حافظ	۶۴

﴿نعت رنگ۔۳﴾

وحدتِ ذات کی تبلیغ سراپا تم ہو	صبا اکبر آبادی	۶۵
نگہ ترستی ہے طیبہ کے بام و در کے لیے	صبا اکبر آبادی	۶۶

Marfat.com

تو حرفِ دعا ہے مرے مولا، مرے آقا ﷺ	سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۶۷
قصیدہ بردہ شریف کا ایک نقش (نظم)	سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۶۸
ولادتِ مصطفوی ﷺ	سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۶۹
دعوت	سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۷۰
فی ذکر شرف القرآن	سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۷۰
فی ذکر معراج النبی ﷺ	سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۷۱
فی ذکر جہاد النبی ﷺ	سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۷۱
دعائیہ	سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۷۲
مناجات	سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۷۳
نعتیہ واکا	محمد رئیس علوی	۷۴
یک مصرعی نظم	سیّد ابوالخیر کشفی	۷۵
سرورِ حرفِ دعا کیسا مستجاب ہوا	سرور بارہ بنکوی	۷۶
جذبات نگاہیں ہیں اور دل مری آنکھیں ہیں	تابش دہلوی	۷۷
عرش کے آخری پیام تجھ پہ درود اور سلام	احمد ندیم قاسمی	۷۸
وجہِ تسکیں نہ زمیں ہے نہ زماں ہے ہم کو	افسر ماہ پوری	۷۹
قدم قدم پہ خدا کی مدد پہنچتی ہے	مظفر وارثی	۸۰
طالب و مطلوبِ رب میرے حضور ﷺ	حنیف اسعدی	۸۱
حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے	نعیم صدیقی	۸۲
یہ اعتراف ہے لازم مگر اذاں کی طرح	وقار صدیقی	۸۳
حضور ﷺ	انور مسعود	۸۴
مدت سے تمنا ہے دل میں یوں نعت شہہ ابرار لکھیں	والی آسی	۸۵
آپ ﷺ کے قدموں کو فرشِ کہکشاں بخشا گیا	محسن بھوپالی	۸۶
مدینہ حاضری دینے کا یہ معیار ہو جائے	وسیم بریلوی	۸۷
آب و بادِ شہرِ آقا ﷺ تک رسا رخشِ خیال	راجا رشید محمود	۸۸
اے سیّد والا، کرم	نقوی احمد پوری	۸۹
اٹھا کر ہاتھ لوگوں میں دعائیں بانٹ دیتا ہے	انجم نیازی	۹۰

Marfat.com

یہ گنبد خضرا ہے، اسے جاں میں سمو لے	احسن زیدی	۹۱
چراغِ راہ ملا رہنما اصول ملے	حاصل مرادآبادی	۹۲
چراغِ ذکر و فکرِ مصطفیٰ سے کیا نہیں روشن	قمر وارثی	۹۳
پھر آج لب پہ جو مدحت حضور ﷺ آپ کی ہے	عرش ہاشمی	۹۴
اُمّی ہو کر بھی	سہیل غازی پوری	۹۵

﴿نعت رنگ۔۴﴾

یہی زمیں ہے یہی آسماں مدینے میں	محشر بدایونی	۹۶
بارگاہِ رسالت مآب میں	حبیب جالب	۹۷
سوال، عبد کی معبود تک رسائی ہے	حزیں صدیقی	۹۸
ثنائے خواجۂ دوراں مدام کی میں نے	قمر یزدانی	۹۹
وجہ سکون زندگی حمد خدا نعت نبی	ضبط سہارنپوری	۱۰۰
چشمِ باریاب (نظم)	سرشار صدیقی	۱۰۱
ہوائے شہرِ مدینہ گلاب لائی ہے	ریاض حسین چودھری	۱۰۲
وہ آدمی بھی نگاہ فلک نے دیکھے ہیں	انور شعور	۱۰۵
زمین کے وصف میں ہے منکشف حیات میں ہے	غالب عرفان	۱۰۶
یہ کس نے چاند اچھالا، کہ تو ملا ہے ہمیں	نثار ترابی	۱۰۷
بلائیں گے طیبہ اگر شاہِ بطحا	بیدل لکھنوی وارثی	۱۰۸
وہ عقیدوں کا تقاضا وہی ایمانوں کا	صفدر صدیقی رضی	۱۰۹
زندگی، بندگی، روشنی ان سے ہے کس کا ان کے...	امتیاز ساغر	۱۱۰
آمد سرکار ﷺ (نظم)	زین صدیقی	۱۱۱
مرے سر کو در وہ نصیب ہے جہاں رحمتوں کا نزول ہے	شاہنواز مرزا نواز	۱۱۲
کوئی بھی کام مسلسل نہیں ہونے پاتا	رئیس وارثی	۱۱۳
زباں سے نکلا جو صلِّ علیٰ مواجہ پر	صبیح رحمانی	۱۱۴

﴿نعت رنگ۔۵﴾

رباعیات	مولانا حامد حسن قادری	۱۱۵
ہر فصل میں پایا گلِ صحرا تر و تازہ	حفیظ تائب	۱۱۷

Marfat.com

بیٹھا ہوں کچھ اس طرح سرِ کوئے محمد ﷺ	شاعر لکھنوی	۱۱۸
نعتِ محمدِ عربی ﷺ جب شروع ہو	راغب مرادآبادی	۱۱۹
یہ علوِ فکر، یہ معیارِ تہذیبِ امم	فضا ابن فیضی	۱۲۰
یہ آلودہ دامن، یہ آنکھوں کا ساون...	حکیم محمود احمد برکاتی	۱۲۱
ہنگامِ نمود (نظم)	سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۱۲۲
افقِ دل سے پرے، حدِ سفر سے آگے	انجم رومانی	۱۲۳
قدرت کا دف (گیت)	بیکل اتساہی	۱۲۴
مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کا دارالقیام	قیصر الجعفری	۱۲۶
اے شہنشاہِ حرم، سیّدِ مکی مدنی	ڈاکٹر انور سدید	۱۲۸
آئینہ آئینہ عکسِ نورِ خدا اور محمد ﷺ	عالم تاب تشنہ	۱۲۹
بھروں جھولی درِ خیر البشر ﷺ سے	ع س مسلم	۱۳۰
آپ ہی ابتدا آپ ہی انتہا، یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ	جمال پانی پتی	۱۳۱
آسان ہو کچھ منزلِ عرفانِ محمد ﷺ	سحر انصاری	۱۳۲
آنکھ کا روزن بند کریں اور دل کا دریچہ باز کریں	تحسین فراقی	۱۳۳
کیسے رکھتا عرش پر محبوب سے رب فاصلہ	انجم شادانی	۱۳۴
چند کھجوریں، جو کی روٹی، ایک پیالہ پانی کا	گلزار بخاری	۱۳۵
میں چپ کھڑا ہوا ہوں دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں	اعجاز رحمانی	۱۳۶
نعتیہ گیت	ریاض حسین چودھری	۱۳۷
تخلیقِ اوّل روحِ کائنات کے نام	افتخار امام صدیقی	۱۳۸
شفیعِ عاصیاں تم ہو حبیبِ کبریا تم ہو	ساحر شیوی	۱۳۹
نعتیہ ماہیے	افضال احمد انور	۱۴۰
یہ روز و شب کی مسافتیں ہیں جو زندگی کی	رئیس احمد	۱۴۲
نبی ﷺ کا ذکر ہے چاروں طرف فضاؤں میں	فیصل عظیم	۱۴۳

﴿نعت رنگ۔۶﴾

دریاں معراج صاحب درۃ التاج	بچھی نرائن صاحب تخلص	۱۴۴

Marfat.com

اگر تھا دلبر یعقوب ماہ کنعانی	میر نظام الدین	۱۴۷
محبت سب کو دامن گیر ہے حضرت محمد ﷺ کی	زیبا، پنڈت برج موہن لال تکو	۱۴۹
سلام بحضور سرکار رسالت مآب ﷺ	گلزار دہلوی	۱۵۰
نگہبان (نظم)	ضیا جالندھری	۱۵۲
دبستانِ حرا کے فارغ التحصیل کی باتیں	جوہر سعیدی (مرحوم)	۱۵۳
جو گلوں کی کبھی ہے بہار کی خوشبو	واصل عثمانی	۱۵۴
نعتیہ ہائیکو	لالہ صحرائی	۱۵۵
مساوات کا داعی	عنوان چشتی	۱۵۶
اس شخص کی قسمت میں نہ دنیا ہے نہ دیں ہے	ڈاکٹر ظفر مرادآبادی	۱۵۸
گزریں گے پل صراط سے لے کر نبی ﷺ کا نام	آفتاب کریمی	۱۵۹
منزلیں ان کے لئے ہر رہگزر ان کے لئے ہے	قاسم حبیبی برکاتی	۱۶۰
کوہِ فاراں سے جب چل پڑی روشنی	حباب ہاشمی	۱۶۱
اگر قبولِ رسالت مآب ہو جائے	فہیم رودلوی	۱۶۲
جہاں میں چاندنی پھیلی جونہی ماہ منور کی	منصور ملتانی	۱۶۳
وہ لہجہ، وہ خلوص، وہ انداز، وہ خطاب	صابر وسیم	۱۶۴
تمام بچھڑے ہوئے دل ملے انھی ﷺ کے سبب	شہاب صفدر	۱۶۵
الفتِ مصطفےٰ ﷺ جس کو حاصل ہوئی اس پہ سمجھو خدا...	محمد کمال اظہر	۱۶۶
یہی ہے زیست کا حاصل نظر میں رہ جاؤں	خالد معین	۱۶۷
لذتِ عشق میں دل مگن ہے صرف توصیف...	سیّد معراج جامی	۱۶۸
اس پر گواہ بن گیا، میرا شعور حرف حرف	رئیس احمد	۱۶۹

﴿نعت رنگ۔۸﴾

وہاں کل رات جنت کا نظارا تھا جہاں میں تھا	جگن ناتھ آزاد	۱۷۰
سرِ جاں جب نظر پہ کھلتا ہے	تابش دہلوی	۱۷۱
حرم کا دیدۂ بیدار روضۃ الجنہ	حفیظ تائب	۱۷۲
متاعِ دو جہاں پائی تری مدحت سرائی سے	جمال پانی پتی	۱۷۳

Marfat.com

چشم تر جلوہ گہہ دوست میں کام آئی نہیں	احمد جاوید	۱۷۴
اے شبستان حرا! (نظم)	اسلم انصاری	۱۷۵
عشق کی جوت اور دل کا نگینہ تیرے نام	عنوان چشتی	۱۷۷
اے خدا کے آخری پیغامبر تجھ پر سلام	حافظ محمد ظہور الحق	۱۷۸
روضۂ شاہ پہ سوغات کے قابل کیا ہے	رشید وارثی	۱۸۰
رحمت فراواں کے جاں فزا مہینے میں	تمثیل جاوید	۱۸۱
عجب اک نشۂ خود آگہی ذہنوں پہ چھاتا ہے	محمد سبکتگین صبا	۱۸۲
گلاب نعت سے سارا جہاں مہکتا ہے	ریاض احمد قادری	۱۸۳

﴿نعت رنگ۔۹﴾

وہ نظر ہو تو کیا سے کیا ہو جاؤں	سلیم کوثر	۱۸۴
سارے حرفوں میں اک حرف پیارا بہت اور یکتا بہت	سلیم کوثر	۱۸۵
تمنائے حضوری	ریاض حسین چودھری	۱۸۶
سر کو جھکائے ہے فلک ان ﷺ کے سلام کے لیے	حفیظ تائب	۱۹۶
آقا ﷺ کا لقب خیرِ بشر، خیرِ امم ہے	حنیف اسعدی	۱۹۷
نبی ﷺ کے عشق کا تہذیب آشنا ہو جاؤں	سرشار صدیقی	۱۹۹
نعتِ رسول ﷺ پاک سے ایسا عطا ہوا شرف	واصل عثمانی	۲۰۰
نہ کھو جائیں کہیں ہم ساعتِ دیدار سے پہلے	سحر انصاری	۲۰۱
نعتیہ ہائیکو	اقبال حیدر	۲۰۲

﴿نعت رنگ۔۱۰﴾

وہ ﷺ جن کے نور سے رونق جہاں کو ملتی ہے	عنایت علی خاں	۲۰۳
شعور حق کی ہم کو روشنی دی	پیرزادہ قاسم	۲۰۴
فلک کو میزبانی کی اجازت جب ملی ہوگی	وسیم بریلوی	۲۰۵
ایسا نہ ہو کہ ہونٹوں پہ نامِ نبی نہ ہو	اظہر عنایتی	۲۰۶
جس پر نگاہ لطف شہ بحر و بر کریں	عرش ہاشمی	۲۰۷

Marfat.com

ان کا ہے ذکر جن پہ ہوئی دلکشی تمام	منصور ملتانی	۲۰۸
محمد ﷺ مصطفےٰ کی ذاتِ اقدس عکسِ قرآں ہے	سیّد ذوالفقار حسین نقوی	۲۰۹

﴿نعت رنگ۔۱۱﴾

مداح ترا، غیر کا کیوں دست نگر ہو	عاصی کرنالی	۲۱۰
ٹھہری ہوئی آنکھوں میں جدائی کی گھڑی ہے	ریاض مجید	۲۱۱
رحمت کی پھوار	ناوک حمزہ پوری	۲۱۲
کاش دل کی یہ دعا باب اثر تک پہنچے	رئیس احمد نعمانی	۲۱۳
وہ جس کے نور نے بخشا ہے نور آنکھوں میں	مناظر عاشق ہرگانوی	۲۱۴
تمام اشک دعا تھے قبول ہوتے رہے	اطہر شاہد	۲۱۵
فکر اور احساس کے دیوار و در روشن ہوئے	ظہیر غازی پوری	۲۱۶
اس قریۂ بہار میں دیتے ہیں حاضری	نسیم سحر	۲۱۷
زمیں پہ نور خدا، بے حجاب روشن ہے	ظفر مرادآبادی	۲۱۸
محمد ﷺ پیکر انساں میں شاید اس لیے آئے	قمر زیدی	۲۱۹
عجب لذت سفر میں ہے، مدینہ لکھ رہا ہوں میں	ظفر اقبال ظفر	۲۲۰

﴿نعت رنگ۔۱۲﴾

تضمین بر اشعار غالب	عبدالعزیز خالد	۲۲۱
تضمین بر نعت غالب	بشیر حسین ناظم	۲۲۳
مرزا غالب کی فارسی نعت کا منظوم ترجمۂ اردو	اسلم انصاری	۲۲۶
پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفےٰ ﷺ کہ یوں	مولانا احمد رضا خاں	۲۲۷
میں اِدھر ہوں اور اُدھر باب شہ ﷺ ابرار ہے	ایاز صدیقی	۲۲۸
میرے آقا ﷺ کے لیے وقت عناں گیر نہیں	اسرار احمد سہاوری	۲۲۹
کھل کے اب غنچوں کو ہے زیب گلستاں ہونا!	تنویر پھول	۲۳۰
دل میں محمد ﷺ عربی کا خیال ہے	شوذب کاظمی	۲۳۱
ہمارا علم کیا اور سوچنا کیا	شاکر ادیبی	۲۳۲

Marfat.com

﴿نعت رنگ۔۱۳﴾

یہ کس کے قدموں پہ سرشار سر جھکایا ہے	سرشار صدیقی	۲۳۳
نشانِ عظمت و تقدیس بام و در ٹھہرے	علی محسن صدیقی	۲۳۴
زمانے بھر میں یکتا کوئی ہستی ہو نہیں سکتی	ظہیر غازی پوری	۲۳۵
مایوسی کی ظلمت سے جب دل گھبراتا ہے	صابر وسیم	۲۳۶
اندھی سوچوں میں بینائی جاگ اٹھی	قیصر نجفی	۲۳۷

﴿نعت رنگ۔۱۴﴾

دیر جتنی اشک خوں سے آنکھ تر ہونے میں ہے	حفیظ تائب	۲۳۸
ہم نبی ﷺ کا آستاں دیکھا کیے	عاصی کرنالی	۲۳۹
خدا نے قلب پر میرے محمد ﷺ نام لکھا ہے	افتخار امام صدیقی	۲۴۰
جتنے بھی شہر نبی ﷺ میں ذرّہ ہائے خاک ہیں	نسیم سحر	۲۴۱
نعت لکھنے کی ہدایت ہوگئی	تقی عابدی	۲۴۲
ہر قدم آپ ﷺ کی رحمت کے ملے ہم کو سراغ	سیّد افتخار حیدر	۲۴۳
خدا کے نور سے ہیں سیّد الورٰی روشن	محمد علی اثر	۲۴۴
جتنے بھی شہر نبی میں ذرّہ ہائے خاک ہیں	نسیم سحر	۲۴۵
کروں آقا، چراغاں یوں ترے روضے کی جالی پر	رشیدہ عیاں	۲۴۶
رکھتے ہیں صرف اتنا نشاں ہم فقیر لوگ	عقیل عباس جعفری	۲۴۷
ترے ﷺ جمال پہ خامہ نگاہ کرتا ہے	سیّد قمر حیدر قمر	۲۴۸
رفاقتوں کو مدینے کی یوں شمار کیا	اطہر عباسی	۲۴۹
سبھی کچھ پہلے اس اعلیٰ نسب کی نذر کرنا ہے	منصور ملتانی	۲۵۰
خوشا نصیب کہ اب ہوں ثنا کے رستے پر	عمران نقوی	۲۵۱
اُن کا احساں ہے خدا کا شکر ہے	صبیح رحمانی	۲۵۲

﴿نعت رنگ۔۱۵﴾

مجھے تو صرف اتنا ہی یقیں ہے	شان الحق حقی	۲۵۳
تصورِ حضور ﷺ	صہبا اختر	۲۵۴

Marfat.com

سکوت حرف کو اذنِ بیان دیتا ہے!	محسن نقوی	۲۵۶
آسماں پر ہے غبار کف پا تابندہ	محسن احسان	۲۵۷
جمال صورت و سیرت کی کیسی خوش نمائی ہے	سیّد محمد طلحہ رضوی برق	۲۵۸
چار جانب ضوفگن یوں رحمت سرکار ﷺ ہے	محمد اکرم رضا	۲۵۹
آپ ﷺ کے در کی گدا ہیں چاندنی، خوشبو، ہوا	محمد فیروز شاہ	۲۶۰
سید الانبیاء، عصمتِ مطلقا، مرحبا مرحبا مصطفٰے ﷺ مرحبا	سیّد نظیر حسن عابدی	۲۶۱
گر نہیں ہیں دل میں آقا ﷺ کی محبت کے نقوش	عرفان بارہ بنکوی	۲۶۲
کوئی کہیں سے چھیڑے افسانہ زندگی کا	حافظ عبدالغفار حافظ	۲۶۳
عام بیداری مسلم کا نشاں ہو جائے	افضال احمد انور	۲۶۴
ہر وقت تصور میں سرکار کا روضہ ہو اے کاش کہ ایسا ہو	آفتاب کریمی	۲۶۵
سخن کا کون سا طے ہم سے مرحلہ نہ ہوا	قیصر نجفی	۲۶۶
نعلینِ محمد ﷺ	مقصود احمد تبسم	۲۶۷
کر دیے گل آ کے صدیوں کی عداوت کے چراغ	شاہد نعیم	۲۶۹
اپنے دربار میں آنے کی اجازت دی ہے	سیّد صبیح رحمانی	۲۷۰
ہر اک نفس پہ احساں ہے سرکار ﷺ آپ کا	سیّد شمیم احمد گوہر	۲۷۱
جمالِ انبیا رشکِ قمر ہے	سیّد ریاض حسین زیدی	۲۷۲
رحمتوں کا سلسلہ دیکھا تو اندازہ ہوا	قمر جمالی	۲۷۳
لیا جو نام تو خوشبو سی جسم و جان میں ہے	جمال نقوی	۲۷۴

﴿نعت رنگ۔۱۶﴾

در جاں چو کرد منزل جانانِ ما محمد ﷺ	خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ	۲۷۵
بساط بھر ترے لفظ و بیاں سمجھتا ہوں	ظہیر غازی پوری	۲۷۶
سامنے اہل محبت کے، مدینہ آیا	محمد فیروز شاہ	۲۷۷
ہم اہلِ وِلا جب بھی گئے غارِ حرا میں	مقصود احمد تبسم	۲۷۸
نعتیہ ہائیکو	اقبال حیدر	۲۷۹
اک نئی طرز کا معیارِ سخن جاگتا ہے	مختار علی	۲۸۰

Marfat.com

زندگی کی جان کی بنیاد نورِ آنحضور ﷺ	فیض رسول فیضان	۲۸۱
غمِ زندگی سے فراغت ملی ہے	تابش دہلوی	۲۸۲
خواہشیں ہوں حرف کی صورت بیاں کیوں کر حضور ﷺ	منظر ایوبی	۲۸۳
کیا اُن کی طرف آئی یہ بہکی ہوئی دنیا	احمد صغیر صدیقی	۲۸۴
مدینہ دیکھ کر مجھ کو بڑی خوشی ہوگی	ظہور الاسلام جاوید	۲۸۵
خوش بخت ہوں کہ مجھ کو حضوری کی عطا ہوئی	سعدیہ روشن	۲۸۶
وحدانیت کی شان بھی، تائید لا الٰہ بھی	یعقوب تصور	۲۸۷
نبی کا نور ہوا یوں جہاں میں جلوہ گر	محمد علی صدیقی شیدا بستوی	۲۸۹

﴿نعت رنگ۔۱۷﴾

ہمارے سیّد و مولا ﷺ	امام شرف الدین بوصیریؒ	۲۹۰
شاہی کی آرزو نہ امارت پسند ہے	احسان دانش	۲۹۱
آ کے طیبہ سے طلب اور ہے تشنہ تشنہ	محشر بدایونی	۲۹۲
نعتیہ رُباعیات	فدا خالد دہلوی	۲۹۳
نعتیہ رُباعیات	وقار صدیقی اجمیری	۲۹۴
نعتیہ رُباعیات	قمر رعینی	۲۹۵
نعتیہ رُباعیات	ظہیر غازی پوری	۲۹۶
نظروں میں بسی ہے کسی مہتاب کی صورت	احمد صغیر صدیقی	۲۹۷
تڑپ تو رکھتا ہوں زادِ سفر نہیں رکھتا	عزیز احسن	۲۹۸
تضمین بر کلام حسن بریلوی علیہ الرحمہ	حافظ عبدالغفار حافظ	۲۹۹
حامد و محمودِ ربّ العالمیں سرکار ﷺ ہیں (سانیٹ)	تنویر پھول	۳۰۲

﴿نعت رنگ۔۱۸﴾

تضمین بر کلامِ رضا	ڈاکٹر ہلال جعفری	۳۰۳
تضمین بر کلامِ رضا	بشیر حسین ناظم	۳۰۵
اٹھو کہ سُوئے شہرِ رسالت سفر کریں	منیر قصوری	۳۰۷
جو بھی ہاتوں میں لیے نعتیہ دیوان گیا	افضال احمد انور	۳۰۸

Marfat.com

تضمین برکلامِ رضا	سیّد نصیرالدین نصیر گولڑوی	۳۰۹
مرتے دم ایمان کی پیاری فضا کا ساتھ ہو	محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی	۳۱۲

﴿نعت رنگ۔۱۹﴾

رسولِ دوعالم نے کیا کر دکھایا	مرزا عزیز فیضانی	۳۱۶
ظہور کرتی ہے جس دم سحر مدینے میں	اقبال عظیم	۳۱۷
مرے رسول کہ نسبت تجھے اُجالوں سے	احمد فراز	۳۱۸
مری آنکھوں کے آگے گنبدِ خضرا کا منظر ہے	سحر انصاری	۳۱۹
حضور نے شجر سایہ دار میں رکھا	اختر لکھنوی	۳۲۰
حق غلامی کا ادا کیوں نہ کریں	حامد امروہوی	۳۲۱
بے مثل و لاجواب ہو یکتا تمہی تو ہو	مہر وجدانی	۳۲۲
پروانہ جو بھی شمعِ رسالت سے دُور ہے	شوکت عابد	۳۲۳
کیا بھلے دن تھے کہ ہم شغلِ نثار رکھتے تھے	افضل خاکسار	۳۲۴
قلم کو توفیق دیں کہ لکھے اک ایسی تحریر میرے آقا	ماجد خلیل	۳۲۶
روشنی کی فضا پانے والے گئے اور میں رہ گیا	قمر وارثی	۳۲۷
دلوں میں عشقِ محمد اگر نہیں ہوتا	نور امروہوی	۳۲۸
ایسا بھی نہیں ہے کہ وہ منظر نہیں دیکھا	عرش ہاشمی	۳۲۹
یہ عالموں پہ جو اک سلسلہ کرم کا ہے	عباس رضوی	۳۳۰
اکتسابِ نورِ خورشیدِ حرا کرتے ہوئے	عبدالغنی تائب	۳۳۱
شاملِ نعت ہر اک لفظ کے ابجد پہ نثار	کوثر علی	۳۳۲
ہجومِ عاشقاں ہے گنبدِ خضرا کے سائے میں	نور محمد جرال	۳۳۳
کیا اذنِ حضوری ہو سرکار مدینے میں	ذکیہ غزل	۳۳۴
تا ابد مثلِ حبیبِ کبریا ممکن نہیں	صاحبزادہ ابوالحسن واحد رضوی	۳۳۵
مل جائے مجھ کو نقشِ کفِ پا حضور کا	مدثر سرور چاند	۳۳۶

Marfat.com

قمر عباس وفا کانپوری

فکر بشر حیران ہے کیسے وصف خدا تحریر کرے
ایسا کوئی پھول نہیں جو خوشبو کو زنجیر کرے

جادۂ حق پر چلنے والو، صدق طلب کی بات نہیں
منزل اس کے ہاتھ لگے گی جو خود کو تسخیر کرے

ذرّہ ذرّہ تابع فرماں تاب کیسے سرتابی کی
ہوگا وہی جو وہ چاہے گا لاکھ کوئی تدبیر کرے

سہو خطا انساں کی جبلت اور وہ مبرا علت سے
اس کی ذات سے ناممکن ہے بھولے یا تقصیر کرے

اس کی مدحت کا حق شاید تھوڑا بہت ہوجائے ادا
حسن شکوہ لہجۂ قرآں کوئی اگر زنجیر کرے

شک وہ کرے اس کی قدرت پر جو یہ قدرت رکھتا ہو
ظلمت شب کو روشنی بخشے سورج بے تنویر کرے

دنیا کی چاہت میں ہم نے توڑ دیا پیمان ازل
خوف خدا ہو دل میں تو کیسے کوئی بشر تقصیر کرے

Marfat.com

ثنا گورکھ پوری

حمدیہ رباعیات

تنویر کو وہ رنگ بنا دیتے ہیں
رنگ کو آہنگ بنا دیتے ہیں
جن سات سروں میں گیت گاتی ہے یہ روح
دل لے کے مرا چنگ بنا دیتے ہیں

☆

انوار معانی کو پیمبر کھولے
اسرار معانی کو سخن ور کھولے
تپتی دوپہر میں پھڑپھڑاتی چڑیا
اُڑتی ہے سمندر پہ ثنا پر کھولے

☆

ہر لفظ کے سینے میں اُتر جاتی ہے
پھر حدِ معانی سے گزر جاتی ہے
لیکن ترے آگے مری شعری نخوت
جاتی ہے تو پھر شرم سے مر جاتی ہے

☆

جب ساز اُٹھاتا ہوں صدا دیتے ہیں
گیتوں کی مرے دھن وہ بنا دیتے ہیں
کرتا ہوں میں جب ان کی ثنا تو وہ بھی
آواز میں آواز ملا دیتے ہیں

Marfat.com

محمد فیروز شاہ

نعت رنگ کا رنگِ نعت

یہ کائنات دراصل حضور اکرم ﷺ کی نعت ہے۔ جسے احسن الخالقین نے تخلیق فرما کر اس میں ورفعنالک ذکرک کا علم لہرادیا ہے۔ اسی پرچم کی چھاؤں میں ابدالآباد لمحوں کے گاؤں سرمدی حیات سے سرشار ہوں گے۔ زندگی یہیں سے تابندگی کا سراغ پائے گی۔اسی سے پائندگی کے چراغ روشن ہوں گے۔اسی روشنی سے اذن لے کر سورج اور چاند اور ستارے جہت نما استعارے بنیں گے۔انہی استعاروں میں سربلند حیات کا اثبات کرتی جاوداں رتوں کی مہکار پُرسرور ساعتوں کے نور میں ظہور کرے گی۔ اسی معطر اجالے کے ہالے میں انسانیت کو فجر کے سہانے اجر جیسی مسرورکن کیفیات کا عطیہ ملے گا کہ یہ ساری عطائیں صدقہ ہیں محسن انسانیت ﷺ کی تشریف آوری کا... موسم گل کی اوّلین آہٹ، غنچوں کی رنگین مسکراہٹ، آزاد پنچھیوں کی حسین گنگناہٹ اور شب خاموش میں ستاروں کی جھلملاہٹ ایک ہی پیغام دیتی ہیں وہی جو ترل رل بارشوں کی رم جھم میں، خوش بو بانٹتی ہواؤں میں، کرنوں کی بارات لاتی صبحوں میں، چاندنی راتوں کی حلاوتوں میں، قوسِ قزح کے دھنک رنگوں میں، سوکھی دھرتی پر برستے بادلوں میں، عشق شعارلوگوں کے رتجگوں میں، محبت کرنے والوں کے خوابوں میں، سچے خوابوں کی تعبیروں میں، راستوں میں دیے جلانے والوں کی نیتوں میں، راست فکر انسانوں کے عملوں میں، اشکوں میں جاگتی روشنیوں میں، گریۂ شب کرتے لبھوں میں، رات کے پچھلے پہر گونجتی دعاؤں میں، صلِ علیٰ پڑھتی صداؤں میں، عشق کانوروسرور بانٹتی ہواؤں میں اورزمینوں کی جبینوں پر شاداب منظروں کے رنگ نکھارنے والے ایک مقدس ومحبوب نام سے منسوب ہے۔ وہی محترم نام کہ جس سے وابستہ ہے آرام جاں ہمارا... جوہماری عزتوں کا سرنامہ ہے۔جس کی غلامی، زمانوں اور

Marfat.com

جہانوں کی شاہی عطا کرتی ہے۔جس سے والہانہ وابستگی کامرانی اور شادمانی کی ضمانت ہے ضمانتیں سچی ہوں تو بشارتیں بن جایا کرتی ہیں۔نعت بشارتوں کا خزینہ ہے۔منزل نصیب سفینہ ہے۔اہلِ دل کا مدینہ ہے...!

نعت گوئی سنت الٰہیہ ہے۔حضور مکرم ﷺ کو جواز تخلیقِ کائنات ٹھہرا کر اللہ کریم نے کائنات کی ہر شے کو اپنے محبوب ﷺ سے منسوب فرمادیا۔ہرایک کاوجود نبی ﷺ آخرالزماں کے صدقے میں نمود پاتا ہے۔میں سمجھتا ہوں یہ نعت کا اوّلین حوالہ ہے جو فہم و شعور کو اجالا عطا کررہا ہے...!

اللہ تعالیٰ کا پاکیزہ ومنزہ کلام محبوب ﷺ دوجہاں کے محبت بھرے نام لیتا ہے۔ یہ نام محبت رسول ﷺ کی سرشاریوں کے تقسیم کار ہیں۔یہ وہ سرورانبساط ہے جس کا کیف و نشاط روح کو تاابد مسرور کیے رکھتا ہے۔اللہ کریم عزوجل اپنی کتاب عظیم میں اسی کیف آور کیفیت کا بار بار اظہار فرماتا ہے:

کہیں ہے طٰہٰ، کہیں ہے یٰسین، کہیں مزمل، کہیں مدثر
تمام قرآں میں مثل خورشید نام احمد چمک رہا ہے

سورۂ بلد میں اللہ جل شانہ، نے اس شہر کی قسم کھائی ہے جس میں حضور ﷺ تشریف فرما ہیں سورۂ النسا میں خوداپنی قسم اپنے محبوب کے رب کی قسم کی صورت میں فرمائی۔سورۃ الحجرات میں نبی اکرم ﷺ کی آواز سے اونچی آواز بھی نہ کرنے کا حکم دیا۔ سورۂ مائدہ اورسورۃ النسا میں حضور اکرم ﷺ کی آمدکونور کی آمدقرار دیا۔سورۂ انفال میں حضور ﷺ کی جنگ بدر میں دشمنوں کی طرف پھینکی ہوئی کنکریوں کی مٹھی کو اپنا فعل اور سورۂ انبیاء میں اپنے محبوب ﷺ کو رحمتہ للعالمین فرمایاہے۔یہ خالق کائنات کے اسلوب توصیف محبوب کا دوسرا منور حوالہ ہے...اپنے محبوب نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت مبارکہ کو سنت موکدہ بنا دیا ہے۔جس کا اتباع انسان کو کامران زیست کی ضمانت دیتاہے۔ یہ بھی تو ایک زریں صداقت ہے کہ شاعری کوبھی نعت نے ہی سرخ رُوئی اور سربلندی کی نوید عطا کی۔ ورنہ شعرا کوتو جہنم کی وعید سنا دی گئی تھی... سورۃ الشعراء میں فرمایا گیا:

Marfat.com

ترجمہ: ''اور جو شعرا ہیں تو ان کی پیروی حق سے بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ شعرا ہر وادی میں سرگرداں پھرتے رہتے ہیں اور وہ کیا کرتے ہیں ایسی باتیں جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے۔'' (ضیاء القرآن۔ص۴۲۲۔۴۲۱)

پھر فرمایا:

ترجمہ: ''بجز ان شعرا کے جو ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔''
(ضیاء القرآن۔ص۴۲۳)

اس کی تفسیر میں پیر محمد کرم شاہؒ الازہری لکھتے ہیں۔

جب پہلی آیتیں نازل ہوئیں تو حضرات حسانؓ بن ثابت، عبداللہؓ بن رواحہ، کعبؓ بن مالک اور کعب بن زہیرؓ روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! شاعروں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل کی ہیں۔ہم تو شاعر ہیں ہم ہلاک ہوگئے۔ہماری نجات کی کوئی صورت نہیں... اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (بجز ان شعرا کے...) نازل فرمائی۔اس سے واضح ہوگیا کہ جن شعراء کی مذمت کی گئی ہے۔وہ شاعر ہیں جو کفر وشرک کی ترویج کے لیے اور فسق و فجور کی اشاعت کے لیے اپنے ملکۂ شعرگوئی کو استعمال کرتے ہیں اور اپنی شعلہ نوائی سے کام لیتے ہوئے لوگوں کے جذبات کو اسلام کے خلاف بھڑکاتے ہیں اور بارگاہ رسالت میں ہجو کر کے اہل ایمان کی دل آزاری کرتے ہیں، لیکن وہ شعرا جن کی ساری قوتیں اسلام کی خدمت میں، عقائد حقہ کی تبلیغ میں صَرف ہو رہی ہیں۔وہ اس زمرہ میں داخل نہیں۔ چناں چہ صحابہ کرامؓ میں بڑے بڑے جلیل المرتبت شعرا موجود تھے۔حضرت حسانؓ کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھا جاتا اور وہ کافر شعرا کا جواب دیتے۔'' (ضیاء القرآن، ص۴۲۳)

اور یہیں سے نعت گوئی کی صورت انسانیت کی سربلندی کا وہ جادۂ پُر انوار روشن ہوا کہ جس کے اسرار میں منزلوں کی روشنیاں جگمگاتی تھیں۔ اسی سمت اعلیٰ حضرت احمد رضا خانؒ بریلوی نے بھی توجہ دلائی تھی۔

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے آداب شریعت ملحوظ!

Marfat.com

یہ کہکشاں آراستہ ہوئی تو اب سدا اس کی جگمگاہٹوں سے زمین وزماں، مکان و لامکاں اور ورائے آسماں چمکتے رہیں گے... لاریب خوش بخت ہیں وہ لوگ جنھوں نے اپنے جذبہ واحساس فکر وخیال اورحرف وصوت کی نسبتیں ممدوح خدا وکائنات سے جوڑ لیں کہ یہ وہ قلبی تعلق ہے جو قلمی ربط سے مربوط ہوکر قلم کار کو مضبوط تر اور باوقار بنا دیا کرتا ہے!

''نعت رنگ'' ایک ایسا خوش مقدر جریدہ ہے کہ جس نے حیات فانی میں اس لافانی راز کے ادراک کا اعزاز حاصل کرلیا اور اَمر ہوگیا کہ سچی نسبتیں بڑی لج پال ہوا کرتی ہیں۔ خود سے وابستہ لوگوں، لمحوں، جذبوں اور حرفوں کو مرنے نہیں دیتیں۔زندہ و پائندہ کردیتی ہیں۔عمل میں خلوص ہو اور محبت میں صداقت ہو تو کامرانی کی بشارت جبینیں روشن کردیا کرتی ہے۔

یہ سعادت ''نعت رنگ'' کے مدیر سیّد صبیح الدین صبیح رحمانی کے نصیب میں بھی جلوہ گر ہوئی۔ نعت کہنا، نعت پڑھنا اور نعتیہ ادب کو مختلف پہلوؤں سے محفوظ کرنے کی سعیٔ مشکور ایک سہ جہتی خوش نصیبی ہے جو سیّد صبیح رحمانی کو عطا ہوئی۔بالخصوص انھوں نے ''نعت رنگ'' کے صفحات کو نعتیہ ادب کے مختلف النّوع مباحث کے لیے نہایت وسیع الظّرفی کے ساتھ مختص کر کے فروغ نعت کی مساعیٔ جمیلہ کو زیادہ موثر اور معتبر انداز میں نہایت جامعیت کے ساتھ وقت کی امانت بنایا ہے اور وقت کبھی کسی سچے عمل کو بے وقعت نہیں ہونے دیا کرتا۔ سو آج یہ لمحۂ خوش رنگ آیا ہے کہ ''نعت رنگ'' سے منتخبہ نثری و شعری تحریریں مستقل کتابی صورت میں بھی سامنے آرہی ہیں۔اس کتاب میں ہدیہ ہائے نعت کی ترتیب شمارہ وار ہے۔یہ انتخاب نعت بھی اسی آرزو کا عملی اظہار ہے کہ ''نعت رنگ'' کا ''رنگِ نعت'' صحنِ گل سے ایسے گلابوں کا انتخاب لائے جو اس جریدہ کا پَر سرخاب ہوجائے...! فروغ نعت کی عالمی تحریک میں ''سُوت کی یہ اَٹی'' حسن عالم گیر کے چاہنے والوں میں ہم بے مایہ لوگوں کی شمولیت کا وسیلہ بن جائے۔

یہی قلب وعمل کی آرزو ہے!اور...اسی سے ہماری آبرو ہے!

Marfat.com

رنگِ نعت کی بہارِ جاوداں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدحت وتوصیف کا تصور کرتے ہی ذہن وفکر خوشبوئے جاں نواز میں بسنے لگتے ہیں۔ ربّ کائنات نے اپنے محبوب کو صورت وسیرت کے لیے احسن اور اکمل ترین نمونہ بنا کر زمانے بھر کو اس کا وصّاف اور مدح خواں بنا دیا۔ نعت کیا ہے یہ پہلے قلب وجاں پہ نازل ہوتی ہے پھر نوکِ قلم سے جواہرِ بے بہا کی صورت ٹپک کر صفحۂ قرطاس کی زینت بنتی ہے۔ یہ محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حسنِ کائنات ہے، بے قرار جذبوں کی تسکین کے لیے رحمتِ الٰہی کی سوغات ہے۔ نعت کی رعنائی ایک مرتبہ افکار میں سما جائے تو مشامِ ہستی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے معتبر کر دیتی ہے۔ یہ جس خوش بخت کو اپنا ادارک بخش دے اس کا کشکولِ آرزو قبولیت کے گلابوں سے بھر دیتی ہے۔ نعت! حسن ہی حسن، کیف وسرشاری کا احساس، لفظوں کے معطر ہونے اور اشعار کے خلعتِ دوام پانے کی بشارت، ایمان اور عقیدے کے پل صراط پر سے حسان وکعب کی صورت گزر جانے کا نام۔ نعت! فکری اور نظریاتی صلاحیتوں کی انتہائے کمال، سب سے بڑا انعام ربّ ذوالجلال۔ سوچیں تو قلزمِ نور میں گم ہو جائیں، لکھیں تو مقدر کے ستارے جگمگا اُٹھیں، لب کھولیں تو ملائک ورطۂ حیرت میں گم ہو جائیں اور فقط یہی احساسِ عجز پیشِ نظر رہ جائے:

کیا فکر کی جولانی، کیا عرضِ ہنرمندی
توصیفِ پیمبر ہے توفیقِ خداوندی

نعت دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ "ورفعنالک ذکرک" کی

Marfat.com

تمہیدِ اوّل ہے۔ حکمِ خدا کی تعمیل میں جملہ اصحابِ ایمان توصیف وثنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلۂ نجات سمجھ کر اسے اعزازِ حیات بنائے رکھتے ہیں۔ ادیب ہوں یا خطیب، نثر نگار ہوں یا نظم گو، انشا پرداز ہوں یا شعرا سبھی اپنے اپنے اسلوب اور اپنے اپنے آہنگ اور لہجے میں ثنائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام فکری اور روحانی توانائیاں صرف کرنے میں محو ہیں۔ رسائل وجرائد کے رسول نمبر اور بالخصوص نعت نمبر بھی اسی ایمان افروز سلسلے کی کڑی ہیں۔ نعت نمبروں کی بات چلے تو گفتگو اور تحریر کا اشہب خود بخود مجلّہ ''نعت رنگ'' کا رُخ کر لیتا ہے جس کے اب تک انیس شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ہر شمارہ بذاتِ خود خاص نمبر کی حیثیت رکھتا ہے۔ معروف نعت گو شاعر اور ادیب پروفیسر محمد فیروز شاہ مجلّہ ''نعت رنگ'' کے انھی انیس شماروں میں شائع ہونے والی نعتوں کا انتخاب ''رنگِ نعت'' کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔

''نعت رنگ'' ایک رسالہ بھی ہے اور فروغِ نعت کے حوالے سے ایک تحریک بھی۔ اس رسالے نے اشاعتی تسلسل کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کیا۔ نعت بلاشبہ سعادتِ عظمیٰ ہے۔ اس کی آخری حدوں کو کون چھو سکا ہے۔ مگر اس سعادت کے حصول کے لیے آگے بڑھنا اور پھر مسلسل بڑھے جانا حبِّ رسول کے تقاضوں کی بجا آوری ہے۔ ''نعت رنگ'' کو یہ سعادت، مقبولیت اور غیر معمولی پزیرائی یوں ہی عطا نہیں ہوگئی، بلکہ اس کے لیے ''نعت رنگ'' کے فاضل مدیر سیّد صبیح الدین رحمانی نے برسوں کام کیا ہے۔ انھوں نے ہمیشہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں آگے کی جانب سفر کیا ہے اور کبھی کسی اشاعت کو اپنا معیار نہیں بنایا بلکہ انھوں نے ''نعت رنگ'' کے علمی اور تحقیقی معیار کا مسئلہ مسلّمہ محققین پر چھوڑا ہے اور خود نئی منزلوں کی تلاش میں نئی جہتوں کا سفر جاری رکھا ہے۔

''نعت رنگ'' نے فروغِ نعت کے لیے تنقید کو فروغ دیا اور اس غلط تاثر کو پارا پارا کر دیا کہ کسی نعت گو شاعر کی نعت یا مضمون پر تبصرہ وتنقید کا مقصد محاسنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تنقید کی گرفت میں لاتا ہے۔ اس ضمن میں جہاں انھوں نے بہترین محققینِ نعت کا تعاون حاصل کیا وہاں ''نعت رنگ'' میں شائع ہونے والی نعتوں کو ادب وعقیدت کے ساتھ ساتھ

Marfat.com

تنقیدی پہلوؤں سے بھی جانچا۔نعت کا ایک اپنا لہجہ اور انداز ہے۔ فاضل مدیر نے اسی انداز کو اس کی تمام تر دل آرائی اور شادابِ فکر کے ساتھ برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔اسی سبب سے ''نعت رنگ'' میں شائع ہونے والی منتخب نعتوں کا معیار حسنِ عقیدت کے پہلو بہ پہلو ادبی اور فنی لوازم کا بھی آئینہ دار نظر آتا ہے۔

''رنگِ نعت'' کے عنوان سے شائع ہونے والا یہ انتخاب کئی پہلوؤں سے منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کسی ایک رسالے کی اب تک کی تمام اشاعتوں سے کیا گیا ہے۔ دوسری بات ''نعت رنگ'' کا اپنا سخت اور کڑا معیار ہے اور فاضل مدیر کسی بھی نعت کو فکری اور نظریاتی حسن کے ساتھ فنی محاسن کی میزان پر جانچ کر شائع کرتے ہیں۔ اسی طور ''نعت رنگ'' میں شائع ہونے والی نعتوں کا اپنا ہی روحانی شکوہ اور ادبی معیار ہوتا ہے۔ اب انھی منتخب نعتوں کو پروفیسر محمد فیروز شاہ نے اپنی فنی اور ادبی میزان پر جانچا ہے اور جو نعتیں ان کے حسنِ انتخاب کا حاصل ٹھہریں وہی ''رنگِ نعت'' کا حصہ بن رہی ہیں۔ اس طرح ''رنگِ نعت'' میں اشاعت پزیر ہونے والی نعتیں دو مرتبہ انتخاب الانتخاب کے کڑے پیمانے سے گزری ہیں۔ اس طرح بجا طور پر اس مجموعہ نعت کی غیر معمولی قبولیت کے بارے میں پیش گوئی کی جاسکتی ہے۔

''نعت رنگ'' کے مدیر سیّد صبیح رحمانی نے اسے اپنی محبتوں اور آرزوؤں کا مرکز بنا کر اس کے معیار کو سربلند کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد کی ہے۔ یہ اسی مردِ ہمّت آزما کی محنت کا ثمر ہے کہ اس رسالے میں شائع ہونے والی تخلیقات کے حوالے سے متعدد گوشوں پر سیر حاصل کام ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں ممتاز محقق سیّد شفقت رضوی کی کتاب ''نعت رنگ کا تنقیدی تجزیاتی مطالعہ'' اور پروفیسر غفور شاہ قاسم کی تصنیف ''نعت رنگ کے تنقیدی مضامین کا انتخاب'' خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔ ثانیٔ الذکر تصنیف عنقریب شائع ہو رہی ہے۔ اس طرح اگر سیّد صبیح رحمانی نے ''نعت رنگ'' میں تنقیدی اور تحقیقی شعور کو بیدار کیا ہے تو اصحابِ نقد و نظر اس کے مضامینِ نظم و نثر کی جانب تجزیاتی جائزے کے لیے آمادۂ عمل ہو چکے ہیں۔ حوالے کے طور پر یہ امر پیشِ نظر رہے کہ ''نعت رنگ'' کے متعدد اشاریے چھپ چکے ہیں۔

Marfat.com

اب نثر سے ہٹ کر اس میں شائع شدہ نعتوں کا انتخاب پورے ادبی شکوہ اور علمی وقار کے ساتھ منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ اب ہم اس انتخابِ نعت کو اس لیے بھی تازہ ترین کہہ سکتے ہیں کہ اس میں انیسویں شمارے کی نعتیہ مہک بھی محسوس ہو رہی ہے۔

فاضل مرتب پروفیسر محمد فیروز شاہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ نثر اور نظم میں ان کا قلم یکساں روانی سے چلتا ہے۔ ان کا ذہن بڑی تیزی کے ساتھ نئے نئے عنوانات کو وجود بخشتا اور ان کے حوالے سے تحقیقی و تنقیدی دائرہ وسیع کرتا ہے۔ نثر اور نظم کے حوالے سے ان کی متعدد تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔ تحقیقی اور تنقیدی تحریر کو خوب صورت انشا پردازی سے جاذبِ فکر بنا دیتے ہیں۔ ان کی تصانیف مختلف مضامین اور اسالیب کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہیں۔ نعت اور تنقیدِ نعت میں ان کا اپنا مقام ہے۔ غزلوں اور نظموں کے مجموعوں کے علاوہ ''باوضو آرزو'' کے عنوان سے ان کا نعتیہ مجموعہ بھی چھپ چکا ہے۔ ان کا تنقیدی تشخص گواہ ہے کہ انھوں نے یقیناً ایک بلند معیار کا تعین کر کے ''رنگِ نعت'' کے نام سے نعتوں کا انتخاب کیا ہے۔

''نعت رنگ'' کے نام کی دل آویزی اور موزونیت ویسے ہی قارئین کو اپنی جانب متوجہ کر لیتی ہے اور اسے باقاعدگی سے پڑھنے والے فوراً ہی ذہن و فکر نعت کے مختلف زاویوں سے آگاہی کے لیے آمادہ کر لیتے ہیں۔ اس نام کا حسن بلا تاخیر ہی اپنا تعارف آپ بن جاتا ہے۔ اب جب کہ ''نعت رنگ'' کا فروغِ نعت کا سفر کئی برسوں کی مسافت سے آگے گزر چکا ہے اور یہ نام عشاقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبی خلوت کدوں کی زینت بن چکا ہے تو ایسے عالم میں ''رنگِ نعت'' کا نام اور بھی چونکا دینے والا محسوس ہوتا ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ''نعت رنگ'' کا حسنِ نعت کس شانِ اظہار کے ساتھ نعت کے تمام رنگوں کو سمیٹ کر سامنے آ گیا۔ ''رنگِ نعت'' صحیح معنوں میں ''نعت رنگ'' کا عطر ہے۔ ''نعت رنگ'' کے والہانہ پن، کمالِ شوق اور حسنِ ابلاغ کی خوشبو ہے کہ جسے دماغ میں اُتارتے ہی گلستانِ نعت کی ہمہ رنگی کا بھرپور احساس ہونے لگتا ہے۔ وہ گلزارِ نعت کہ جس کی عطر بیز ہوائیں مدحت نگاروں کو ذوقِ نعت عطا کرتی ہیں۔

Marfat.com

قلم خوشبو کا ہو اور اس سے دل پر روشنی لکھوں
مجھے توفیق دے یارب کہ میں نعتِ نبی لکھوں

''رنگِ نعت'' کو ایک نظر دیکھتے ہی تازگی ایمان کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اس میں اردو نعت کے تمام رنگ جلوہ گر ہیں۔ چوں کہ ''نعت رنگ'' ایک مکمل ادبی جریدہ ہے جس میں نعت کے حوالے سے سے کتنے ہی رنگ پائے جاتے ہیں۔ تحقیق، تنقید، موضوعاتی مقالات، مختلف ادوارِ نعت کی ترجمانی، شخصیاتی مضامین، حرمِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیرانِ خوش نما کی داستانیں، انٹرویوز، سیمینارز، مذاکرے، نعت کی نسبت سے نئے نئے مضامین کی تلاش اور پھر نعت ہی نعت، ہر صنفِ ادب سے تعلق رکھنے والا ذوقِ ثنا گوئی۔ غرضے کہ جس طرح ''نعت رنگ'' ایک گلدستۂ مدحت ہے کہ جس میں مختلف رنگوں کے پھول ایک مقام پر جمع ہوکر اسے نگاہوں کا مرکز اور محسوسات کا محور بنا دیتے ہیں۔ اسی طرح ''رنگِ نعت'' کی نعتوں میں کتنے ہی ادبی اور شعری رنگ اُبھر کر سامنے آتے ہیں۔ فاضل مرتب کو داد دینا پڑتی ہے کہ انھوں نے حسنِ ترتیب سے یہ گلدستۂ نعت اس شان سے گوندھا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسنِ جاں نواز اور شعرا کے عجزِ شعور کے نہ جانے کتنے ہی رنگ نکھر کر سامنے آگئے ہیں۔ رنگ جدا جدا ہوں تو بھی حسن رکھتے ہیں مگر جب رنگوں اور خوشبوؤں کو ''رنگِ نعت'' میں سمو دیا جائے تو پھر ان کی جمال آفرینی اور معنوی حسن افروزی چند لمحات ہی میں آنکھوں کو روشنی، دماغ کو فرحت، روح کو شادابی، جذباتِ عقیدت کو آگہی، عقل کو ذوقِ یقین اور عشق کو پرتوِ جمال بخشنے لگتی ہے۔ اس نعتیہ انتخاب کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔

نعت کے قافلے نے صدیوں کی مسافت اس شان سے طے کی ہے کہ اسے ہر دور نے اپنا اعزاز اور ہر صدی نے اپنا وقار سمجھا ہے بلکہ میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہر صدی ممدوحِ نعت صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک کو چھو کر اذنِ وجود مانگتی ہے۔ عہدِ حاضر کی تمام اصنافِ سخن میں نعت ہی کا حوالہ سب سے روشن، مبارک و مسعود اور اعزازِ سخن آرائی ہے۔ نعت کا اعجاز دیکھیے کہ اس سے جملہ اصنافِ شاعری سے بھرپور خراج لیا ہے۔ ''رنگِ نعت'' کے انتخاب

Marfat.com

میں نعت جملہ اصناف کو اپنی ضیاپاشی کا پرتو بخشتی نظر آتی ہے۔ ہر صنفِ سخن، ہر رنگ، ہر ڈھنگ، ہر آہنگ، ہر پیرایۂ فکر، ہر زاویۂ سخن گوئی سپہر نعت کی رفعتوں کے حضور خمیدہ سر ہے۔ رنگ نعت میں نعت کے تمام رنگ دیکھیے۔ حسنِ تغزل، نظم گوئی، مثنوی، رُباعی، مسدس، مخمس، قصیدہ، سانیٹ، ہائیکو، گیت، آزاد نعتیں، پابند نعتیں، نعت معریٰ۔ غرضے کہ جس طرح نعت نے تمام اصناف سے اپنی عظمت اور دوامی بالاتری کا خراج لیا ہے اسی طرح ''رنگِ نعت'' میں بھی نعت کے تمام رنگ اُبھر کر سامنے آ گئے ہیں۔

مجلّہ ''نعت رنگ'' نے نعتوں کی اشاعت کے حوالے سے رنگ و نور کا جو شہر آباد کیا ہے اس میں سبھی رنگ سما گئے ہیں۔ تنوع بھی ہے اور یک رنگی بھی۔ تنوع ان معنوں میں کہ ہر صنفِ سخن سے انتخاب کیا گیا ہے اور یک رنگی ان معنوں میں کہ عقیدت و محبت کے یہ تمام راستے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آرام گاہ کی طرف جاتے ہیں۔ جس طرح ''نعت رنگ'' نے پوری اردو دنیا کی نمائندگی کی ہے اسی طرح ''رنگِ نعت'' نے علم و حکمت اور شعر و سخن سے آباد تمام جزیروں کی ترجمانی کا حق ادا کیا ہے۔ اس لیے ہم اسے نعت کا عالمی انتخاب بھی کہہ سکتے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند، جاپان، امریکا، سعودی عرب، برطانیہ، کینیڈا سمیت بہت سے ممالک اور شہروں کے نعت گو شعرا کو نمائندگی دی گئی ہے۔ کتنے ہی عظیم نعت گو ہیں جو جسمانی طور پر ہم سے بچھڑ گئے مگر ان کا نعتیہ کلام ان کی بھرپور یاد دلا رہا ہے اور عصرِ حاضر کے کتنے ہی شعرا ہیں جو محبتِ رسول کی نئی بستیاں آباد کر رہے ہیں۔ ان میں بزرگ بھی ہیں اور جوانانِ جواں فکر بھی۔ نعت تو سب کے لیے ہے، سب کی نمائندہ ہے۔ یہ ماضی، حال اور مستقبل کے تصوراتِ زمان و مکاں سے بے نیاز ہے۔ اس لیے ''رنگِ نعت'' میں مرحوم اور زندہ نعت گوؤں میں سے ان کا کلام ''رنگِ نعت'' میں شامل کیا گیا ہے جو مرتب کے کڑے انتخاب کے بعد جگہ پانے کے حق دار ٹھہرے ہیں۔

یہ تو ''رنگِ نعت'' میں جگہ پانے کی بات ہو رہی ہے ورنہ جہاں تک بارگاہِ رسالت مآب میں مقبول ہونے کی بات ہے اس کا پیمانہ کون تخلیق کر سکا ہے؟ اس بارگاہ میں تو آنسو قبول ہوتے اور جذبے جزا پاتے ہیں۔ بعض اوقات زبانیں گنگ ہوتی ہیں اور دلوں میں

Marfat.com

مچلتا ہوا عشقِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم محبوب تر ٹھہرتا ہے۔ وہ تو بندہ نواز ہیں جسے چاہیں نواز دیں اور جتنا چاہیں نواز دیں۔ ''رنگِ نعت'' نے عہدِ حاضر کے اسالیب کی ترجمانی کی ہے۔ مقصود اس کا بھی یہی ہے کہ یہ ارمغانِ عقیدت محبوبِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ دُربار میں پزیرائی کا حق دار قرار پائے۔ بات تو ان کی نگاہِ کرم کی ہے کہ جس پر پڑے اسے ذرّے سے صحرا، قطرے سے سمندر اور جزو سے کُل کی وسعت عطا کردے۔ مدیرِ ''نعت رنگ'' سیّد صبیح الدین صبیح رحمانی نے مدتوں سے جو سبدِ گل سجائی ہے اسی سے محمد فیروز شاہ نے مہکتے خوشبو بکھیرتے اور مشامِ فکر کو معطر کرتے ہوئے گلاب چُنے ہیں اور انھیں ''رنگِ نعت'' کا سدابہار رنگ دینے کی سعی کی ہے۔ اس انتخابِ نعت کی ہر نعت یہ پیغام دے رہی ہے:

نعت نبی جو کہنی ہے اے شاعرو تمھیں
سمجھو کہ ہے گزرنا تمھیں پل صراط سے
آنکھیں بھی باوضو ہوں دلوں میں بھی سنور ہو
اک حرف بھی کہو تو کہو احتیاط سے

''رنگِ نعت'' میں ان پھولوں کی مہک جلوہ گر جو ''نعت رنگ'' کے گلزارِ عقیدت سے چُنے گئے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے آغاز میں عرض کیا ہے کہ چراغ سے چراغ جلتے ہیں اور بعض چراغوں کی لَو اتنی تیز تر، روشنی، اتنی ہمہ گیر اور تب و تاب ایسی جاودانہ ہوتی ہے کہ ایوانِ ادب بے اختیار انھیں اپنی پہچان بنا لیتا ہے۔ سیّد صبیح رحمانی نے ''نعت رنگ'' کی صورت لرزیدہ ہاتھوں سے ایسا ہی چراغ روشن کیا تھا۔ قدرت دلوں کی خلوتوں میں پوشیدہ خلوص کو پزیرائی بخشتی ہے اور رحمتِ خداوندی سے بے نام سے محسوسات ہی حاصلِ ادب بن جاتے ہیں۔ وہ بھی ساعت مقبول ہوگی جب سیّد صبیح رحمانی نے دوسرے رہ نوردگانِ منزلِ شوق کے چراغوں سے ''نعت رنگ'' کا چراغ جلایا ہوگا اور پھر محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضوباری، نعت سے والہانہ عقیدت اور نعت کے رنگ میں رنگے جانے کا پُرشوق احساس یوں جلوہ گر ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ چراغ اپنی ضو سے برصغیر پاک و ہند ہی نہیں بلکہ دوسرے ممالک میں آباد وابستگانِ نعت کے لیے سرمایۂ اعزاز بن گیا۔

Marfat.com

اب اسی ''نعت رنگ'' کے مہک بار رنگوں سے پروفیسر محمد فیروز شاہ نے ''رنگِ نعت'' کی صورت میں جو خزینۂ نعت ترتیب دیا ہے وہ یقیناً تائیدِ ایزدی کے سہارے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہِ کرم کے تصدق سے اصحابِ شوق کی نگاہوں کو روحانی جلا بخشنے اور دلوں کو فکری ارتقا عطا کرنے کا باعث بنے گا۔ بے شمار دعائیں حضرت صبیح رحمانی کے لیے اور نیک تمنائیں محمد فیروز شاہ کی سخن شناسی کے لیے کہ جن کے جذباتِ خلوص کی بدولت یہ نعتیہ شہ پارہ عصرِ حاضر کی زینت بن رہا ہے۔ ورنہ جہاں تک نعت کی لافانی رفعتوں اور غیر فانی عظمتوں کا تقاضا ہے تو کمالِ عجز سے یہی کہنا پڑتا ہے کہ:

سخن کا کون سا طے ہم سے مرحلہ نہ ہوا
تری ثنا کا مگر پھر بھی حق ادا نہ ہوا

Marfat.com

سرور بارہ بنکوی

اللہ اللہ میری قسمت، ایسا رتبہ اور میں
جاگتی آنکھوں سے دیکھوں خوابِ طیبہ اور میں

دم بخود ہیں آج دونوں میری دنیا اور میں
بارگاہ صاحبِ یٰسین و طٰہٰ اور میں

آج ان آنکھوں کو بینائی کا حاصل مل گیا
روبرو ہے گنبد خضرا کا جلوہ اور میں

آپ ﷺ کی چشم کرم کا میں نے دیکھا معجزہ
آپ ﷺ کے روضے کی جالی میرے آقا ﷺ اور میں

آپ ﷺ ہی چاہیں تو رکھ لیں آبرو ورنہ حضور ﷺ
اپنے منہ سے آپ ﷺ کی نسبت کا دعویٰ اور میں

مجھ کو اذنِ باریابی اور اس انداز سے
آپ ﷺ پر قرباں مرے اجداد و آبا اور میں

میں جہاں پر ہوں وہاں محسوس ہوتا ہے سرور
جیسے پیچھے رہ گئے ہوں میری دنیا اور میں

Marfat.com

اسعد شاہجہاں پوری

عرب کا مہر عجم کا مہِ تمام آیا
اٹھو کہ لمحۂ تجدید صبح و شام آیا

تجلیِ شبِ اسرا کو یاد کرتا ہوں
بشر کی عزگرامی کا کیا مقام آیا

رسول آئے تھے اب خاتم الرسل آئے
کلام آئے تھے اب حاصلِ کلام آیا

وہ جس پہ کج کلہان زمانہ نازاں تھے
وہ سب غرور تری بندگی میں کام آیا

خدا کی ذات ہے، خلوت ہے اور یادِ حبیب ﷺ
کبھی درود کے تحفے، کبھی سلام آیا

کہاں زمین کہاں شمعِ خلوتِ لاہوت
خدا کے گھر کا اجالا ہمارے کام آیا

تصورِ رخِ عالم پناہ کے صدقے
فلک سے آج مہ و مہر کا سلام آیا

مرے جنوں کی حدیں ختم ہوگئی ہیں اسعد
مدینہ آیا مرا مرجع المرام آیا

Marfat.com

حافظ محمد افضل فقیر

شوقِ حرمِ پاک میں اٹھتے ہیں قدم تیز
دشواریٔ منزل ہے یہاں عزم کو مہمیز

اس شہر کو نسبت ہے رسولِؐ عربی سے
اس شہر کا ہر ذرہ ہے جاں بخش و دلآویز

اس لمحہ کسے جرأتِ اظہارِ تمنا
جب گنبدِ سرکارؐ ہو آنکھوں میں ضیاء ریز

آدابِ حضوری سے لرزتے ہیں دل و جاں
ہر جذبۂ بیتاب ہے سینے میں سبک خیز

دل کش عجب اندازِ فضائے نبویؐ ہے
شامِ نظر افروز میں نورِ سحر آمیز

وہ ابرِ کرم مزرعِ ہستی پہ جو برسے
پیدا تپشِ جاں سے ہو موجِ طرب انگیز

دریاب فقیرؔ از کرمش مایہ اعزاز
برخیز و بہ مژگانِ ادب خاک درش بیز

Marfat.com

راغب مرادآبادی

عشق ہے سرورِ کونین کا دولت میری
للہ الحمد کہ بیدار ہے قسمت میری

ہوگیا ہوں میں اسیرِ غمِ گیسوئے رسول ﷺ
اب نہیں دولت کونین بھی دولت میری

ذرّے ذرّے سے مدینے کے محبت ہے مجھے
آشکار اہلِ وفا پر ہے عقیدت میری

میں تو جنت کا سزاوار نہیں ہوں سرکار ﷺ
حشر میں آپ ﷺ ہی فرمائیں شفاعت میری

مجھ پہ بھی ایک نظر سیّدِ مکی مدنی
شکوۂ گردشِ دوراں نہیں عادت میری

آستانِ شہہِ لولاک ہو فردوسِ نظر
ہے یہی میری تمنا، یہی نیت میری

نعت گوئی کی حدیں مجھ کو ہیں راغبؔ معلوم
کہ نگاہوں میں ہیں احکامِ شریعت میری

Marfat.com

حافظ لدھیانوی

جذبہِ نو کی جھلک مدحتِ سرکار ﷺ میں ہو
عکسِ تازہ کوئی نعتِ شہہ ابرار ﷺ میں ہو

جس سے خوشبوئے غلامانِ محمد ﷺ آئے
ایسی صورت کوئی آئینۂ کردار میں ہو

وہ تو خاموش نگاہوں کی بھی سنتے ہیں صدا
گر ندامت کا اثر قلبِ گنہگار میں ہو

اسے کیا غم جسے سایۂ رحمت مل جائے
اسے کیا فکر کہ جو دامنِ سرکار ﷺ میں ہو

کوئی حیلہ کے ملے اذنِ حضوری آقا ﷺ
کوئی صورت کہ یہ حافظؔ ترے دربار میں ہو

Marfat.com

افسر ماہ پوری

جلالِ کبریا دل میں جمال مصطفےٰ ﷺ دل میں
سفینے دین کے محفوظ ہیں آغوشِ ساحل میں

ضیائے سرمدی روز ازل سے گام فرسا تھی
چلی وہ نورِ کامل سے تو پہنچی ماہِ کامل میں

بتائے کون، کیا ہے عابد و معبود کا رشتہ
نہاں ہے کوئی محمل میں عیاں ہے کوئی محفل میں

یہ احساں آپ ﷺ کا کیا کم ہے دوشِ آدمیت پر
کہ آیا آدمی کو فرق کرنا حق و باطل میں

غرض ان کے کرم کا سلسلہ تا حشر قائم ہے
وہی رحمت اواخر میں وہی رحمت اوائل میں

نکالوں کون سا عنوان افسر ان ﷺ کی مدحت کا
زباں بھی سخت مشکل میں، قلم بھی سخت مشکل میں

Marfat.com

شاعر لکھنوی

نبی ﷺ کے در پر پہنچ کے خود کو مثال کرتی ہیں میری آنکھیں
کمال رحمت کو دیکھتی ہیں، کمال کرتی ہیں میری آنکھیں
سلام کہتی ہیں خامشی میں درود پڑھتی ہیں آنسوؤں میں
بڑے سلیقے سے کوششِ عرضِ حال کرتی ہیں میری آنکھیں
وہ روضۂ پاک سامنے ہے تو اشک جاری ہیں یوں مسلسل
کہ جیسے اب تک نہ دیکھنے کا ملال کرتی ہیں میری آنکھیں
سحر کو جس وقت گونجتی ہے حرم میں اک کیفیت اذاں کی
تو لے میں اشکوں کی جشنِ یادِ بلالؓ کرتی ہیں میری آنکھیں
نبی ﷺ کے دیدار کو تو صدیوں میں جا کے ملتا ہے ایک لمحہ
اس ایک لمحے میں عمر بھر کے سوال کرتی ہیں میری آنکھیں
یہ چاہتی ہیں کہ سب سے پہلے نظر میں رکھ لیں حرم کے جلوے
پھر اپنی کوتاہ دامنی کا خیال کرتی ہیں میری آنکھیں
نہ جاگتے میں جو دیکھ پائیں تو خواب میں دیکھتی ہیں ان ﷺ کو
خوشا مقدر کہ ہجر کو بھی وصال کرتی ہیں میری آنکھیں
ہے روضۂ مصطفےٰ ﷺ مقابل تو اشک ہیں درمیاں میں حائل
بقدر دیدار دیکھنا بھی محال کرتی ہیں میری آنکھیں
جہاں کے ذرے بھی ہیں ستارے اس آستانے پہ کب چلو گے
زبانِ گریہ میں مجھ سے شاعرؔ سوال کرتی ہیں میری آنکھیں

Marfat.com

مسرور کیفی

صاحبِ جود و سخا تک آگئے
غمزدہ غم آشنا تک آگئے

تیرگی سے ہم ضیاء تک آگئے
بارگاہِ مصطفےٰ ﷺ تک آگئے

آپ ﷺ نے وہ راہ دکھلائی ہمیں
آپ ﷺ تک پہنچے خدا تک آگئے

مل گئی دولت ہمیں انوار کی
آپ ﷺ کے ہم نقشِ پا تک آگئے

کیا مقدر ہیں ہمارے آج ہم
رحمتوں کی انتہا تک آگئے

سارے عاصی اشکبار آنکھیں لئے
شافعِ روزِ جزا تک آگئے

کب چلے مسرورؔ گھر سے کیا خبر
ہاں درِ خیر الوریٰ تک آگئے

Marfat.com

سلیم احمد

شوقِ بے حد، غمِ دل، دیدۂ تر مل جائے
مجھ کو طیبہ کے لئے رختِ سفر مل جائے

نامِ احمد ﷺ کا اثر دیکھ جب آئے لب پر
چشمِ بے مایہ کو آنسو کا گہر مل جائے

چشمِ خیرہ نگراں ہے رخِ آقا ﷺ کی طرف
جیسے خورشید سے ذرے کی نظر مل جائے

یادِ طیبہ کی گھنی چھاؤں ہے سر پر میرے
جیسے تپتی ہوئی راہوں میں شجر مل جائے

نخلِ صحرا کی طرح خشک ہوں، وہ ابرِ کرم
مجھ پہ برسے تو مجھے برگ و ثمر مل جائے

Marfat.com

اعجاز رحمانی

نورِ محمدی ﷺ جو ازل سے سفر میں ہے
یہ ساری کائنات اسی کے اثر میں ہے

اک روشنی سمائی ہوئی بام و در میں ہے
جس دن سے ذکرِ صلِ علیٰ میرے گھر میں ہے

یہ بھی ہے ایک پیروئ مصطفےٰ ﷺ کا رخ
مصروف آدمی جو خلا کے سفر میں ہے

وہ جس پہ ثبت نقشِ قدم ہیں رسول ﷺ کے
انسان کامیاب اسی رہ گزر میں ہے

سائے میں جس کے خون کے پیاسے بھی سو گئے
رحمت کا وہ شجر بھی ہماری نظر میں ہے

چلتا ہے جو بھی نقشِ قدم پر رسول ﷺ کے
اس آدمی کے ساتھ اجالا سفر میں ہے

اعجاز ایک یہ بھی کرم ہے حضور ﷺ کا
سایہ جو زندگی کے گھنے ہر شجر میں ہے

Marfat.com

جمیل عظیم آبادی

پاک محمد ﷺ نام ہے ان کا اللہ کے ہیں میت
ان کے رستے جو چل نکلا اس کی ہوگی جیت

ان کے جیسا کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ودوان
سب نبیوں میں اتم وہ ہیں اتم ہے استحان

شہرِ مدینہ جنت میری قبلہ میرا کعبہ
جگمگ جس سے تین کٹورے جھلمل جس سے ماتھا

میرے نبی ﷺ کے گن مت پوچھو، ان ﷺ کی انوکھی بات
ان ﷺ کے کک سے پتھر بولے، بولے ڈالی پات

میرے نبی ﷺ کے جگمگ درپن، جگمگ ان ﷺ کی ساکھ
ان ﷺ کے آگے مدھم سورج ابھرے سورج لاکھ

دونوں جگ کا کون ہے داتا ہم سب تھے انجان
میرے نبی ﷺ نے کروائی ہے اللہ کی پہچان

طیبہ کے دن رات برابر چاروں اور اجیارا
جس کے سندر تا پر لوٹے سورج چاند ستارا

Marfat.com

شہزاد زیدی

رحمتِ عالم کی رحمت عام ہے
فیض پانا خود ہمارا کام ہے

میرے مالک کا بڑا اکرام ہے
نعت گوئی میں مرا بھی نام ہے

اتباع احمدﷺ کی مشکل کام ہے
دین و دنیا میں مگر آرام ہے

اپنی آنکھوں میں مدینہ ہے بسا
لوگ کہتے ہیں ہزاروں کام ہے

آرہے ہیں مصطفیٰﷺ معراج پر
عرش پہ یوں آج جشنِ عام ہے

ان کو اپنا سا بشر کہتے ہیں لوگ
جن سا بننے میں ہر اک ناکام ہے

دین کو شہزاد نے سمجھا یہی
آپ ﷺ کے قول و عمل کا نام ہے

Marfat.com

صفدر صدیقی رضی

اے محبوب خدا ﷺ

اے شہنشاہِ زمن، ختمِ رسل، موجبِ کل ﷺ
کچھ لوگ یہ کہتے ہیں اے محبوب خدا ﷺ
تجھ سے طلب کرنا بڑا شرک ہے
اور تیری مدد مانگنا بدعت ہے
کہ یہ حاضر و ناظر کی صفت صرف خداوند میں ہے
بندہ خاکی میں نہیں
اس کے باوصف میں تجھ ہی سے مدد چاہتا ہوں
تجھ سے طلب کرتا ہوں
یہ شریعت کے مسائل میں الجھتے ہوئے لوگ
اپنے ایماں کے اوائل میں الجھتے ہوئے لوگ
میں جو کچھ جانتا ہوں اس سے یہ ناواقف ہیں
کہ میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں
تجھ سے طلب کرتا ہوں
تپش دل سے غم پنہاں سے
سوزشِ گریہ سے قلب و جاں سے
میری آواز گزرتی ہے حدِ امکاں سے
میرا معبود بھی حد کرتا ہے
میں جہاں بھی ہوں وہیں آ کے مدد کرتا ہے
وہ خرابوں میں نہیں تجھ کو اترنے دیتا
اپنے محبوب کو زحمت نہیں کرنے دیتا

Marfat.com

سلیم کوثر

کچھ دھوپ ہے کچھ حبس کا صحرا مرے آقاﷺ
ایسے میں ہوا کا کوئی جھونکا مرے آقاﷺ

جز تیرے نہیں ہے عکسِ ایجاد کوئی بھی
تو سارے مسیحوں کا مسیحا مرے آقاﷺ

یہ دل تو دھڑکتا ہے تری یاد کے صدقے
آنکھوں نے تو کچھ بھی نہیں دیکھا مرے آقاﷺ

میں تیری محبت سے سرافراز ہوں مجھ کو
بے مہریٔ دنیا کا گلہ کیا مرے آقاﷺ

میں بندۂ روپوش ندامت تہہِ گردوں
تو حرفِ جلی میری دعا کا مرے آقاﷺ

اب اس دلِ آوارہ کی شوریدہ سری سے
بس ایک صدا آتی ہے آقاﷺ مرے آقاﷺ

تو اوّلیں تحریر سرِ صفحہ عالم
تو آخری پیغام خدا کا مرے آقاﷺ

Marfat.com

غیور احمد غیور

آپ ﷺ کی خو ہے عطا ہم گھرے حالات کے بیچ
آپ ﷺ کے در پہ نظر جاتی ہے خطرات کے بیچ

رحمتِ کل کا اشارہ ہو تو ساحل سے لگے
ٹوٹی کشتی ہے بھنور پڑتے ہیں ظلمات کے بیچ

حسنِ ایجاب پہ کامل سا یقیں ہوتا ہے
آپ ﷺ کا واسطہ آئے جو مناجات کے بیچ

آپ ﷺ کا ذکر ہو اور آنکھ سے ساغر چھلکیں
یہی رندوں کی دعا ہوتی ہے ہر رات کے بیچ

میں نے کعبے پہ بھی دیکھا ہے برستا بادل
گنبدِ خضرا بھی دیکھوں بھری برسات کے بیچ

ہم غیورؔ آج یہ سمجھے ہیں بقولِ بہزاد
''ہم نے تو عمر گزاری ہے خرافات کے بیچ''

Marfat.com

محمد اسلم فرخی

مرے آقاﷺ کرم مجھ پر بھی اب کی بار ہو جائے
کھلی ہو چشم ظاہر بیں مگر دیدار ہو جائے

کرم سے تیرے ہو جائے مرا کاشانہ بھی روشن
جمالِ جاں فزا سے زندگی سرشار ہو جائے

تری چشمِ توجہ اس طرح اٹھے مری جانب
مرا دل میری جاں میری نظر بیدار ہو جائے

تو ہی والنجم، تیری شان سبحان الذی اسرا
زباں پر نام آجائے تو بیڑا پار ہو جائے

تری وہ تاب و طاقت ہے کہ حسنِ یار کے آگے
نظر بہکے نہ ٹھہرے مست اور ہشیار ہو جائے

یونہی اظہارِ نیرنگ محبت ہو کہ ہر رستہ
کبھی آسان ہو جائے کبھی دشوار ہو جائے

تری تائید سے جو کچھ بھی لکھنا ہے وہ لکھوں میں
مرا ہر لفظ آقاﷺ مطلعِ انوار ہو جائے

محبت کا تقاضہ ہے مرا سارا وجود اسلم
زبانِ شوق بن جائے لبِ اظہار ہو جائے

Marfat.com

شبنم رومانی

رکھا ہے رحلِ دل پہ صحیفہ جو نور کا
اللہ کا کلام ہے، لہجہ حضورﷺ کا

سوچو تو محفلیں ہیں درود و سلام کی
طیبہ کے راستوں میں چہکنا طیور کا

اک حیات ہے میرے نبی ﷺ کا نام
صحرا میں ایک باغ ہو جیسے کھجور کا

اٹھے جو فرش سے تو گئے عرش تک حضورﷺ
موسیٰ کو تجربہ تھا فقط کوہِ طور کا

محشر ہے انتظارِ حبیبِﷺ خدا کا نام
لالچ کوئی نہیں مجھے حور و قصور کا

میرا خدا مسبب الاسباب ہے تو پھر
میرا نبی ﷺ سبب ہے خدا کے ظہور کا

کھینچے پھرو مجھے بھی اسی گرم ریت پر
میں بھی ہوں ایک چاہنے والا حضورﷺ کا

Marfat.com

شبنم رومانی

کوئے جاناں حاصل دنیا نظر آنے لگا
لمحہ لمحہ اب مجھے طیبہ نظر آنے لگا

رحمتوں کے شہر کی جب خاک آنکھوں میں پڑی
اور اچھا اور بھی اچھا نظر آنے لگا

کھل گئیں آنکھیں، جو دیکھی سبز گنبد کی بہار
کیا نہیں آیا نظر؟ کیا کیا نظر آنے لگا !

شوق کے عالم میں وہ کوئے محمد ﷺ کا طواف
جس طرف بھی رخ کیا، کعبہ نظر آنے لگا

دل سے آنکھوں تک تھی گویا روشنی ہی روشنی
ہم نے تو اس در پہ جو سوچا نظر آنے لگا

Marfat.com

حنیف اسعدی

مکان پہ دیکھا، سرِ لامکاں لکھا دیکھا
وہ اسمِ پاک کبھی نزدِ جاں لکھا دیکھا

میں کیا بتاؤں کہ کیا منزل و مقام تھا وہ
خدا کے ساتھ محمدﷺ جہاں نہا دیکھا

وہ ایک نام جو کون و مکاں کا محور ہے
میانِ دائرہ جسم و جاں لکھا دیکھا

کتابِ زیست کے ہر باب میں ہے ذکر ان کا
انھیںﷺ کا نام سرِ داستاں لکھا دیکھا

کچھ اپنے خانۂ دل کا سا کارخانہ تھا
بخطِ نور جہاں آستاں لکھا دیکھا

نظر کو فکر تھی ان ﷺ کو کہاں تلاش کر
تو ہر مقام پہ دونوں جہاں لکھا دیکھا

ابھی کہ نیتِ مدح و ثنا ہی کی تھی حنیفؔ
قلم نے لوح پہ عجزِ بیاں لکھا دیکھا

Marfat.com

جاذب قریشی

مثالی آئینے ہیں آئینے خورشیدِ رحمت کے
کہ سارے عکس اجالوں کے سبھی چہرے محبت کے
غبارِ جاں کو اجلے موسموں کے رنگ پہنائے
محمد ﷺ نے ستارے ہی بدل ڈالے عداوت کے
سرِ غارِ حرا وہ ایک چہرہ اس طرح چمکا
کہ اپنے پاؤں پر خود گر پڑے آذر جہالت کے
وہ جس نے عرش پہ لوح و قلم کی پرورش کی ہے
محمد ﷺ اک علامت ہیں اسی زندہ حکایت کے
خدا اور آدمی دونوں انھیں آواز دیتے تھے
زمیں سے آسماں تک تھے سفر ان کی سماعت کے
حدِ امکان یزداں تک وہی اول وہی آخر
کہ خال و خد کہیں دیکھے نہیں ان کی شباہت کے
خیال و خواب کے طاقوں میں رہتا ہے، چراغاں سا
عجب موسم ہیں کعبے سے مدینے کی مسافت کے
سفر کی شام ہے تنہائی کا صحرا ہے اور میں ہوں
مری آنکھوں میں لیکن خواب ہیں خورشید رحمت کے
مجھے اس شہر کے رستوں میں کھو جانے کی خواہش ہے
کہ ہیں گم نامیوں کے درمیاں امکان شہرت کے
دعائیں دینے والے ہاتھ زخمی بھی ہوئے لیکن
کسی کو خود کبھی بھیجے نہیں لمحے شکایت کے
سفر کی دھوپ میں جب پیاس کا صحرا دہکتا ہے
تو پھر بادل برس جاتے ہیں مجھ پر ان کی رحمت کے

Marfat.com

راجا رشید محمود

جس کی نظروں میں زر پائے پیمبر ﷺ چمکے
سامنے اس کے نہ گنجینۂ گوہر چمکے

بخت ذرے کے جو یاور ہوں، عرب تک پہنچے
خاکِ طیبہ سے لگے، مہر سے بڑھ کر چمکے

روبرو گنبدِ خضرا کے پہنچ جاؤں اگر
مجھ زیاں کار کا بھی نقشِ مقدر چمکے

ذہن میں دشتِ مدینہ کا تصور آیا
پھول الفت کے مری شاخِ نظر پر چمکے

جب بھی آیا ہے کوئی زائرِ طیبہ واپس
کتنے تارے مری پلکوں کے افق پر چمکے

ذکر اُن ﷺ کا ہے تو ہر لب کا مقدر بن جائے
یاد اُن ﷺ کی ہے تو سینوں میں اتر کر چمکے

اس کو اللہ ولی کہہ کے مراتب بخشے
اُن ﷺ کی سیرت جو کسی شخص کے اندر چمکے

Marfat.com

ریاض حسین چوہدری

کلکِ ثناء کو نور کی موجوں میں رکھ دیا
یعنی گدازِ عشق کو ہونٹوں میں رکھ دیا

میرے خدا نے منصبِ نعت نبیؐ کے ساتھ
صلِّ علی کا نور نگاہوں میں رکھ دیا

دے کر غبارِ شہرِ تمنا کی آرزو
کس نے چراغ ہجر کا آنکھوں میں رکھ دیا

بادِصبا نے وردِ درود و ثناء کے بعد
اسمِ رسول ﷺ ادھ کھلی کلیوں میں رکھ دیا

کتنا کرم کیا ہے خدائے رحیم نے
ان ﷺ کی ثناء کو ڈوبتی سانسوں میں رکھ دیا

آقا حضور ﷺ اہلِ ہوس نے قدم قدم
میرا ہر ایک خواب خیالوں میں رکھ دیا

سرکار ﷺ ناصحانِ قدامت پسند نے
حرفِ وفا پرانی کتابوں میں رکھ دیا

آقا ﷺ فقیہِ شہر نے آئینۂ حیات
اڑتی ہے جن پہ دھول انہی رستوں میں رکھ دیا

عشاقِ مصطفےٰ ﷺ نے بڑے ذوق وشوق سے
ذکرِ حضور ﷺ جھومتے لمحوں میں رکھ دیا

کتنے عجیب لوگ ہیں ہم رہبرِ عظیم
منزل کا ہر نشان سرابوں میں رکھ دیا

روزِ الست آنکھ جو کھولی شعور نے
قدرت نے ایک نور سا ہاتھوں میں رکھ دیا

میں نے بڑے خلوص سے چوما اسے ریاضؔ
اور پھر قلم حضور ﷺ کے قدموں میں رکھ دیا

Marfat.com

احسان کاکوروی

یہ عرض آپ ﷺ سے ہے اور بڑے ادب سے ہے
حضورؐ مجھ کو بھی آنے کا شوق کب سے ہے

حضور ﷺ آپ ﷺ تو واقف ہیں اس حقیقت سے
یہ اضطراب میرے دل میں کس سبب سے ہے

لگا سکے گا مری کون عظمتوں کا سراغ
کہ دھڑکنوں کا تعلق شہِ عرب ﷺ سے ہے

دل و نظر کو نہ میزانِ عقل میں تولو
دل و نظر کا تعلق حبیبِ ربّ سے ہے

وہ ایک پیاس جو معراجِ تشنگی ٹھہری
کسی کی آنکھ سے ظاہر کسی کے لب سے ہے

حضور ﷺ اذنِ حضوری ضرور بخشیں گے
حضور ﷺ اس کا مگر انتظار کب سے ہے

نفس نفس میں ہے صدیوں کا اشتیاق احسانؔ
نگاہ سوئے مدینہ نہ جانے کب سے ہے

Marfat.com

حسن اختر جلیلؔ

ان کی مدحت میں ادا ہو جو سخن اچھا ہے
شاعری نعت میں ڈھل جائے تو فن اچھا ہے

طائرِ روح ! وہیں چل کے ٹھکانا کرنا
باغِ جنت سے مدینے کا چمن اچھا ہے

دل بے تاب !وہاں کس کو مجالِ گفتار
اس ادب گہ میں خموش کا چلن اچھا ہے

مرہم خاکِ مدینہ نے عجب کام کیا
دوستو! آج مرا زخمِ کہن اچھا ہے

خاک اس دشت کی لو ہاتھ پہ اور خود جانچو
یہ زمیں اچھی ہے یا خلدِ عدن اچھا ہے

دل تو رہتا ہے اسی شہر میں برسوں سے جلیلؔ
کھینچ لے مجھ کو بھی گر دل کی لگن اچھا ہے

Marfat.com

سعید بدر

چار سو ارزاں ہوا ہے اہلِ ایماں کا لہو
حشر سا ہے جا بجا قریہ بہ قریہ کوبہ کو

آج کل ہے پوری امت درد و غم میں مبتلا
خونِ مسلم سے ہوا رنگیں جہانِ رنگ و بو

نام لیوا آپ ﷺ کے ہیں ہر جگہ زیرِ عتاب
قاہر و غالب ہوئے ہیں اہلِ ایماں پر عدو

دست بستہ آپ ﷺ کی خدمت میں ہے یہ عرضِ غم
لٹ نہ جائے آپ ﷺ سے وابستگاں کی آبرو

بدر سے عاصی سہی کچھ بھی سہی ربِ کریم
نام لیوا ہیں ترے، حاضر ہیں تیرے رو برو

ہے گلستانِ نبی ﷺ پر چھا گئی افسردگی
ہے دعائے بدر یا رب ! فرما ! نمو

Marfat.com

سیّد ابوالحسنات حقّی

انجام جس کا خوب اس آغاز پر سلام
گونجی جو شش جہت میں اس آواز پر سلام

وہ جس کا اسم پاک دلوں کی کشود ہے
اس نام پر درود اس اعجاز پر سلام

لوح و قلم ازل سے ہیں جس کے نشانے پر
اس سرو ناز اس قدر انداز پر سلام

میرا وجود میرا حوالہ ہے ان کی ذات
میں کجکلاہ جس سے ہوں اس ناز پر سلام

اس کے غلام قیصر و کسریٰ پہ خندا زن
آئینِ خسروری کے اس انداز پر سلام

درِّ یتیم کے لب و رخسار پر درود
یہ دل گداز جس سے ہے اس راز پر سلام

آمد سے جن کی کھل اٹھے چہرے گلاب سے
انسانیت کے چارہ و دمساز پر سلام

Marfat.com

سیّد آل احمد رضوی

مطلعِ انوارِ حق، کہف الوراء کی روشنی
حجلۂ جاں کی جلا ماہِ حرا کی روشنی
اے خوشا صلِ علیٰ بدر الدّجیٰ کی روشنی
دونوں عالم کی ضیا شمس الضحیٰ کی روشنی
چہرۂ انور سے تاباں شش جہاتِ کائنات
بدر و انجم ہیں نبی ﷺ کے خاکِ پا کی روشنی
قلبِ پر برسے مرے عرفان کا جھالا مدام
فرق پر ہو سایہ اِرتھاء کی روشنی
قصرِ ایماں ہو درخشاں، ضوئے ذکرِ نور سے
قصرِ استغناء کرے تاباں، رضا کی روشنی
اجتباء و ارتضاء و اصطفاء کے عرش پر
مجتبیٰ و مرتضیٰ و مصطفیٰ کی روشنی
کوفہ والے تو دغا کی ظلمتوں میں کھو گئے
کربلا والوں نے پھیلائی وفا کی روشنی
ہے شبستانِ ابا تاریک سے تاریک تر
راحت و آرام جاں حرف بکیٰ کی روشنی
آلِ احمد ہے ثنائے مصطفیٰ میں پیش پیش
لے کے آئی ہے ادھر اس کو وِلا کی روشنی

Marfat.com

لیاقت علی عاصم

وہی صدیوں سے تغیر کا سفر ہے کہ جو تھا
وہی آپ ﷺ اور وہی آپ ﷺ کا در ہے کہ جو تھا

پھر کوئی آیا ہے مل کر شہہِ ہمدرداں سے
پھر وہی سلسلہ خیر و خبر ہے کہ جو تھا

پھر وہی خلقت انصاف طلب ہے کہ جو تھی
پھر وہی آستاں انصاف کا گھر ہے کہ جو تھا

پھر وہیں لوٹ کے آیا ہوں جہاں تھا پہلے
پھر مجھے بھیڑ میں کھو جانے کا ڈر ہے کہ جو تھا

جز خدا اور کسی پر نہیں اٹھتیں نظریں
آپ ﷺ کا حکم مرے پیش نظر ہے کہ جو تھا

ہو اشارہ تو یہ محبور بھی شامل ہو جائے
قافلہ اب بھی سرِ راہ گزر ہے کہ جو تھا

پھر وہی ذکر وہی خلوتِ جاں ہے عاصمؔ
پھر وہی یاد وہی دیدۂ تر ہے کہ جو تھا

Marfat.com

کوثر علی

دور کر دیتی ہے مہجور کی دوری نعتیں
جب بھی رویا ہوں تو لکھی ہیں حضوری نعتیں
مجھ سے تاریک نہ تھے اور کسی کے احوال
اس لیے مجھ کو میسر ہوئیں نوری نعتیں
میرے لب پر ہے ثنا قندِ مکرر کی طرح
ان پہ قرآن میں نازل ہوئیں پوری نعتیں
مجھ پہ اک کیفِ مسلسل کا سماں ہوتا ہے
اور ہوتے ہیں جو لکھتے ہیں شعوری نعتیں
اپنی بخشش کے لیے جب بھی پریشان ہوا
آئیں جذبوں میں بھری لب پہ وفوری نعتیں
دل کے ارمان نکالوں گا بروزِ محشر
میں سمجھتا ہوں یہ نعتیں ہیں عبوری نعتیں
میں نہیں ایک، دو عالم کی فضا وجد میں ہے
مجھ پہ اتری ہیں بہ الحانِ زبوری نعتیں
مجھ کو معلوم ہے سب، فردِ عمل میں کیا ہے
میں گنہگار ہوں مجھ کو ہیں ضروری نعتیں
دل کے جذبات سمیٹے نہیں سمٹے کوثرؔ
لوحِ قرطاس پہ اتری ہیں ادھوری نعتیں

Marfat.com

وضاحت نسیم

اذنِ سفر

آسماں رنگوں کی آمیزش بدلتا جا رہا ہے
پہاڑوں کے بہت سے سلسلوں کے بیچ لمبے راستے پر
ہوا نے ہلکی بارش سے وہ چھڑکاؤ کیا ہے
کہ ذہن و دل ابھی سے
خوشبوئے خاک مدینہ سے معطر ہو گئے ہیں
ابھی تو وہ مقام آیا نہیں ہے
جہاں میرے نبی ﷺ کا جسمِ اطہر
سراپا نور و نکہت بن کے صدیوں سے ابھی تک
دو عالم پر کرم فرما رہا ہے
ابھی وہ وقت بھی آیا نہیں جب
درِ خیر الوریٰ ﷺ پر میں جبیں سائی کو جاؤں، حاضری دوں
خوشا اس راستے پر ہو گیا میرا سفر ممکن
جہاں ہجرت بصد اعجاز اپنا واقعہ ہر آنے والے کو سناتی ہے
میں اس اعزاز پر نازاں ہوں اور مجھ کو یقیں ہے
سفر کا یہ مبارک دن مری خوش قسمتی آغاز کرنے کو
مجھے اس راستے پر لے چلا ہے
جہاں سے زندگی اپنی بشارت آپ پاتی ہے
جہاں سے روشنی اپنے لیے امکان لاتی ہے

Marfat.com

نفیس القادری

جمال آپ ﷺ کا لالہ زاروں میں چمکا
بہاروں کا جلوہ، بہاروں میں چمکا

مدینے میں روحِ تجلی جو چمکی
تو حسن ازل خاکساروں میں چمکا

برستی ہے لفظوں میں شرحِ جمالی
عجب نور قرآں کے پاروں میں چمکا

تمام انبیا چمکے نورِ خدا سے
رخِ شاہ جب شاہکاروں میں چمکا

مری کشتیِ دل بھنور میں جو آئی
کوئی موجِ طوفاں کے دھاروں میں چمکا

منور ہوئیں چاند تاروں کی آنکھیں
کوئی جگنو ایسا غباروں میں چمکا

سرحشر کس شاہِ والا کی شہ سے
گنہگار پرہیز گاروں میں چمکا

نفیسؔ ایسا آئینہ حق نے بنایا
رخِ پنجتن چار یاروں میں چمکا

Marfat.com

قمر عباس قمر

ذرۂ خاک سے پھر وہ مہ و اختر بن جائے
تیرے الفاظ سے جو تیرا گداگر بن جائے

ہنرِ نعت کا اعجاز کہ مجھ سا بے کس
کاسۂ حرف اٹھائے تو سخنور بن جائے

آپ ﷺ کی چشمِ کرم بار کی حدت کے طفیل
سینہ پتھر کا ہو تو موم کا پیکر بن جائے

طالبِ مدحتِ سرکار ﷺ کا اعزاز ہو یہ
قطرۂ حرف سے لفظوں کا سمندر بن جائے

طائرِ اذنِ سفر میرے گھر آ جائے قمرؔ
مجھ خطا کار کا بھی بگڑا مقدر بن جائے

Marfat.com

صبیح رحمانی

نعتیہ ہائیکو

معراجِ سرکار ﷺ
وقت نے رک کر دیکھی ہے
انساں کی رفتار

روشن راتیں کر
ان ﷺ کی یاد کے دیپ جلا
ان ﷺ کی باتیں کر

کچھ تشکیک نہیں
کس کے دامن میں ان ﷺ کے
در کی بھیک نہیں

ان ﷺ کی عطا کے ہیں
میرے دامن میں جتنے
حرفِ ثنا کے ہیں

Marfat.com

ہشام علی حافظ

نقش ہے وجدان پر میرے

تمھارا نام نامی نقش ہے وجدان پر میرے
مرا قلبِ حزیں آنسو بہاتا ہے
مری آنکھوں کے آنسو یاد کی وادی میں رقصاں ہیں
مری فکر و نظر کے زخم (قندیل محبت ہیں)
مجھے معلوم ہے ان سب کی قسمت ہے فنا ہونا
(مگر)
تو واحد ہے (خدا کی بارگاہِ جلوہ ساماں میں)
تو غائب بھی ہے حاضر بھی
تو غائب ہے ضمیرِ عبد عاجز میں
تو غائب ہے مرے قلب حزیں کی گہری ولوی میں
مری بیداریوں میں تو ہی حاضر ہے
مری آنکھوں کی بیداری تجھی سے ہے
مری عقل و شعور و آگاہی بیدار ہیں تجھ سے
تو میری ذات میں حاضر
میرے وجدان میں حاضر
تو غائب بھی ہے حاضر بھی

عربی نعتیہ نظم کے ابتدائیہ کا ترجمہ مترجم سیّد محمد ابوالخیر کشفی

Marfat.com

صبا اکبر آبادی

وحدتِ ذات کی تبلیغ سراپا تم ہو
جس کی ہر لہر ہے توحید وہ دریا تم ہو

جس کو اللہ نے بھیجا وہ اجالا تم ہو
فرش پر روشنیٔ عرشِ معلیٰ تم ہو

تھا تمھارے ہی لیے سب یہ وجودِ کونین
بزمِ تخلیق میں خود انجمن آرا تم ہو

آرزو آدمؑ و عیسیٰؑ نے تمھاری کی ہے
کتنے معصوم رسولوں کی تمنا تم ہو

تمھیں دیکھیں گے تو کچھ قلب کو تسکیں ہوگی
دردمندانِ محبت کا مداوا تم ہو

ایک اک بات زمانے پہ اثر کرتی ہے
حق کی آواز ہو اللہ کا لہجہ تم ہو

تم نے انسان کو انسان کی عظمت بخشی
بندگی کے لیے انعام خدا کا تم ہو

کوئی ثانی ہے تمھارا نہ خدا کا ہے شریک
جیسے یکتا ہے خدا ویسے ہی یکتا تم ہو

لوحِ محفوظ پہ ہے نام تمھارا مرقوم
آیۂ نور سرِ عرش معلیٰ تم ہو

دونوں عالم میں تمھارا ہی سہارا ہے ہمیں
شافعِ حشر ہو تم رہبرِ دنیا تم ہو

میں کسی اور سے کیا عرضِ تمنا کرتا
میرے مالک میرے مولا مرے آقا تم ہو

حشر تک گلشنِ اسلام رہے گا سرسبز
یہ چمن وہ ہے کہ اس کے چمن آرا تم ہو

جس سے روشن ہوئی دنیا وہ تمھارا ہی ہے نور
جس نے چمکا دیا عالم وہ اجالا تم ہو

ہر پیمبر نے دعا کی کہ تم مل جاؤ
آرزوئے دلِ موسیٰؑ وہ مسیحا تم ہو

نعت گوئی میں فرشتوں نے سنا تھا میرا نام
حشر میں دیکھ کے مجھ کو کہا اچھا تم ہو

جو کہا تم نے زباں سے وہی تسلیم کیا
اصل میں مذہب و ایمان صبا کا تم ہو

Marfat.com

صبا اکبرآبادی

نگہ ترستی ہے طیبہ کے بام و در کے لیے
وہ جلوہ اک بڑا انعام ہے نظر کے لیے

عقیدتوں کے خزانے ہیں دل میں پوشیدہ
یہ زادِ راہ بہت ہے مرے سفر کے لیے

جہانِ شر نے بہت دن میں ان کو پہچانا
حضور آئے تھے بہبودی بشر کے لیے

رسولِ پاک ہیں قرآن ہے شریعت ہے
اب اور کس کی ضرورت ہے راہبر کے لیے

بشر کی شکل میں آیا وہ پیکرِ نوری
یہ بات کم تو نہیں عظمتِ بشر کے لیے

دو پارہ کر کے بھی زخم دوئی مٹا ڈالا
یہ ایک تمغۂ اعزاز ہے قمر کے لیے

وہ راہ زیست کی ہو یا منازلِ عقبیٰ
ہے رہنما مرا ہر ایک راہ گزر کے لیے

محمدِ عربی مدعائے کون و مکاں
ہے ان کے نام سے تسکیں دل وجگر کے لیے

رسولِ برحق و پیغمبران حق کا امام
ہے اس کی خاکِ قدم روشنی نظر کے لیے

ازل سے تابہ ابد نور ہے محمدﷺ کا
یہ اک چراغ ہے بس کائنات بھر کے لیے

امین بن کے محمدﷺ جہان میں آئے
ہے پہلی شرط امانت پیامبر کے لیے

ہے میرے ہاتھ میں اپنے رسول کا دامن
بڑھاؤں دستِ طلب کیا میں سیم وزر کے لیے

صبا دیا ہے محمدﷺ کا واسطہ جب سے
کوئی دعا نہیں ترسی مری اثر کے لیے

Marfat.com

سیّد محمد ابوالخیر کشفی

تو حرفِ دعا ہے مرے مولا، مرے آقاﷺ
رحمت کی نوا ہے مرے مولا، مرے آقاﷺ

گردابِ بلا میں ہے ترا نام سفینہ
تو موج کشا ہے مرے مولا، مرے آقاﷺ

اس حدِ مکانی سے گزر کر ترا نغمہ
میں نے بھی سنا ہے مرے مولا، مرے آقاﷺ

بکھرے ہوئے لمحوں میں سلامت ہیں دل و جاں
یہ تیری عطا ہے مرے مولا، مرے آقاﷺ

جو لمحہ تری یاد سے آباد ہوا ہے
اک کنجِ حرا ہے مرے مولا، مرے آقاﷺ

تسکینِ دل و جاں کی ہر اک صورتِ مطلوب
طیبہ کی ہوا ہے مرے مولا، مرے آقاﷺ

یہ گنبدِ خضریٰ کے قریں طائرِ تنہا
کشفی کی نوا ہے مرے مولا، مرے آقاﷺ

Marfat.com

سیّد محمد ابوالخیر کشفی

قصیدہ بردہ شریف کا ایک نقش

نبی محتشم! تیرا گدائے بے نوا کشفی
بہ چشم ترے دامن کا سایہ ڈھونڈھنے آیا
ہر اک جذبہ ہے میرا شعلۂ بے باک کے مانند
جسے اشکِ ندامت سے ترے دربار میں دھولوں
مری آنکھیں مرے عجز و ندامت کی گواہی ہیں
تری عصمت مرے ہر جرم کو سنگیں بناتی ہے
عبادت کی شب بیدار میں قدموں پہ سو جن تھی
ادھر میں ہوں کہ اکثر جسم کے جھوٹے تقاضوں پر
حدودِ شرع کو توڑا
محمد ﷺ سیّد الکونین! تو ہے آمر و ناہی
ترا ہر قول سچا ہے
شفاعت کی توقع تیرے دامن تک مجھے لائی
ترا دامن کسی مضبوط رسی کی طرح اب ہاتھ میں آیا
یہ رسی جادۂ راہِ صفا معلوم ہوتی ہے
حبیب کبریا! رتبہ کسے معلوم ہے تیرا
تری شفقت نے حیرانی کے ہر گرداب کو ساحل بنا ڈالا
تری قربت میں دوری کس قدر بے چین رکھتی ہے
تری دوری میں قربت کی ادا، تسکینِ جانِ دیدہ و دل ہے

Marfat.com

ترا خلقِ مجسم، پرتوِ اسمائے حسنیٰ ہے
شرف میں بدرِ کامل کی طرح یکتا
شگوفے کی طرح آغوش خوشبو سے
ترا جود و کرم دریا کی موجوں کی طرح وافر
تری ہمت مثال ''دہر'' ہے گویا
ترے الفاظ روحِ نطق انسانی
تبسم جیسے آویزہ ہے گوشِ حسن و آدم کا
وہ خاکِ جسمِ طاہر، خالقِ خوشبوئے بے پایاں
مشامِ جاں معطر ہو گیا جس سے

ولادتِ مصطفوی ﷺ

ترے آتے ہی کنگورے گرے ایوان کسریٰ کے
ہر اک آتش کدہ افسوس سے بھرنے لگا آہیں
یہ کیسا انقلاب آیا کہ آتش بن گیا پانی
ترے انوار اک زندہ شہادت کی طرح روشن
نگاہ کفر و ظلمت ہو گئی اندھی
نگاہ کفر نے انوار کی بارش نہیں دیکھی
ساعت چھین لی کفار کی رعد ولادت نے
شہابِ سرخ کی مانند شعلوں کی ہوئی بارش
کہ جن کے خوف سے بت گر پڑے بے اختیاری میں
شیاطین اس طرح بھاگے کہ جیسے ابرہہ کی فوج بھاگی تھی

Marfat.com

دعوت

تری دعوت سے پتھر بن گئے انساں
ترے ساتھی تھے ابر رحم کے ٹکڑے
جو تیرے ساتھ چلتے تھے
تو ان کا سایہ تھا وہ سائے تھے تیرے
تیرے قلبِ منور سے جو نسبت تھی
اسی سے چاند روشن ہے
زمانے نے ستم جب بھی کیا مجھ پر
ترے دامانِ رحمت میں جگہ ڈھونڈھی
ترے دست مبارک نے غنی تر کر دیا مجھ کو
زمانہ کیا مجھے دے گا
میں تیرے در کا سائل ہوں
ترا قلبِ مبارک خواب کی وادی میں کب سویا
نبوت کی صداقت کی نشانی خواب تھا تیرا
ہر اک لمحہ تری دعوت کا جیسے آیتِ کبریٰ
وہ آیت، جو سپیدی کو سیاہی سے جدا کر دے

فی ذکر شرف القرآن

کتابِ معتبر سب سے بڑا ہے معجزہ تیرا
ہر اک آیت ہے جس کی عدل کے میزان کی مانند
زمانے کی ہر اک گردش نے اس کو اور چمکایا
کتابِ معتبر کی آیتیں امواجِ دریا ہیں
جو ٹکراتی ہیں آ کر ساحلِ مقصودِ انساں سے

Marfat.com

اسی ''نورِ مبیں'' سے آنکھ کو ٹھنڈک ہوئی حاصل
یہ وہ پانی ہے جو دوزخ کی آتش کو بجھاتا ہے
یہ آیاتِ کریمہ حوضِ کوثر ہیں
گنہگاروں کے منہ دھل کر ہوئے روشن
اسی سے کوئلہ آخر بنا ہیرا
مساوات واخوت کے سبق اس میں نظامِ عدل کی بنیاد بنتے ہیں

فی ذکر معراج النبی ﷺ

وہی ذاتِ مبارک آیتِ معراجِ انساں ہے
حرم سے بیتِ اقدس تک
محمد مصطفیٰ معراج آدم کے امیں بن کر
بلندی کے نشاں بن کر
افق پر جگمگاتے ہیں
یہ تارے، کہکشاں، نجمِ سحر، خورشید خاور آج تک ہمدم
فضائے بے کراں میں ذرۂ خاکی
اسی معرج کے نقشِ کہن کو ڈھونڈنے نکلا
گروہِ مسلمیں گے! بڑھو تاروں کو اب چھولو
زمیں کی پستیوں کو آسماں کر دو

فی ذکر جہاد النبی ﷺ

حنین و بدر کے میدان شاہد ہیں
کہ جنت مومنوں کو خون کے قطروں سے ملتی ہے
حنین و بدر سے اسلام کی قوت بڑھتی اتنی

Marfat.com

۳۔نعت رنگ

ہر اک ظلمت کدہ امن واماں سے ہو گیا روشن
محمد مصطفےٰ کی فوج کو وہ قوتِ دیں تھی
جو کافر تھے انھیں کے واسطے اموات کی فصلیں
اگا کرتی تھیں میداں میں ۔
وہ نیزوں کے قلم سے خط لکھے کس نے؟
فساد و ظلم کی کھیتی کے دہقاں کفر کے حامی
نظام عدل کے بانی رسول اللہ کے ساتھی
کسی سیسہ پلی دیوار کی مانند لڑتے تھے
بقائے مرکزِ ملت کی خاطر جنگ کرتے تھے
انھیں غزوات کا حاصل ہے امنِ عالمِ انساں
ہوائے نصرتِ غیبی فتح مندی لیے آئی ۔
حضورِ سرورِ عالم ﷺ نے ملت کی حفاظت کی
کہ جیسے شیر بچوں کو نیستاں میں چھپاتا ہے

دعائیہ

کبھی اہلِ دل کے سامنے دامن کو پھیلایا
کبھی اپنی ہوس کو پیکرِ شعر و سخن دے کر
متاعِ عمر ضائع کی
تری توصیف ہے عمرِ پشیماں کی نئی منزل
تری یادیں مرے داغِ ندامت کو مٹائیں گی
مجھے داغِ معاصی ناگ بن کر ڈستے رہتے ہیں
کہ میں نے دین کی قیمت پہ دنیا کا کیا سودا
مگر رشتہ مرا تجھ سے کبھی ٹوٹا نہ ٹوٹے گا

Marfat.com

یہ پیمانِ محبت قول دل سے
ترا دستِ کرم گلہائے بخشش سے مرے دامن کو بھر دے گا
مری توقیر کا ذریعہ ترے دربار سے نسبت
میں خاکِ خشک ہوں گرمی کا مارا ہوں
ترے لطف و کرم کی بارشِ پیہم
مجھے سرسبزیوں سے آشنا کر دے

مناجات

خداوندا محمد ﷺ مصطفٰے کے ابرِ رحمت کو
مری ہستی پہ برسا دے
حد خوانی سے رستے سہل ہو جائیں
نسیمِ صبح جب شاخوں کو جھولا دے
مرے نغمے شفاعت کا وسیلہ ہوں
مجھے صدیق ابوبکرؓ و علیؓ دے دے
عمر فاروقؓ کا جذبہ عنایت ہو
حیائے حضرت عثمانؓ نگاہوں کو بدل ڈالے
بصیریؒ کی ردائے پاک کا سایا ملے مجھ کو
میں اپنے دور کی تاریکیوں کو دُور کر جاؤں
قلم کے ساتھ اپنے علم و دانش سے
محمد مصطفٰے کے نور کو نغموں سے پھیلاؤں
ترے دینِ مبیں کو وسعتِ عالم میں پھیلاؤں
عمل میرا نشانِ راہِ منزل ہو
مرا بچہ رسولِ پاک ﷺ کا نقش بن کر
ہماری ناتمامی کو مٹا ڈالے

Marfat.com

محمد رئیس علوی

نعتیہ وا کا

(۱)

ترا اسم گرامی جب میرے ہونٹوں پہ آتا ہے
ندامت مجھ کو ہوتی ہے
لب و رخسار کے نغمے
ابھی تک رقص کرتے ہیں
مرے ہونٹوں کی سرحد پر

(۲)

کبھی بادل کے رنگوں میں
کبھی پھولوں کی نکہت میں
کبھی دل کی فضاؤں میں
کبھی فکر و تامل میں
نقوشِ سرورِ کونین ﷺ کا جلوہ نظر آیا

Marfat.com

سیّد ابوالخیر کشفی

یک مصرعی نظم
(سخن مختصر)

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

"تخلیق کائنات کا منشا وہی ﷺ تو ہے"

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

"رفاقت کو نیا مفہوم اس کی ذات نے بخشا"

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

"گُلِ گُل زارِ محمد ﷺ پہ سلام اور درود"

حضرت ابوبکر صدیقؓ

"تاریخِ وفا حضرتِ صدیقؓ پہ نازاں"

حضرت عمر فاروقؓ

"اس کا وجود کلمۂ حق ہے، اذان ہے"

حضرت عثمان غنیؓ

"خونِ رگِ عثمانؓ سے سرخی ہے شفق کی"

حضرت علی مرتضیٰؓ

"علیؓ کے عدل سے روشن ہے چراغِ خانۂ کعبہ"

حضرت خالد بن ولیدؓ

"اس کی تلوار نے باطل کا جگر کاٹ دیا"

کعبۃ اللہ

"خالِ رُخِ ایام یہی بیتِ خدا ہے"

مدینۃ النبیؐ

"دیباچۂ نشاطِ ابد اس کی ہر گلی"

Marfat.com

سرور بارہ بنکوی

سرورِ حرفِ دعا کیسا مستجاب ہوا
زباں کو حوصلۂ مدحِ آنجناب ﷺ ہوا

نہ ہو سکا ہے نہ ہوگا ازل سے تا بہ ابد
جواب اس کا جو آپ اپنا خود جواب ہوا

اسی کے فیض سے ارض و سما عبارت ہیں
اسی کے نور سے ظلمت کا سدِباب ہوا

ز فرش تا بہ فلک کون ایسا ذرّہ ہے
جو آفتابِ کرم سے نہ فیض یاب ہوا

وہی ہے نکتۂ آغاز علم و حکمت کا
وہ اسمِ پاک جہاں داخلِ نصاب ہوا

اب ایسی ذاتِ گرامی کی مدح کیا ہوگی
کہ جس کے نام سے قرآں کا انتساب ہوا

Marfat.com

تابش دہلوی

جذبات نگاہیں ہیں اور دل مری آنکھیں ہیں
کیا واقعی طیبہ کے قابل مری آنکھیں ہیں

طیبہ ہے نظر میں بھی اور حسن نظر میں بھی
ایک ایک تجلی میں شامل مری آنکھیں ہیں

نظریں بھی دھڑکتی ہیں طیبہ میں بہ شکل دل
آنکھیں مری آنکھیں ہیں یا دل میری آنکھیں ہیں

آغوش میں رحمت کے یوں ٹھہرے ہیں پلکوں پر
اشکوں کے سفینوں کو ساحل میری آنکھیں ہیں

خیرات تجلی کی اے پیکرِ محبوبی ﷺ
کشکول نگاہیں ہیں سائل میری آنکھیں ہیں

اک نور سفر میں ہے نظروں ہی نظروں تک
راہیں مری آنکھیں ہیں منزل مری آنکھیں ہیں

کیوں حل نہیں ہو پاتیں انوارِ مدینہ میں
میرے لیے کس درجہ مشکل مری آنکھیں ہیں

اک نقشِ تحیر ہے ایک ایک نظر تابشؔ
ہر منظرِ طیبہ کا حاصل مری آنکھیں ہیں

Marfat.com

احمد ندیم قاسمی

عرش کے آخری پیام تجھ پہ درود اور سلام
راہنمائے خاص و عام تجھ پہ درود اور سلام

دل میں قیام ہے ترا، روح مقام ہے ترا
لب پہ مدام تیرا نام تجھ پہ درود اور سلام

عرش کے ان گنت چراغ، فرش کے کوہ و باغ و راغ
بھیج رہے ہیں صبح و شام تجھ پہ درود اور سلام

اپنی فقط ہے تجھ سے بات تو کہ ہے محسنِ حیات
ہم کو ہے صرف تجھ سے کام تجھ پہ درود اور سلام

رات سے ہم کو کیا خطر تو ہے جب اپنا راہبر
مہرِ مجبیں، ستارہ فام تجھ پہ درود اور سلام

سلطنتیں بگڑ گئیں، مملکتیں اجڑ گئیں
زندہ ہے اک ترا نظام تجھ پہ درود اور سلام

شعرِ ندیم کو ملے نورِ حضورﷺ کی جھلک
ایسا بھی ہو کچھ اہتمام تجھ پہ درود اور سلام

Marfat.com

افسر ماہ پوری

وجہِ تسکیں نہ زمیں ہے نہ زماں ہے ہم کو
نغمۂ نعتِ نبی راحتِ جاں ہے ہم کو

جلوہ گر آپ ہوئے رحمتِ عالم بن کر
اک کنبے کی طرح سارا جہاں ہے ہم کو

جس کی رحمت ہے یہاں اس کی شفاعت ہے وہاں
فکر اپنی ہے یہاں اور نہ وہاں ہے ہم کو

ہم تو اس حسنِ تصور کے ہزاروں صدقے
ریگِ طیبہ میں ستاروں کا سماں ہے ہم کو

شعر کیا، کیسا ادب، شاعری کیسی افسرؔ
تذکرہ آپ کا معراجِ بیاں ہے ہم کو

Marfat.com

مظفر وارثی

قدم قدم پہ خدا کی مدد پہنچتی ہے
درود سے مرے دل کو رسد پہنچتی ہے

یہ آسماں بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا
جہاں تک آپ کے قدموں کی حد پہنچتی ہے

کرے زبانِ ازل جب بھی تذکرہ ان کا
سلام پڑھتی ہوائے ابد پہنچتی ہے

سر اپنا پائے رسالت مآب پر رکھ دوں
تو آسماں پہ بلندیٔ قد پہنچتی ہے

جلوس عشق نبی کا ہو جس طرف سے گزر
مرے جنوں کو بھی لے کر خرد پہنچتی ہے

کبھی یہاں چلے آتے ہیں بے سفر آقا
کبھی وہاں مری جاں بے جسد پہنچتی ہے

درود کا دیا جاتا ہے جب ثواب مجھے
بہشت تک مری دو گز لحد پہنچتی ہے

سلام و نعت مظفر یہاں میں پڑھتا ہوں
قبولیت کی حرم سے سند پہنچتی ہے

Marfat.com

حنیف اسعدی

طالب و مطلوبِ رب میرے حضورﷺ
داد رس، رحمت لقب میرے حضورﷺ

سرور و سالار و سرخیل و امیر
سیّدِ والا نسب میرے حضورﷺ

نورِ حق، نورِ ضمیرِ کائنات
روشنی روز و شب میرے حضورﷺ

اوجِ تخلیق وبنائے جزوکل
ہر مسبب کا سبب میرے حضورﷺ

سر بسر مستغنی و مولا صفات
بے نیاز و بے طلب میرے حضورﷺ

آپ کی مدحت سرائی کے لیے
کیا زباں کیا نطق ولب میرے حضورﷺ

آپ کی نسبت سے بالا ہوگیا
اپنا بھی نام و نسب میرے حضورﷺ

وجہِ دوری موجبِ آزردگی
آپ پر روشن ہے سب میرے حضورﷺ

عمر آخر چاہتی ہے حاضری
اب نہیں تو اور کب میرے حضورﷺ

Marfat.com

نعیم صدیقی

حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے شاداب میری روح سلام و درود سے

ذوقِ نظر عطا ہوا ذراتِ ریگ کو موجِ عمل اٹھائی سرابِ جمود سے

اسراء کی رات دہر نے دیکھا یہ معجزہ ، رقبہ زمیں کا بڑھ گیا چرخِ کبود سے

کیا کیا قیامتیں نہ اٹھائیں قریشِ نے کیا کیا نہ سازشیں ہوئیں صادر یہود سے

انسانیت کو تو نے مقامِ یقیں دیا پیچیدہ عقدہ ہائے خرد کی کشود سے

کیا کیا ہیں موشگافیاں، فتویٰ تراشیاں سب کو ملی نجات رسوم و قیود سے

تو نے مثال دی ہے خلیلؑ و مسیحؑ کی عبرت دلائی قصۂ عاد و ثمود سے

اپنے تو خیر ہوگئے سیراب و شاد کام غیروں نے خم بھرے تیرے دریائے جود سے

تیرے فدائیوں کی نگاہیں تھیں نور نور اک موجِ دود سی اٹھی چشمِ حسود سے

کیا تیرے ذکر کے لیے لفظوں کے جوڑ توڑ
جاتی ہے بات آگے بیاں کی حدود سے

Marfat.com

وقار صدیقی

یہ اعتراف ہے لازم مگر اذاں کی طرح
نبی ﷺ سے ربط ہمارا ہے جسم و جاں کی طرح

فضائے گنبدِ خضرا کلام کرتی ہے
سکوت محوِ سخن ہے یہاں زباں کی طرح

یہ جانتے ہیں محمد ﷺ کو دیکھنے والے
جمال ذاتِ مکاں میں ہے لامکاں کی طرح

نبی ﷺ کا حرفِ صداقت ہے اب بھی گرمِ سفر
محیط وقت میں اک موجِ بیکراں کی طرح

جو ان کے قرب کی خوشبو کا دے گیا احساس
وہ لمحہ پھیل گیا عمرِ جاوداں کی طرح

حدیں وہ حفظِ مراتب نے کھینچ رکھی ہیں
دلوں میں عشقِ محمد ﷺ ہے امتحاں کی طرح

جمالِ فن کو ملا نعتِ مصطفےٰ ﷺ سے وقار
کبھی بیاں تو کبھی مقصدِ بیاں کی طرح

Marfat.com

انور مسعود

حضور ﷺ

خدمتِ اقدس میں اذنِ باریابی چاہیے
میرے دو ہمدم بھی میرے ساتھ ہیں
چشمِ گریاں اور قلبِ ناصبور
اے فروغِ بزمِ اعصار و ظہور
الاماں یہ فتنہ ہائے افتراق
یہ ہوائے زہر آگین نفاق
کتنے فرقوں میں بٹی ہے آپ کی امت حضور ﷺ
کوئی اسم ایسا نہیں دنیا میں آقا جس قدر
اتحاد آموز ہے اسم گرامی آپ کا
ہونٹ بھی آپس میں مل جاتے ہیں جس کے ورد سے
کیوں نہیں آپس میں ملتے نام لیوا آپ ﷺ کے

Marfat.com

والی آسی

مدت سے تمنا ہے دل میں یوں نعت شہہ ابرار لکھیں
سو بار درود پڑھیں ان پر جب نام ان کا اک بار لکھیں

بستی بستی صحرا صحرا تسکین کی خاطر کیوں بھٹکیں
واللیل پڑھیں والشمس پڑھیں اور زلف ولب ورخسار لکھیں

دُکھ دینے والوں کے گھر میں جاروب کشی کرنے والے
کیا لفظ تری توصیف کریں کیا اہلِ قلم کردار لکھیں

پتھر برسانے والوں کو جو پھول دعاؤں کے بخشیں
ان پاکیزہ ہونٹوں کی ثنا بیگانے لکھیں اغیار لکھیں

جب عرصہ محشر میں میرے اعمال کی پرسش ہوتی ہو
اے کاش کہ خط غلامی پہ تصدیق مرے سرکار لکھیں

سچائی عدالت حلم و حیا اور علم و شجاعت کے قصے
صدیق لکھیں فاروق لکھیں عثمان لکھیں کرار لکھیں

کیا جانے ہمیں کیوں اے والیؔ معراج کی شب یاد آتی ہے
جب چاند یہ جانے والوں کے افسانے یہ اخبار لکھیں

Marfat.com

محسن بھوپالی

آپ ﷺ کے قدموں کو فرشِ کہکشاں بخشا گیا
خاکِ طیبہ کو فرازِ آسماں بخشا گیا

ہم انھی ﷺ کے سایۂ رحمت کے ہیں امیدوار
جن کو سائے کے لیے ابرِ رواں بخشا گیا

ان ﷺ کے در پر ہر تہی داماں سمجھتا ہے، اسے
جو بھی ہے ارض و سما کے درمیاں بخشا گیا

فکر کی کب ہے رسائی، لفظ کی کیا مقدرت
نعت کہنے کے لیے حسنِ بیاں بخشا گیا

کیا یہ کم اعجاز ہے محسنؔ درودِ پاک کا
ورد جو کرتا رہا وہ بے گماں بخشا گیا

Marfat.com

وسیم بریلوی

مدینہ حاضری دینے کا یہ معیار ہوجائے
وہی جائے کہ جس کو لوٹنا دشوار ہوجائے

بھٹکتا پھر رہا ہے دل کناروں کی تمنا میں
تمھارے عشق میں ڈوبے تو بیڑا پار ہوجائے

تمھارے چاہے جانے کی حدیں تجویز کرتی ہیں
کہیں ایسا نہ ہو دنیا سے دل بیزار ہوجائے

عمل میں لا کے دکھلاؤ پیامِ سرورِ عالم ﷺ
کہ یہ سوئی ہوئی انسانیت بیدار ہوجائے

اسے معلوم ہوجائے سبب دنیا میں آنے کا
زیارت آپ ﷺ کے در کی جسے اک بار ہوجائے

مدینہ جانے والوں کو میں دیکھوں اور بس ترسوں
وسیم ایسا نہ ہو جینا مرا بیکار ہوجائے

Marfat.com

راجا رشید محمود

آب و بادِ شہرِ آقاﷺ تک رسا رخشِ خیال
لطفِ آقاﷺ، فضل و اکرامِ خدا رخشِ خیال

ایک لمحے میں مجھے پہنچا دیا طیبہ تلک
رم ہوا اس درجہ سرعت سے مرا رخشِ خیال

آرہا ہے اک سرور و کیف میرے قلب کو
دے رہا ہے شہرِ سرورﷺ کا پتا رخشِ خیال

طوافِ کعبہ میں رہا مصروف پہلے، پھر ہوا
کوچہ ہائے شہرِ آقاﷺ پر فدا رخشِ خیال

روز اس کے بل پہ کرتا ہوں سعادت کا سفر
میرا طیبہ تک بنا ہے واسطہ رخشِ خیال

گھومتا پھرتا ہے طیبہ کے گلی کوچوں میں خوب
ڈھونڈتا رہتا ہے کوئی نقشِ پا رخشِ خیال

لے گیا عرشِ خدا تک راہِ طیبہ سے مجھے
پا گیا فضلِ خدا سے حوصلہ رخشِ خیال

یہ پیاماتِ محبت، یہ کرم کے سلسلے
ہے میری آہِ رسا، پیکِ صبا، رخشِ خیال

دیکھتا ہی رہ گیا ہوں روضۂ اقدس کو میں
مجھ سے پہلے ہوگیا ہے جُبہ سا رخشِ خیال

یہ ہزاروں مرتبہ طیبہ گیا میں پانچ بار
یہ ہزاروں مرتبہ طیبہ گیا میں پانچ بار

کچھ یہ پھر سُوجھا ہے اے محمودؔ خود رفتہ تھا یہ
طیبہ ہی کے آنے جانے میں رہا رخشِ خیال

Marfat.com

نقوی احمد پوری

اے سیّد والا، کرم
غم کی سلگتی دھوپ میں
میں ہوں، کہ سرتاپا خطا
تو رحمۃ للعلمین
وہ ذرہ رشکِ مہر تھا
سینے منور کر دیئے
تو نے کیا حق آشنا
ظلمت سحر میں ڈھل گئی
طاغوت ہے خنجر بکف
جلتے ہیں گھر، کٹتے ہیں سر
فریاد رس ! فریاد سن

اے سید والا، کرم
ابر کرم ! برسا کرم
تو ہے کہ سرتاپا کرم
بے انتہا تیرا کرم
جس پر ہوا تیرا کرم
سینے منور کر دیئے
ہو اس سے بڑھ کر کیا کرم
جب بھی ترا چمکا کرم
شاہا کرم شاہا کرم
امت پہ ہو مولا کرم
فریاد رس ! فریاد سن

نقوؔی کو بھی خیرات دے
منگتے پہ ہو داتا کرم

Marfat.com

انجم نیازی

اٹھا کر ہاتھ لوگوں میں دعائیں بانٹ دیتا ہے
وہ سورج کی طرح اپنی شعاعیں بانٹ دیتا ہے

اتر جاتی ہے جب لفظوں کے سر سے نور کی چادر
وہ خوشبو سے دھلی ان میں ردائیں بانٹ دیتا ہے

کسی بستی کے اندر جب اندھیرے سر اٹھاتے ہیں
وہ اس بستی میں کتنی ہی ضیائیں بانٹ دیتا ہے

بچا کر شام تک کچھ بھی نہیں رکھتا خزانوں میں
وہ دونوں ہاتھ سے اپنی عطائیں بانٹ دیتا ہے

زیادہ منتظر رکھتا نہیں صحرا نشینوں کو
وہ ٹھنڈی اور جاں پرور ہوائیں بانٹ دیتا ہے

زمیں کے باسیوں میں عرش سے اتری ہوئی انجم
کھلے دل سے وہ جنت کی فضائیں بانٹ دیتا ہے

Marfat.com

احسن زیدی

یہ گنبد خضرا ہے، اسے جاں میں سمو لے
دل کھول کے اے دیدۂ پُرنم یہاں رو لے

سب کچھ ہے اسی کا یہ ہوائیں، یہ فضائیں
مدحِ شہہِ والا میں کوئی ہونٹ تو کھولے

طیبہ کی گھٹا ٹوٹ کے برسے مرے مولا
جب تک یہ زمیں روح کی سیراب نہ ہو لے

وارفتگیٔ شوق کی اک اپنی ادا ہے
کانٹے رہِ محبوب کے پلکوں میں پرو لے

شاید تیری قسمت میں حضوری کی گھڑی ہو
اے دیدۂ بے دار ذرا دیر کو سو لے

یہ اشکِ ندامت بھی بڑی چیز ہیں احسنؔ
دربارِ رسالت میں زباں بولے نہ بولے

Marfat.com

حاصل مرادآبادی

چراغِ راہ ملا رہنما اصول ملے
خدا کو پالیا بندوں نے جب رسول ملے

دمِ ظہور فلک سے وہ رحمتیں برسیں
خزاں رسیدہ چمن کو شگفتہ پھول ملے

کلامِ پاک اٹل ہے امر ہے صادق ہے
کسی کتاب میں ہم کو نہ یہ اصول ملے

غمِ رسول کی رفعت کسی کو کیا معلوم
میں چاہتا ہوں مری چاہتوں کو طول ملے

نشاطِ روح بھی ہے اور سکوں بھی ان کا خیال
مرے نبی کا پرستار کیوں ملول ملے

میں رشکِ غازہ سمجھ کر ملوں اسے رخ پر
لہیں جو آپ کے قدموں کی مجھ کو دھول ملے

شعورِ حق تھا نہ عرفانِ ذات اے حاصلؔ
یہ مرتبے تو ہمیں باعثِ رسول ملے

Marfat.com

قمر وارثی

چراغِ ذکر و فکرِ مصطفیٰ سے کیا نہیں روشن
زباں روشن بیاں روشن مکاں روشن مکیں روشن

عجب دیکھی فضا وابستۂ یادِ نبی ﷺ ہوکر
گماں بھی دل میں ہوتا ہے بہ انداز یقین روشن

وہ رستے ماورائے چشمِ حیرت ہیں جو ہوتے ہیں
بفیضِ اتباعِ رحمت للعالمیں روشن

پہنچا تھا خیالِ جنبشِ لب ہائے آقا تک
سماعت میں ہوئیں آیات قرآن مبیں روشن

سفر کرتی ہے کیا کیا روح بینائی کی آنکھوں تک
کہ جب پیشِ نظر ہوتی ہے طیبہ کی زمیں روشن

مدینے سے عجب ہوتا ہے عالم آنے والوں کا
زباں خاموش آنکھیں نم بدن خوشبو جبیں روشن

اجالے رقص کرتے ہیں قمر فانوسِ رحمت کے
دیے نعتِ نبی کے جب بھی ہوتے ہیں کہیں روشن

Marfat.com

عرش ہاشمی

پھر آج لب پہ جو مدحت حضورﷺ آپ کی ہے
کرم خدا کا، عنایت حضورﷺ آپ کی ہے

یہ میری زیست کا حاصل ہے میرے دین کی روح
جو میرے قلب میں الفت حضورﷺ آپ کی ہے

حضورﷺ آپ پہ ہے آشکار حال اس کا
کرم، کرم کہ یہ امت حضورﷺ آپ کی ہے

اطاعت آپ کی ہر لحظہ فرض ہے گویا
یہ زندگی بھی امانت حضورﷺ آپ کی ہے

گنہ زیادہ ہیں دامن میں نیکیاں کم ہیں
مگر یہ کم ہے؟ کہ نسبت حضورﷺ آپ کی ہے

ملائک آتے ہیں صبح ومسا سلامی کو
وہ شان وعظمت و رفعت حضورﷺ آپ کی ہے

جو ایک بندے کو محبوب اپنے رب کا بنائے
خدا گواہ وہ طاعت حضورﷺ آپ کی ہے

حضورﷺ عرشؔ کو بھی حاضری کا اذن ملے
کہ اس کے دل میں بھی چاہت حضورﷺ آپ کی ہے

Marfat.com

سہیل غازی پوری

امّی ہو کر بھی
منبع ہیں، علم و فن کے
شانِ قدرت ہے

محبوبِ داور
اک لمحے میں پہنچے ہیں
عرشِ اعظم پر

یٰسین وطٰہٰ
ذات احمد ﷺ ہے لوگو
رب کا آئینہ

یہ بھی ہے عظمت
سارے عالم پر پھیلا
دامانِ رحمت

Marfat.com

محشر بدایونی

یہی زمیں ہے یہی آسماں مدینے میں
مگر ہے اور ہی کچھ کیفِ جاں مدینے میں

فضائے نور میں یہ بے خودیٔ دل شب و روز
نہ گھر ہی یاد نہ کارِ جہاں مدینے میں

حرم میں روکا جنھیں سجدہ ریز آنکھوں نے
ہوئے ہیں کھل کے وہ آنسو رواں مدینے میں

کبھی ادھر سے بھی شاید حضورﷺ گزرے ہوں
رہا یہ دھیان ہمیں گزرا جہاں مدینے میں

کہیں رکوع و سجود اور کہیں سلام و درود
کوئی بھی سانس نہیں رائیگاں مدینے میں

وہی نیازی کے لہجے وہی گداز کے حرف
ہے عشق ہی کی زباں ہر زباں مدینے میں.

رہِ دعا بھی کشادہ درِ قبول بھی وا
طلب کی کتنی ہیں آسانیاں مدینے میں

جو پھر مدینے میں پہنچوں تو میری زیست ہو زیست
میں دل مدینے میں چھوڑ آیا جاں مدینے میں

وہی سوال کہ پھر ہو نفس نفس میرا
حرم میں حمد سرا نعت خواں مدینے میں

Marfat.com

حبیب جالب

بارگاہِ رسالت مآب میں

نظر نظر تھی محبت ادا ادا تھی شفیق کہاں تھی تیرے یہاں اونچ نیچ کی تفریق
چراغ جادۂ ہستی ترا پیام بنا ترے درود سے نوع بشر کا کام بنا
ہوا نہ ہوگا کوئی تجھ سا خلق یارو خلیق کہاں تھی تیرے یہاں اونچ نیچ کی تفریق
تری نظر میں ہے جو ہو رہا ہے آج یہاں بنام نور ہے ظلمت کے سر پہ تاج یہاں
ستم گروں سے بچا ہم کو بے کسوں کے رفیق کہاں تھی تیرے یہاں اونچ نیچ کی تفریق
شہ و شیوخ ہیں صہیونیت کے دست نگر مفادِ ذات ہے ان بے حسوں کے پیش نظر
انھیں عزیز نہ منشا ترا نہ تیرا طریق انھیں عزیز نہ منشا ترا نہ تیرا طریق
ہیں گرد راہ ستارے ملا سبق تجھ سے ہوا جہان پہ روشن ثبوت حق تجھ سے
خدا نے کی تری سچائیوں کی خود تصدیق کہاں تھی ترے یہاں اونچ نیچ کی تفریق
اٹھائیں فیض صدا تیری رہنمائی سے ملے نجات ہمیں کاسہ گدائی سے

کریں بلند ترا نام ہم کو دے توفیق
کہاں تھی تیرے یہاں اونچ نیچ کی تفریق

Marfat.com

حزیں صدیقی

سوال، عبد کی معبود تک رسائی ہے
جواب، اور یہ معراج کس نے پائی ہے
سوال، خاک نشینوں کا عرش پر کیا کام
جواب، شانِ رسالت کی حد بتائی ہے
سوال، عالمِ بالا کی سیر اک پل میں
جواب، صلِّ علیٰ شانِ مصطفائی ہے
سوال، نور مجسم کہ پیکر خاکی
جواب، آئینۂ حسنِ کبریائی ہے
سوال، جسمِ مطہر کا سایہ تھا کہ نہیں
جواب، آپ کے سائے میں کل خدائی ہے
سوال، بندہ امتی کو دو جہاں کی خبر
جواب، علم خداداد انتہائی ہے
سوال، ایک ہی صورت ہے جانِ صورت گر
جواب، اپنے خط و خال پر بنائی ہے
سوال، آپ کے دامان لطف کی وسعت
جواب، عرصہ کونین کی سمائی ہے
سوال، ارضِ مدینہ فلک مقام ہے کیوں
جواب، مسکنِ محبوبِ کبریائی ہے

Marfat.com

قمر یزدانی

ثنائے خواجۂ دوراں مدام کی میں نے — تمام عمر اسی میں گزار دی میں نے
فرشتے عرش سے آئے سلام شوق لیے — کبھی جو نعتِ شہ ﷺ دوسرا کہی میں نے
طلب نہیں ہے زمانے میں سروری کی مجھے — حبیبِ ﷺ قدس کی کر لی ہے چاکری میں نے
بجز ثنائے محمد ﷺ سکونِ دل نہ ملا — اسی میں پایا ہے اک کیفِ سرمدی میں نے
مری نظر پہ کھلے باب علم و عرفاں کے — شعورِ نعت میں پائی ہے آگہی میں نے
نگہ بلند ملی ہے اسی لیے مجھ کو — کہ طے کیے ہیں مقاماتِ بے خودی میں نے
مقامِ شوق کی راہیں بھی جگمگا اٹھیں — نبی ﷺ کے عشق سے پائی ہے روشنی میں نے
دل و دماغ کی دنیا مری تھی تیرہ و تار — بفیضِ نعت مثالی ہے تیرگی میں نے
نسیمِ گلشنِ طیبہ کی نزہتوں کے طفیل — گلِ مراد میں دیکھی ہے تازگی میں نے
زہے یہ عزو وقارِ گدائے شاہ رسل ﷺ — خمیدہ سر یہاں دیکھی ہے خسروی میں نے
عرب کے چاند کی عالم فروز کرنوں سے — دل و نظر میں سمو لی ہے چاندنی میں نے
نبی ﷺ کے دامنِ رحمت سے ہو کے وابستہ — بہارِ خلد کی نزہت بھی لوٹ لی میں نے

قمرؔ! یہ فیض ہے مدحِ شہِ دو عالم کا
کہ روح و قلب میں پائی ہے سرخوشی میں نے

Marfat.com

ضبط سہارنپوری

وجہ سکون زندگی حمد خدا نعت نبی
ہر دم زبان پر ہے مری حمد خدا نعت نبی
قلب و نظر کی روشنی حمد خدا نعت نبی
دونوں جہاں کی سرخوشی حمد خدا نعت نبی
دل میں عقیدہ بھی یہی لب پر وظیفہ بھی یہی
ہے حاصل صد آگہی حمد خدا نعت نبی
وہ خالقِ کون مکاں یہ، ہادیٔ ہر دو جہاں
گویا ہے روحِ بندگی حمد خدا نعت نبی
سارے زمانوں کے لیے سارے ترانوں سے جدا
ہیں نغمہائے سروری حمد خدا نعت نبی
حرص و ہوس کی کہکشاں گمراہ کر سکتی نہیں
افسونِ باطل کی نفی حمد خدا نعت نبی
سرچشمۂ فکر و نظر سرمایۂ نوعِ بشر
ہے مظہرِ سرِخودی حمد خدا نعت نبی
ہے اس وظیفے میں نہاں ہر عقدہ ومشکل کا حل
دل سے پڑھے گر فلسفی حمد خدا نعت نبی
وہ ذات رب العالمیں یہ رحمت للعالمیں
ہے ضبطؔ کا مذہب یہی حمد خدا نعت نبی

Marfat.com

سرشار صدیقی

چشمِ باریاب

آنکھیں کھلی ہونا تو کوئی شرط نہیں
اکثر ان خود بیں آنکھوں سے
وہ منظر بھی نظر نہیں آتے
جو نزدیک بھی ہوں، واضح بھی
یوں بھی، ان بینا آنکھوں کی
حدِ نظر مجبوری ہے
فاصلوں کے معیار جدا ہیں
قرب بھی اکثر دوری ہے
روشن آنکھیں دیکھ سکیں
جس منظر، جس پس منظر کو
ان کا بھی روشن ہونا
از روئے دید ضروری ہے
یہ آنکھیں جو میری پیشانی
میرے رخساروں کے مابین
مرے چہرے پر سجی ہیں
ان آنکھوں سے
میرے دل کی نادیدہ آنکھیں اچھی ہیں
جب بھی مجھے دیدار کی حسرت تڑپاتی ہے
اپنی ظاہری آنکھیں موند کے
پلکیں اوڑھ کے
گیان اور دھیان کی
جانی پہچانی راہوں سے
جذب دروں کی انگلی تھامے
وادیٔ شوق پہنچ جاتا ہوں
اور اپنے سرکار ﷺ کا روضہ دیکھ آتا ہوں

Marfat.com

ریاض حسین چودھری

ہوائے شہرِ مدینہ گلاب لائی ہے

بہت اداس تھا منظر مرے دریچے کا
نہ موتیے کی کلی تھی نہ چاندنی کا شباب
نہ زندگی کی رمق آتی جاتی سانسوں میں
بجھی بجھی سی تھیں آنکھیں غبار آلودہ
جھکی جھکی سی تھیں آنگن میں شب کی رعنائی
کفن بدوش ہواؤں کے ماتمی لشکر
چراغ، راہگذر کے بجھانے آئے تھے
اور لوحِ جاں پہ بہت سانحے رقم کرنے
دعا کے ہاتھ میں ٹوٹی ہوئی طنابیں تھیں
یقیں کے سارے اثاثوں پہ راکھ خیموں کی
مری شکست کے عنواں نئے نئے لکھ کر
عجیب نقش بناتی رہی ہے پہروں تک
کتابِ دل کے ورق پر گمان ہوتا تھا
ازل سے جیسے حکومت ہے مرگِ پیہم کی

Marfat.com

بدن کے بند گلابوں کی ادھ کھلی آنکھیں
فشارِ ذات کے جنگل کی داستاں کہہ کر
حصارِ موسم دار و رسن میں بند ہوئیں
وجودِ غم کی جلی آنکھ میں نمی کب سے
حروف درد کی تخلیق کے عمل میں تھی
سیہ لباس میں لپٹی ہوئی عروسِ غزل
ابھی جنازے اٹھائے ہوئے تھی کندھوں پر
غبارِ خوف میں بچوں کی مسکراہٹ تھی
لہو سے سرخ تھے مقتل کے بام و در سارے
نگہ کے سامنے پھر کربلا کا منظر تھا
یہ کیا کہ قفل پگھلنے لگے ہیں مقتل کے
نفاذ عدل کا چرچا گلی گلی میں ہے
وجود بانٹتا پھرتا ہے لشکرِ خورشید
صداقتوں کے علم اب کھلے کھلے کہ کھلے
یہ کیا کہ سارے افق روشنی میں ڈوب گئے
یہ کیا کہ تشنہ لبوں پر رواں ہوئے چشمے
گرفتِ شب سے رہائی کا شور اٹھا ہے
نئے دنوں کی بشارت طلوع ہوتی ہے
دعا کے ہاتھ میں شاخِ اثر کا پرچم ہے

Marfat.com

چمن سے موسمِ دارو رسن ہوا رخصت
قدم قدم پہ چراغوں کا ایک میلہ ہے
ردائے شب کا تسلسل بکھرنے والا ہے
یہ آبِ خوف کا دریا اترنے والا ہے
رضا و صبر کا موسم گذرنے والا ہے
گمان و وہم کے سرکش پجاریوں کے ہجوم
ہوا کی زرد چڑیا میں منہ چھپاتے ہیں
عجیب کیفِ مسلسل کا ایک عالم ہے
یہ کون زخم سئے جا رہا ہے جسموں کے
اتر رہا ہے منڈیروں پہ رتجگوں کا خمار
لپٹ رہی ہیں مرے بام و در سے خوشبوئیں
ہوائے شہرِ مدینہ گلاب لائی ہے
خزاں رسیدہ چمن میں بہار آئی ہے

Marfat.com

انور شعور

وہ آدمی بھی نگاہ فلک نے دیکھے ہیں
جو دشمنوں کو دعاؤں میں یاد کرتے ہیں
جو انتظام کے بدلے معاف کرتے تھے
جو رنگ و نسل و زباں سے بلند و بالا تھے
زمانے بھر کے لیے صبح کا اجالا تھے
وہ آدمی بھی نگاہ فلک نے دیکھے ہیں
جو اس زمین کو چند ایک کی زمین نہیں
ہوا و روشنی و نکہت و نمی کی طرح
تمام آدمیوں کی زمین کہتے تھے
کسی محل میں نہیں، جھونپڑی میں رہتے تھے
پسینہ جن کی نظر میں تھا عطر سے افضل
دکھائی دیتے تھے جن کے لباس میں پیوند
جنھیں قبول بشر کی بڑائی کا معیار
منال و مال نہیں، علم و صدق و تقویٰ تھا
وہ جن کا قول بھی سچا عمل بھی سچا تھا
سروں کی بھیڑ میں انسان ڈھونڈنے والو
جمالیات کے ایوان ڈھونڈنے والو
نگاہ کھول کے دیکھو، جمال سامنے ہے
محمدِ عربی ﷺ کی مثال سامنے ہے

Marfat.com

غالب عرفان

زمین کے وصف میں ہے منکشف حیات میں ہے
نبی ﷺ کی روشنی جو وقت کی صفات میں ہے

تلاش کر لیا تحقیق کرنے والوں نے
صدی صدی کی صدا ان کی بات بات میں ہے

ازل کی صبح سے شامِ ابد کے رخ پہ رواں
محبتوں کا سفر آپؐ ہی کی ذات میں ہے

میں دیکھتا ہوں اسی نکتۂ نظر کے طفیل
یہ پھیلتا ہوا منظر جو کائنات میں ہے

مرا وجود مری زندگی کے شام و سحر
بس ایک سلسلۂ چشمِ التفات میں ہے

ابھر رہی ہے جو عرفانؔ کی نوا بن کر
یہ گونج آپ کے قدموں کی شش جہات میں ہے

Marfat.com

نثار ترابی

یہ کس نے چاند اچھالا، کہ تو ملا ہے ہمیں
ہوا نصیب اجالا، کہ تو ملا ہے ہمیں

کھلا ہے بابِ مدینہ یقیں کی صورت میں
درِ گماں پہ ہے تالا، کہ تو ملا ہے ہمیں

بچھی ہے رحمتِ عالم ترے ہی صدقے میں
بنا ہے نور کا ہالہ، کہ تو ملا ہے ہمیں

بنے ہیں چاند ستارے تری تمنا میں
سجی ہے محفلِ لالہ، کہ تو ملا ہے ہمیں

یہ عرش و فرش ازل تا ابد پروئیں گے
ترے ہی نام کی مالا، کہ تو ملا ہے ہمیں

ہماری سوچ ہے سدرہ مقام سے آگے
ہمارا بخت بھی بالا، کہ تو ملا ہے ہمیں

بروزِ حشر شفاعت کو کون آئے گا
یہ خوف دل سے نکالا، کہ تو ملا ہے ہمیں

دلوں میں تیری طلب کی صَدا سلامت ہو
ثناء لبوں پہ ہو شالا، کہ تو ملا ہے ہمیں

یہی نثار ترابی ہے زندگی، اپنی
یہی ہے اپنا حوالہ، کہ تو ملا ہے ہمیں

Marfat.com

بیدل لکھنوی وارثی

بلائیں گے طیبہ اگر شاہِ بطحا
تو قربان ہوگا جگر شاہِ بطحا

محبت میں بارِ جدائی گراں ہے
نہ جذبہ ہو یہ در بدر شاہِ بطحا

درِ مصطفےٰ پہ بصد ناز پہنچیں
تمنا اگر آئے برشاہِ بطحا

تو سمجھیں گے ہم بھی نوازے گئے ہیں
مہم کاش اپنی ہو سر شاہِ بطحا

ہمیں روز محشر کی کیا فکر ہوگی
وسیلہ ہے جب معتبر شاہِ بطحا

مدینے بلا کے غلامی میں لے لیں
ہو تھوڑی سی سب پہ نظر شاہِ بطحا

ہوا جب سے ہر لب پہ ذکرِ محمدﷺ
دعا میں ہے کتنا اثر شاہِ بطحا

سبھی حاضری کو چلے جا رہے ہیں
کھلے اپنی قسمت کا در شاہِ بطحا

جو بیدلؔ ہیں ان کو بھی جنت ملے گی
ہیں مشہور خیر البشر شاہِ بطحا

Marfat.com

صفدر صدیقی رضی

وہ عقیدوں کا تقاضا وہی ایمانوں کا
جس نے رخ پھیر دیا کعبے کو بتخانوں کا

سرکشیدہ ہوں فرشتوں میں اسی کے دم سے
ایک ہی شخص جو پندار ہے انسانوں کا

اس کی سچائی کے انوار ازل تا بہ ابد
اس کے کردار پہ سایا نہیں افسانوں کا

وہ جنھیں نقشِ کفِ پا کی سعادت بخشے
خاک بردار ہوں میں ایسے بیابانوں کا

سیّدِ عالمِ ادراک سفیرِ افلاک
ادھر اک گام کہ یہ قریہ ہے نادانوں کا

اس کی توصیف کی میں تاب نہیں لا سکتا
میں ثناء خواں ہوں رضؔی اس کے ثناء خوانوں کا

Marfat.com

امتیاز ساغر

زندگی، بندگی، روشنی ان سے ہے کس کا ان کے کرم پہ گزارا نہیں
دامنِ مصطفےٰ میں اماں ڈھونڈ لے جس کا دنیا میں کوئی سہارا نہیں

آپ ﷺ ہیں آپ ﷺ اے سرورِ دو جہاں، مونسِ بیکساں ہادیٔ گمرہاں
جس سے وابستہ تقدیر امت کی ہے آسماں کا وہ کوئی ستارہ نہیں

ہے کسی کا گلہ در بدر کس لیے ہیں محمد ﷺ دو عالم میں جن کے لیے
ان کو آواز دے ان سے فریاد کر ان سے بہتر تو کوئی سہارا نہیں

ڈوب کر جن سے سورج ہویدا ہوا، جن سے منسوب ہے شانِ شق القمر
کون مانے گا اے سرورِ دو جہاں، وہ اشارہ خدا کا اشارہ نہیں

آپ کی یاد ایمان کی زندگی، آپ کا درد عرفاں کی تابندگی
زندگی کا مزا اس کو حاصل ہو کیا آپ کے عشق نے جس کو مارا نہیں

آپ ہی کی توجہ کا احسان ہے ورنہ ساغرؔ کہاں اور سکینت کہاں
شورشوں نے اسے خوب گھیرا مگر یہ غمِ زندگانی سے ہارا نہیں

Marfat.com

زین صدیقی

آمدِ سرکار ﷺ

شبِ غم میں نورِ سحر بن کے آئے
دعاؤں میں حسنِ اثر بن کے آئے
اندھیروں میں تاباں قمر بن کے آئے
وہی روشنی کا سفر بن کے آئے
محمد ﷺ نسیمِ سحر بن کے آئے

ملا عاصیوں کو شفاعت کا مژدہ
سبھی غم کے ماروں کو راحت کا مژدہ
اندھیروں کو مہرِ رسالت کا مژدہ
نبی ﷺ خیر خواہِ بشر بن کے آئے
محمد ﷺ نسیمِ سحر بن کے آئے

اندھیرا جہاں بھر میں خوار و زبوں ہے
ضلالت کا بت ہر جگہ سرنگوں ہے
زمانے کا دل بھی بہت پُر سکوں ہے
اجالوں کے پیغام بر بن کے آئے
محمد ﷺ نسیمِ سحر بن کے آئے

جو روشن ہوا مہرِ ختمِ نبوت
بشر کو ملی راحتوں کی بشارت
اک عالم میں پھیلی شمیمِ رسالت
کہ وہ بوئے گل کائے ترن کے آئے
محمد ﷺ نسیمِ سحر بن کے آئے

Marfat.com

شاہنواز مرزا نواز

مرے سر کو در وہ نصیب ہے جہاں رحمتوں کا نزول ہے
مری چشمِ نم پہ کرم ہوا یہ عطائے حبِ رسول ہے

مری زندگی، مری بندگی اسی کیفیت سے ہے بہرہ ور
مرے لب پہ ذکرِ رسول ہے مرے دل میں یادِ رسول ہے

مرے ہمدمو، مرے ساتھیو مجھے ساتھ لے کے وہاں چلو
جہاں ٹھوکروں میں ہیں منزلیں جہاں سنگ بھی ہے تو پھول ہے

میں فقط انھیں سے طلب کروں وہ طلب سے بڑھ کے عطا کریں
وہ مرے مزاج کی بات ہے یہ سخی کے در کا اصول ہے

میں مانگنا تو خدا سے ہے مگر اس کرم پہ رہے نظر
جو شروع نام نبیؐ سے ہو وہ دعا خدا کو قبول ہے

مہ و مہر میں ہے جو روشنی یہ ان ہی کے فیض کا ہے اثر
برِ چرخ ہے جو یہ کہکشاں یہ انھی کے قدموں کی دھول ہے

یہ کرم ہے ان کا غلام پر یہ نوازشیں ہیں نوازؔ پر
مری عاجزی کی زبان کا انھیں حرف حرف قبول ہے

Marfat.com

رئیس وارثی

کوئی بھی کام مسلسل نہیں ہونے پاتا
ذکرِ سرکارﷺ معطل نہیں ہونے پاتا

محفلِ کون و مکان میں ہے، ازل سے جاری
تذکرہ ان کا مکمل نہیں ہونے پاتا

نام نامی کی حلاوت کہ اسیر فرقت
عرصۂ ہجر میں بیکل نہیں ہونے پاتا

جب درودوں کے جلو میں ہو دعا گرمِ سفر
بابِ ایجاب مقفل نہیں ہونے پاتا

ظلمتِ شب تو بڑی بات ہے طیبہ میں کبھی
سرمئی، رات کا آنچل نہیں ہونے پاتا

عشقِ سرکارﷺ دو عالم کی حرارت کے بغیر
آئینہ قلب کا صیقل نہیں ہونے پاتا

بزمِ کونین میں سرکارﷺ نہ آتے تو رئیسؔ
عقدہ دشوار کوئی حل نہیں ہونے پاتا

Marfat.com

صبیح رحمانی

زباں سے نکلا جو صلِ علیٰ مواجہ پر
چراغ بن گئے حرف و نوا مواجہ پر

درود پڑھتی ہوئی ساعتوں کے جھرمٹ میں
سلام پڑھتا ہوا میں بھی تھا مواجہ پر

حضور حرفِ شفاعت کی بھیک دے دیجیے
ہر ایک اشک میں تھی یہ صدا مواجہ پر

خدا کرے مجھے عمرِ دوام مل جائے
خدا کرے ہو مرا خاتمہ مواجہ پر

صبیح مجھ کو حضوری کی مل گئی معراج
طلب کروں تو کروں اور کیا مواجہ پر

Marfat.com

مولانا حامد حسن قادری

رباعیات

ہے نعت کا شوق گو سخن داں تو نہیں
ہاں شکر ہے اور کوئی ارماں تو نہیں
جنت صلۂ نعت میں دیتے ہیں مجھے
یہ جنس عزیز اتنی ارزاں تو نہیں

کیا بحر کرمِ حضورﷺ کا سینہ ہے
دل رافت و مرحمت کا گنجینہ ہے
انوار خدا لو اس کے اندر
قامت نہیں قد آدم آئینہ ہے

دنیا میں رسول اور بھی لاکھ سہی
زیبا ہے مگر حضور کو تاجِ شہی
ہے خاتمہ، حسنِ عناصر ان ﷺ پر
ہیں مصرع آخر اس رباعی کی وہ

Marfat.com

روشن مجھے اب تیرہ شبی کرنے دے
رنجور ہوں درماں طلبی کرنے دے
ہٹ چشمِ تصور سے الگ اے دنیا
دیدارِ رسولِ عربی ﷺ کرنے دے

ہاتھ آئے نجات کی یہ تدبیر مجھے
پہنچائے درِ نبی ﷺ پہ تقدیر مجھے
اکسیر کی قدر ہو، نظر میں کیا جب
خاکِ درِ مصطفٰے ہے اکسیر مجھے

کامل ہے جہاں میں دین بے شک تیرا
کیوں بول نہ بالا ہو ابد تک تیرا
سر پر ہے ترے تاج "الم نشرح" کا
طرہ ہے "رفعنالک ذکرک" تیرا

Marfat.com

حفیظ تائب

ہر فصل میں پایا گلِ صحرا تروتازہ
جب دیکھا لگا گنبدِ خضرا تروتازہ
رہتا ہے شب و روز ہر اک منظرِ طیبہ
آراستہ، پیراستہ، اجلا، تروتازہ
اندازِ حیات ان کا ہے قرآن سراپا
ہر آن ہے وہ جلوۂ زیبا تروتازہ
انوار بداماں ہے بہر لحظ وہ اسوہ
وہ قامتِ رعنا ہے ہمیشہ تروتازہ
مفہوم کی خوشبو سے وہ مہکا ہوا ہر لفظ
ہے آج بھی ان کا لب و لہجہ تروتازہ
ہو جس کی اساس ان کی ولا ان کا تعلق
ہر دور میں رہتا ہے وہ جذبہ تروتازہ
میں لاکھ گرفتہ دل و آشفتہ نظر ہوں
رہتی ہے مگر ان کی تمنا تروتازہ
ہونٹوں پہ حدی نعت کی ہے منزلِ شب میں
یوں رکھتا ہوں سامان سحر کا تروتازہ
موسم کی تمازت سے ہراساں نہیں تائبؔ
سایے میں ہوں رحمت کے شگفتہ تروتازہ

Marfat.com

شاعر لکھنوی

بیٹھا ہوں کچھ اس طرح سرِ کوئے محمدﷺ
دل عرش پہ ہے اور نظر سوئے محمدﷺ

یہ دل کی فضا کیا ہے مہکتے ہیں دو عالم
کھل جاتے ہیں جب دوش پہ گیسوئے محمدﷺ

رکھے ہیں اسی طاق پہ دل ارض و سما کے
اللہ رے طاقِ خمِ ابروئے محمدﷺ

مصروف جدھر نعت میں ہوتی ہیں زبانیں
آتی ہے اسی سمت سے خوشبوئے محمدﷺ

ہے سرو بھی گلشن میں سلامی کے لیے ختم
کیا چیز ہے ذکرِ قدِ دل جوئے محمدﷺ

اک عمر سے دل میں یہی ارماں ہے کہ شاعرؔ
میں نکہتِ گل بن کے چلوں سوئے محمدﷺ

Marfat.com

راغب مرادآبادی

نعتِ محمدِ ﷺ عربی جب شروع ہو
لب پر درود بھی بہ خشوع و خضوع ہو

بے روح ہے بغیر حضوری کے زندگی
مثلِ حضور محوِ سجودو رکوع ہو

محشر میں بھی نہ ہوگا اجالا، یقین ہے
جب تک نہ آفتابِ شفاعت طلوع ہو

دو گز زمیں مجھے کسی ایسی جگہ ملے
نزدِ مدینہ جس کا محلِ وقوع ہو

مانگوں میں صرف حبِ رسول انام ﷺ ہی
میری دعا قبول جو رب سموع ہو

فاقے ہیں اور شکم پہ ہے پتھر بندھا ہوا
صبر جمیل ایسا کہ درمانِ جوع ہو

راغبؔ خدا گواہ وہ کافر ہے سر بسر
بعدِ حضور ﷺ جو بھی نبیِ شموع ہو

Marfat.com

فضا ابن فیضی

یہ علوِ فکر، یہ معیارِ تہذیبِ امم
تیرے دم سے، کاروبارِ ارتقا سرسبز ہے

تجھ پہ جو پتھر اچھالا تھا، ستم کے ہاتھ نے
اب، اسی پتھر پہ پھولوں کی دعا سرسبز ہے

پندرہ سو سال سے، میں بھی اسی منزل میں ہوں
تیرے ﷺ قدموں کے سبب، جو راستہ سرسبز ہے

تو، مرے فن کی نمو، میرے ہنر کی تازگی
تجھ سے، میرا شعلۂ حرف و نوا سرسبز ہے

قرأت جبریل، کا آہنگ ہے بین السطور
موجۂ معنی ہے، لفظوں کی قبا سرسبز ہے

مطمئن ہوں میں، خزاں دیدہ بدن رکھتے ہوئے
تیری نسبت سے، بساطِ مدعا سرسبز ہے

Marfat.com

حکیم محمود احمد برکاتی

یہ آلودہ دامن، یہ آنکھوں کا ساون، یہ قلبِ تپاں کی لگاتار دھڑکن
مرے ہم وطن بھی یہی تھے، یہی ہیں مرے ہم سفر اے خدائے محمد ﷺ!

میں احرام بردوش و سودا بسر ایک نازک دورا ہے پہ حیراں کھڑا ہوں
یہ کعبے کا رستہ، یہ طیبہ کا رستہ، میں جاؤں کدھر اے خدائے محمد ﷺ!

یہ کعبہ، یہ روضہ رہیں اب مرے سامنے عمر بھر اے خدائے محمد ﷺ!
جدائی کی بے درد صدیاں نہ آئیں کبھی لوٹ کر اے خدائے محمد ﷺ!

دکھایا ہے بندہ نوازی سے تو نے جو یہ اپنا در اے خدائے محمد ﷺ!
تو ہی اب دعاؤں کو بھی مرحمت کر قبول و اثر اے خدائے محمد ﷺ!

یہ کعبہ نہ زمزم یہ صحن حرم یہ مطاف و مقام و در و بام و مسعیٰ
مجھے تو ہر اک چیز دیکھی ہوئی آ رہی ہے نظر اے خدائے محمد ﷺ!

مجھے تو مدینے کی گلیوں میں آ کر وہ راحت و فرحت وہ ٹھنڈک ملی ہے
کوئی آ گیا جیسے پردیس سے لوٹ کر اپنے گھر اے خدائے محمد ﷺ!

بشر آج تک تو نے ایسا نہ پیدا کیا ہے نہ آئندہ پیدا کرے گا
عقیدہ مرا بھی یہی ہے بشر ہے وہ خیرالبشر اے خدائے محمد ﷺ!

Marfat.com

سیّد محمد ابوالخیر کشفی

ہنگامِ نمود

وقت کی آنکھ
محوِ سفر تھی
مسلسل.....جلوہ بعدِ جلوہ
اور پھر یہ آنکھ اُس پر رُک گئی
جو آئینۂ حسنِ یقین تھا
جس نے دنیا میں اپنی آمد سے پہلے
اپنے نغمے سنے
انبیاؑ نے جس سے
میثاقِ وفا باندھا
آدم کی تکریم
فرشتوں کا سجدہ
خاک دانِ تیرہ کے انتشار میں زندگی کی نمو
زندگی کے مرحلے
ادنیٰ سے اعلےٰ کی طرف
کہکشائیں
سیارے
یہ سب خیر مقدمی مراحل تھے
اور پھر
"برخیز کہ آدم را ہنگامِ نمود آمد"
اِسی ہنگامِ نمود کو
یومِ میلاد محمد ﷺ کہتے ہیں

Marfat.com

انجم رومانی

افقِ دل سے پرے، حد سفر سے آگے
کون پہنچا ہے مقاماتِ سفر سے آگے

اک سفر اور بھی ہے پائے سفر سے آزاد
اک مقام اور بھی ہے کوئے خبر سے آگے

کس کی آواز تھی اے اہلِ جہاں! اور بھی ہے
اک جہاں سلسلۂ شام و سحر سے آگے

کس کا اعجاز ہے یہ، ریت کے مردہ ذرے
آن کی آن میں تھے شمس و قمر سے آگے

ہوا جولاں گہِ صد ولولۂ تازہ وہ دشت
قافلے غم کے گزرتے تھے جدھر سے آگے

تازیانہ ہوا ہمت کو وہاں خوفِ خدا
دم نکلتا تھا جہاں غیر کے ڈر سے آگے

دشت و دریا میں ہوئے قافلہ سالار وہ لوگ
ہول آتا تھا جنھیں اپنے ہی گھر سے آگے

ایک دنیا کے دلوں پر ہوا قبضہ ان کا
جو نپٹ سکتے نہ تھے اپنے ہی سر سے آگے

دم زدن میں ہوئے تہذیب و تمدن کے نقیب
جو شناسا نہ تھے خود عیب و ہنر سے آگے

نہ رہا دہر میں کوئی بھی مقابل ان کا
گر چکے تھے جو زمانے کی نظر سے آگے

ان پہ کھلتے ہیں درِ رحمتِ باری کیا کیا
جن کے آگے نہیں در آپ کے در سے آگے

دل کے انداز ہی کچھ اور ہیں اب کے انجم
ورنہ اس دشت پہ بادل کئی برسے آگے

Marfat.com

بیکل اتساہی

قدرت کا دف

وہ مسجدوں سے اذاں کی صدا بلاتی ہے
اٹھو! سحر کی کرن غافلو ! جگاتی ہے
پڑھو کہ آیتِ قرآن کیا بتاتی ہے
خدا کو بھی مرے آقاﷺ کی یاد بھاتی ہے

سحر نے اپنی شعاعوں سے نور برسایا ' شفق نے لال دوپٹے کو اور پھیلایا
وہ آفتاب نے پرچم سنہرا لہرایا ہر ایک شئے کے تعاقب میں پڑ گیا سایا
وہ شمع حسن کی محفل میں ٹمٹماتی ہے
مجھے تو شاہِ مدینہ کی یاد آتی ہے

وہ پھول کھل کے مہکنے لگے بہاروں میں وہ روح مست ہوئی جاتی ہے نظاروں میں
چراغ شام فروزاں ہیں رہگزاروں میں وہ جلوے لیتے ہیں انگڑائیاں ستاروں میں
تجلی محفلِ انجم میں مسکراتی ہے
مجھے تو شاہِ مدینہ کی یاد آتی ہے

ہوا وہ کھیت میں پودوں سے پیار کرتی ہے وہ چھیڑ چھاڑ گلوں سے بہار کرتی ہے
قمر سے آنکھیں چکوری وہ چار کرتی ہے فضا میں وقت کی گھڑیاں شمار کرتی ہے
صدا پپیہے کی الفت کا رس پلاتی ہے
مجھے تو شاہِ مدینہ کی یاد آتی ہے

Marfat.com

وہ آسمان پہ تاروں کا جگمگانا ہے
وہ گلستاں میں بھی کلیوں کا مسکرانا ہے
وہ سبز سبز درختوں کا لہلہانا ہے
وہ ٹہنیوں پہ پرندوں کا چہچہانا ہے
نسیمِ صبح ہر ایک راہ گنگناتی ہے
مجھے تو شاہِ مدینہ کی یاد آتی ہے

وہ دیکھ موجیں بغل گیر ہیں کناروں سے
وہ ناؤ بہتی چلی جاتی ہے سہاروں سے
وہ جھینگروں کی صدا آتی ہے مزاروں سے
وہ جگنوؤں کی چمک بن گئی شراروں سے
خموش رات وہ قدرت کا دف بجاتی ہے
مجھے تو شاہِ مدینہ کی یاد آتی ہے

صبا کا جھونکا وہ غنچوں کو گدگداتا ہے
خیال ان کا دل و جسم کو جگاتا ہے
نقاب شب کو رخ صبح سے ہٹاتا ہے
وہ مست بھونرا کہ بیکل ہے گنگناتا ہے
چمن میں اوس وہ پھولوں کا منہ دھلاتی ہے
مجھے تو شاہِ مدینہ کی یاد آتی ہے

Marfat.com

قیصر الجعفری

مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کا دارالقیام

بلند حضرت ایوب کا ستارا ہوا
کہ اک چراغ بھی سورج کا استعارا ہوا

گلی گلی نظر انداز کر گیا ناقہ
انھیں کے گھر پہ پہنچ کر ٹھہر گیا ناقہ

اسی زمیں کی دعا کو قبول ہونا تھا
اسی مکان کو بیت الرسول ﷺ ہونا تھا

یہی مکان بنا مرکزِ درود و سلام
ملائکہ کی گزر گاہ بن گئے درو بام

اسی زمین کو تعبیرِ خواب ہونا تھا
اسی کی خاک کو اک دن گلاب ہونا تھا

کسی بزرگ کے ارمان اس دیار میں تھے
وہ مر چکے تھے مگر خواب انتظار میں تھے

انھیں حضور کی بعثت کی آرزو تھی بہت
نظر میں اپنے صحیفوں کی آبرو تھی بہت

یقین تھا انھیں توریت کے حوالے کا
کہ انتظار تھا اک ایسے آنے والے کا

جو آسمانی بشارت کا آئینہ ہو گا
مدینہ آئے گا نام اس کا مصطفےٰ ﷺ ہوگا

اٹھے گا یوں کہ وہ چھا جائے گا زمانے پر
جھکیں گے دونوں جہاں اس کے آستانے پر

کہیں گے اہلِ جہاں آخری رسول اسے
مگر کریں گے نہ مشرک کبھی قبول اسے

نکل کر اپنے وطن سے وہ آئے گا اک دن
وہ عمر بھر کو مدینہ بسائے گا اک دن

اسی بزرگ نے اک آستاں بنایا تھا
یہ دردِ عشق تھا جس نے مکاں بنایا تھا

اسی امید پہ روشن رہا چراغ ان کا
اسی خیال میں الجھا رہا دماغ ان کا

مگر یہ لمحہ نہ ان کی حیات میں آیا
وہ نورِ ذات نہ اس کائنات میں آیا

چراغ ان کا ہواؤں میں جھلملانے لگا
خیال موت کا جب ان کے دل میں آنے لگا

تو اک وصیت آخر لکھا کے چھوڑ گئے
مدینے والوں کو شاہد بنا کے چھوڑ گئے

انھیں میں تھے کوئی ایوب کے گھرانے کے
کہ انتظار میں تھے جو نبی کے آنے کے

نبیؐ کے نام ہبہ تھا یہی مکان تھا وہ
تھا جو امین وصیت پہ خاندان تھا وہ

نصیب ہونی تھی تعبیرِ خواب صدیوں میں
طلوع ہونا تھا اک آفتاب صدیوں میں

Marfat.com

فروغِ نورِ رسالت اسی زمیں سے ہوا
مدینہ نام جو یثرب کا ہے، یہیں سے ہوا

مدینہ شہر رسالت پناہ ٹھہرا ہے
مدینہ نور کی اک بارگاہ ٹھہرا ہے

یہاں سموم بھی، بادِ بہار لگتی ہے
یہاں کی ریت درِ شاہوار لگتی ہے

یہاں چٹان بھی ریشم دکھائی دیتی ہے
یہاں زمین کی دھڑکن سنائی دیتی ہے

یہاں کی شام پہ سورج نثار ہوتا ہے
ازل کا نور یہاں آشکار ہوتا ہے

یہاں کی دھوپ بھی لگتی ہے چاندنی کی طرح
یہاں سکوت برستا ہے راگنی کی طرح

یہاں کھجور کی شاخوں پہ چاند اترتا ہے
کہ آسمان زمیں کو سلام کرتا ہے

یہاں پہاڑوں سے آتی ہے پھول کی خوشبو
ہوائیں ہوتی ہیں زلفِ رسولؐ کی خوشبو

فرشتے اڑ کے یہاں آسماں سے آتے ہیں
چراغ بن کے یہاں کہکشاں سے آتے ہیں

مدینہ دل کی طرح جسمِ کائنات میں ہے
یہ ایک سکۂ زر، کاسۂ حیات میں ہے

مدینہ اپنی مساجد کا کیا شمار کرے
یہاں خدا بھی اذانوں کا انتظار کرے

زمیں نے کتنے عروج و زوال دیکھے ہیں
اس آئینے نے بہت ماہ و سال دیکھے ہیں

چڑھے ہوئے کئی دریا اتر گئے لیکن
نہ جانے کتنے زمانے گزر گئے لیکن

سماعتوں میں اذانِ بلالؓ طاری ہے
دل و نگاہ پہ فیضِ رسول ﷺ جاری ہے

صدائے غیب چٹانوں کو چیر جاتی ہے
یہیں سے ہو کے ابد کی لکیر جاتی ہے

مدینہ آخری منزل رسولِ ﷺ پاک کی ہے
یہ شمعِ نور، امانت یہیں کی خاک کی ہے

یہ اعترافِ حقیقت ہے شعر گوئی نہیں
خدا کے بعد نبی ﷺ ہیں پھر اور کوئی نہیں

اب اس کے بعد، قصیدے میں کیا کہا جائے
قلم کو چوم لیا جائے، چپ رہا جائے

Marfat.com

ڈاکٹر انور سدید

اے شہنشاہِ حرم، سیّد مکی مدنی
معدنِ جود و کرم سیّد مکی مدنی
آپ کے شہر میں ہے آج مرا آخری دن
دل ہے مغلوب بہ غم سیّد مکی مدنی
پیشِ خدمت ہوں کہ میں آپ سے رخصت لے لوں
آپ ہی تو ہیں خاصان رسل، شاہ بشر
کر لوں اک نعت رقم سیّد مکی مدنی
آپ سا محسن و شافع نہ زمانے میں کوئی
اور گنہگار ہیں ہم سیّد مکی مدنی
آپ کے آخری خطبے سے ہوا ہے قائم
ہم طلب گارِ کرم سیّد مکی مدنی
ہوں گنہگار شفاعت کی نظر مانگتا ہوں
ابنِ آدم کا بھرم سیّد مکی مدنی
آپ ﷺ کے فیض سے دھل جائے مرا کاسۂ دل
کیجیے چشمِ کرم سیّد مکی مدنی
دل ہے آلودۂ سم سیّد مکی مدنی
عرضِ انور ہے اسے آپ ﷺ عنایت کیجیے
دردِ دل جو نہ ہو کم سیّد مکی مدنی

Marfat.com

عالم تاب تشنہ

آئینہ آئینہ عکسِ نورِ خدا اور محمد ﷺ
روشنی کا ازل سے ہے اک سلسلہ اور محمد ﷺ

عرش منزل سفر، ماورا فکر و ادراک سے بھی
زیرِ پائے سفر سدرۃ المنتہا اور محمد ﷺ

مہرِ تصدیق منشور انسانیت پر ابد تک
عرش کی گفتگو درمیانِ خدا اور محمد ﷺ

اے خدا میری اُمت کو روزِ جزا بخش دینا
تھی لبوں پر یہ اک مسلسل دعا اور محمد ﷺ

آپ کے در کی آقا ﷺ غلامی ہے میری سلامی
ورنہ اے دل کہاں تشنۂ بے نوا اور محمد ﷺ

Marfat.com

ع س مسلم

بھروں جھولی درِ خیرالبشرﷺ سے
حکم سے فہم سے علم و ہنر سے

اڑا کر لے چلے طیبہ کی جانب
یہی ارماں ہے اپنی مشت پر سے

لٹاؤں گوہرِ اشکِ ندامت
مجھے نسبت ہے ان کے سنگِ در سے

اندھیرے چھٹ گئے پھیلا اجالا
دلوں کے در کھلے لطفِ نظر سے

وہ اک لمحہ جو ان کے در پہ گزرا
مرا حاصل ہے مسلم عمر بھر سے

Marfat.com

جمال پانی پتی

آپ ہی ابتدا آپ ہی انتہا، یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ
آپ ہی نقطہ اور آپ ہی دائرہ، یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

جس کی آغوش میں وسعتِ دو جہاں ازکراں تا کراں
آپ ہیں در حقیقت وہی دائرہ، یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

حرف کے ظرف میں اتنی وسعت کہاں، اتنی طاقت کہاں
کر سکے جو بیاں تیرے اوصاف کا، یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

آپ سے دُور ہوں، غم کے گھیرے میں ہوں اور اندھیرے میں ہوں
اپنی ضو بھیج اے نیرِ حق نما، یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

میری ناداریوں کی نہیں کوئی حد، یا نبی ﷺ المدد
میں طلب ہی طلب تو عطا ہی عطا، یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

ختم ہوتی نہیں راہ کی مشکلیں، سخت ہیں منزلیں
جز ترے کون ہو اور مشکل کشا، یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

اب جو اذنِ حضوری مجھے بھی ملے غنچۂ دل کھلے
آرزو کچھ نہیں اور اس کے سوا، یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

Marfat.com

سحر انصاری

آسان ہو کچھ منزلِ عرفانِ محمدﷺ
مل جائے اگر گوشۂ دامانِ محمدﷺ

بخشی دل انساں کو مئے حرمتِ انساں
اللہ رے اللہ رے احسانِ محمدﷺ

کیوں چھائے کسی قریۂ ہستی پہ اندھیرا
ہو جلوہ فگن جب رخِ تابانِ محمدﷺ

اے جانِ طلبؐ ! تو نے کبھی غور کیا ہے
جو کچھ بھی رہا ہے سرو سامان محمدﷺ

ہم دولتِ کونین کو ٹھکراتے رہے ہیں
ہم روزِ ازل سے ہیں غلامانِ محمدﷺ

اللہ کے بندوں کو ستانا نہیں اچھا
ہے نقش مرے دل پہ یہ فرمانِ محمدﷺ

دوری درِ والا سے اگر ہے تو جہنم
جنت ہے سحرؔ لطفِ فروانِ محمدﷺ

Marfat.com

تحسین فراقی

آنکھ کا روزن بند کریں اور دل کا دریچہ باز کریں
یادِ نبی ﷺ میں آؤ ہم بھی نعت نبیؐ آغاز کریں

پلکوں پر اشکوں کو سجا کر چھیڑیں راگ جدائی کا
دل کی لحظہ لحظہ دھڑکن کو ان کا ہمراز کریں

پورے شہرِ وجود میں گونجے نامِ محمد ﷺ صلِ علیٰ
روح کے گنبد میں اک لحہ پیدا یہ آواز کریں

ہم بھی آپ ﷺ کی امت میں ہیں ہم بھی آپ ﷺ سے بیعت ہیں
اس خوش اقبالی پر اتنا کم ہے جتنا ناز کریں

آنکھیں سبز ہرے گنبد کی روز تلاوت کرتی ہیں
ہم کو اذنِ حضوری دے کر حضرت اور اعزاز کریں

آپ کے نقشِ کفِ پا سے جو بستی مایہ دار ہوئی
ہم بھی اس میں سر کے بل چل کر سر کو افراز کریں

فہرستِ خدام میں بے شک سب سے نچلا درجہ دیں
لیکن ہم کو پاس بلا کر مستقلاً ممتاز کریں

Marfat.com

انجم شادانی

کیسے رکھتا عرش پر محبوب سے رب فاصلہ روشنی سے روشنی مل جائے تو کب فاصلہ
فرش سے تا عرش نبضِ وقت ساکت ہوگئی ایک پل میں ختم تھا معراج کی شب فاصلہ
آنکھ میں اشکِ ندامت اور لب پر تھا درود بس اسی رختِ سفر پر طے کیا سب فاصلہ
اہلِ طیبہ اور مجھ میں صرف اتنا فرق ہے ان کا ہے اعزاز قربت میرا منصب فاصلہ
چومتے ہیں مصطفٰے ﷺ کے نام پر میری زباں رکھ نہیں سکتے زبانِ شوق سے لب فاصلہ
دور ہونے پر بھی ہے روضہ نظر کے سامنے پھر کوئی کیسے لکھے دوری کا مطلب فاصلہ
سرورِ کونین ﷺ کا درسِ اخوت بھول کر آدمی سے آدمی رکھنے لگا اب فاصلہ
سر جھکے تو حشر سے پہلے نہ اٹھے پھر کبھی ان کے در سے میرے سر کا ہو نہ یارب فاصلہ
دوریٔ طیبہ کہاں حسنِ تصور کے طفیل بند کیں آنکھیں تو انجم دور تھا سب فاصلہ

Marfat.com

گلزار بخاری

چند کھجوریں، جو کی روٹی، ایک پیالہ پانی کا
طور طریقے درویشی کے منصب ہے سلطانی کا

مسند، منبر، گاؤ تکیہ، قصر، حویلی کچھ بھی نہیں
دیا چٹائی پر ہے روشن تہذیبِ عمرانی کا

خدمت گاروں کا لشکر ہے اور نہ فوج کنیزوں کی
یہ شاہی دربار ہے کوئی یا مسکن حیرانی کا

اسمِ محمد اک صفحے پر ملا کتابِ ہستی میں
جا نہ سکا پھر اس سے آگے شوق ورق گردانی کا

حکمت نے دروازہ کھولا اس امی کی دستک پر
جس کا خلق نمونہ ٹھہرا تعلیمِ قرآنی کا

کون و مکاں کا مقصد و محور آدمؑ کی اولاد میں ہے
اس سے زیادہ اور شرف ہو کیا نسلِ انسانی کا

بھٹکی ہوئی بھیڑوں کو لانا رستے پر کچھ سہل نہیں
جانتے ہیں سب کتنا مشکل کام ہے گلہ بانی کا

سادہ پوشوں کے حلقے میں چادر اوڑھ کے بیٹھا ہے
مرہم ساز یہی ہے دیکھو ہر زخمِ امکانی کا

غار نشینی سے ہجرت تک کیسے کیسے موڑ آئے
پیکرِ رحمت سے کب چھوٹا جادہ فیض رسانی کا

الہامی باتیں کرتے ہیں شاعر بھی پیغمبر بھی
لقب انھیں گلزار ہے زیبا تلمیذِ رحمانی کا

Marfat.com

اعجاز رحمانی

میں چپ کھڑا ہوا ہوں دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں
آنکھوں سے بولتا ہوں دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں

میرا وجود جیسے گم ہو کے رہ گیا ہے
خود سے بچھڑ گیا ہوں دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں

محسوس ہو رہا ہے صدیاں سمٹ گئی ہیں
کچھ دیر ہی رہا ہوں دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں

کیا اب بھی میرے رب کا مجھ پر کرم نہ ہوگا
اب تو میں آ گیا ہوں دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں

آنسو ندامتوں کے ہیں چشمِ تر سے جاری
چھپ چھپ کے رو رہا ہوں دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں

اللہ میری قسمت برسات رحمتوں کی
آنکھوں سے دیکھتا ہوں دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں

دل میں سما گئی ہے اپنائیت کی خوشبو
جس شخص سے ملا ہوں دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں

کرنیں نکل رہی ہیں میرے وجود سے بھی
خورشید بن گیا ہوں دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں

اعجاز میری مٹی اب ہوگئی سوارت
میں کیمیا بنا ہوں دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں

Marfat.com

ریاض حسین چودھری

نعتیہ گیت

شہر طیبہ کو جاتی ہواؤ ! میرے سینے سے بھی لگ کے جانا
پیش کر کے سلاموں کی ڈالی، میرا سب حال ان کو بتانا
یہ بھی کہنا کہ رو رو کے کوئی داستاں درد کی کہہ رہا ہے
شب کے جنگل میں مدت سے آقاﷺ ہجر کی سختیاں سہ رہا ہے
بن کے اشکوں کا گہرا سمندر، اپنے الفاظ میں بہہ رہا ہے
وہ ریاض آپ ﷺ کا جو ہے شاعر، اپنے در پر اسے بھی بلانا
شہر طیبہ کو جاتی ہواؤ ! میرے سینے سے بھی لگ کے جانا
پیش کر کے سلاموں کی ڈالی، میرا سب حال ان کو بتانا
یہ بھی کہنا کہ گردابِ غم میں دھوپ دشتِ بلا کی کڑی ہے
کشتیٔ ملتِ بے وسیلہ یا سیت کے بھنور میں کھڑی ہے
آپ ﷺ کی ساری امت غیر کی ٹھوکروں پر پڑی ہے
عظمتِ عہدِ رفتہ کا مژدہ، زخم خوردہ قلم کو سنانا
شہرِ طیبہ کو جاتی ہواؤ ! میرے سینے سے بھی لگ کے جانا
پیش کر کے سلاموں کی ڈالی، میرا سب حال ان کو بتانا
یہ بھی کہنا کہ تشنہ زمینیں آپ ﷺ کی دے رہی ہیں دہائی
حرف مبہم سے لپٹی ہوئی ہے عہدِ بے نور کی نارسائی
کب ملے گی غلاموں کو آقاﷺ اس گرفتِ قضا سے رہائی
گنبدِ سبز کے زیرِ سایہ، رتجگا عمر بھر کا منانا
شہر طیبہ کو جاتی ہواؤ ! میرے سینے سے بھی لگ کے جانا
پیش کر کے سلاموں کی ڈالی، میرا سب حال ان کو بتانا

Marfat.com

افتخار امام صدیقی

تخلیقِ اوّل

روحِ کائنات کے نام

خدا نے
ایک پیکر میں
اپنا تمام تخلیقی نور بھر دینے کے بعد
جو کچھ بچ رہا
اس سے
ساتوں آسمان
سورج
چاند
ستارے
سیارے
معلوم
نامعلوم انسان
فرشتے
حور
ملائک
اور بے شمار
ہستیں تخلیق کر دیں
تاکہ
اس نور پیکر کی عظمتوں
اور اس کی توصیف کے لیے
چاروں دشاؤں سے
درود و سلام کی
بارشیں ہوتی رہیں
خدا کا تخلیقی عمل ابھی جاری ہے

Marfat.com

ساحر شیوی

شفیعِ عاصیاں تم ہو حبیبِ کبریا تم ہو
تمھارے دم سے ہے روشن چراغِ خانۂ کعبہ
کہاں دیکھے کسی نے زندگی میں آسماں ساتوں
تمھاری رحمتوں سے عاصیوں کو بھی امیدیں ہیں
وہ پچھتائیں گے جو لائے نہ ایماں تم پہ دنیا میں
تمھارے بعد کیا دعویٰ کرے کوئی نبوت کا
دکھائے معجزہ شق القمر کا اور کیا کوئی
فقیروں کی طرح رہ کر بھی تم نے بادشاہی کی
یہی اک آرزو باقی رہی ہے قلبِ ساحرؔ میں
شہنشاہِ دو عالم ہو محمد مصطفےٰ ﷺ تم ہو
جو جلوہ طور پر چمکا وہی نورِ ہدا تم ہو
شرف تم کو یہ حاصل ہے امیر الانبیا تم ہو
یتیموں کی دعا تم ہو مریضوں کی دوا تم ہو
مسلمانوں کا روزِ حشر بے شک آسرا تم ہو
تمھیں ہو سب سے اوّل اور ختم الانبیا تم ہو
بہر صورت یہ ثابت ہے کہ محبوبِ خدا تم ہو
جو مدہم ہو نہیں سکتی کبھی ایسا ضیا تم ہو
وہاں موت آئے اس پر جس جگہ جلوہ نما تم ہو

Marfat.com

افضال احمد انور

نعتیہ ماہیے

روشن ہیں نگینے سے
گو شہر ہیں سب سونے، پر کم ہیں مدینے سے

واللہ زمانے سب
سرکار ﷺ کی عظمت کے گاتے ہیں ترانے سب

مولا کی عطائیں ہیں
کیسے نہ ملے جنت، آقا ﷺ کی دعائیں ہیں

سرکار ﷺ! خبر لیجئے
گھیرا ہے مصائب نے، اللہ کرم کیجئے

دو جگ ہیں تحیر میں
جبریل زبوں صیدے، واللیل تصور میں

میں بندۂ سیلانی
ہے زادِ سفر میرا، آقا ﷺ کی ثناء خوانی

دل چیر کے جب دیکھا
کندہ تھے وہاں انور، سرکار ﷺ کے نقشِ پا

ہے دھوم سخاوت کی
آقا ﷺ! یہ گدا آنکھیں، تشنہ ہیں زیارت کی

Marfat.com

کیا ناز عبادت پر؟
اپنا تو بھروسا ہے، آقا ﷺ کی شفاعت پر
جب ان کا ہوا فرماں
آجائیں گے طیبہ میں، مجھ ایسے تہی داماں
اس بات کی ہے خنکی
کونین کی الجھن کا، حل ایک نظر ان ﷺ کی
یہ رمز ہے ایمانی
ان ﷺ کی بشریت کا ظاہر بھی ہے نورانی
کیا بات مدینے کی!
کنجی ہے جہاں حق کے، ہر ایک خزینے کی
طیبہ کی ہواؤں میں
خوشبو ہے عجب انور، تا عرش فضاؤں میں
ہے لطف تلاوت میں
قرآن کی ہر آیت، آقا ﷺ کی ہے مدحت میں
اس شان پہ جاں واری
سرکار ﷺ کی ہر نسبت، کونین سے ہے پیاری
یہی راہ ہے بخشش کی
اپنا تو سہارا ہے، سرکار ﷺ کی رحمت ہی

Marfat.com

رئیس احمد

یہ روز و شب کی مسافتیں ہیں جو زندگی کی
ہر ایک. موسم کو نکہتیں بانٹتا رہیگا

بس ان کی چشمِ کرم کا اک آسرا بہت ہے
انہی سے قائم ہے آدمیت کی شانِ عظمت

ہزار سورج بھی وہ اجالا نہ کر سکیں گے
حضور بابِ کرم کھلے اب تو حاضری کا

رئیسؔ ان کے کوم سے جو آشنا ہوا ہے
کہیں تو ان میں بھی ساعتیں ہوں گی حاضری کی

وہ سبز گنبد کہ جس نے عالم میں روشنی کی
وہی تو روداد سن رہے ہیں ہر امتی کی

مثال دیتی رہے گی دنیا مرے نبی ﷺ کی
مہِ عرب کی تجلیوں نے جو روشنی کی

دعاؤں میں سب سے پہلے ہم نے دعا یہی کی
اسے طلب ہے نہ مال و زر کی نہ خسروی کی

Marfat.com

فیصل عظیم

نبی ﷺ کا ذکر ہے چاروں طرف فضاؤں میں
رچی ہوئی ہیں عجب خوشبوئیں ہواؤں میں

مرا بھی ذکر کیا جائے ان گداؤں میں
جو سو رہے ہیں کھجوروں کی نرم چھاؤں میں

کبوتر ان حرم خواب میں ملے ہیں مجھے
اڑا ہوں میں بھی کئی بار ان فضاؤں میں

دعا سے قبل درود اور دعا کے بعد درود
قبولیت کی سند ہے مری دعاؤں میں

دیارِ طیبہ سے رخصت کا ذکر کیا فیصلؔ
کہ واپسی کی سکت ہی نہیں ہے پاؤں میں

Marfat.com

در بیاں معراج صاحب درۃ التاج

تصنیف

پچھمی نرائن صاحب تخلص

اے مضطرب مبارک باد کو ہوگا
کہ ہے یہاں وصل کی شب کا چرچا

طنبورے کے ملا اس طور سے تار
کہ فرق تال و سُر اٹھ جائے یک بار

عجائب رات تھی اور نور افشاں
کہ ہر کوکب تھا یک مہر درخشاں

کہوں گر رات اس کو ہے تامل
کہوں گر دن تو عالم میں پڑے غل

نہ تھی وہ رات اور دن بھی نہاں تھا
میانِ روز و شب اور ہی سماں تھا

عجب کچھ نور تھا عرش بریں پر
قیامت نور تھا فرش زمیں پر

غلط میں نے کہا استغفر اللہ
زمیں کے تحت بھی تھی نور کو راہ

زمین و آسماں پر یہ زمانہ
بنا تھا نور حق کا ایک دانہ

غرض یہ ہفت سیار و ثوابت
ہزاروں پھر کر کر کے محنت

لے آوے دو گھڑی اور ایسے اوقات
کہ وہاں اوقات کی ہرگز نہ تھی بات

یہی کہتا تھا وقت نور افشاں
کہ ہے ذرہ یہاں کا مہر رخشاں

لفظ کہنے کو تھا خورشید۔ ناپید
سراسر آسماں تھا جرم خورشید

سمجھ مت خلق کو اس رات تھا خواب
نہیں تھا دیدۂ عالم کے تئیں تاب

کہ ایسا نور نظارے میں لاوے
کثیف اصلاً لطافت کو نہ پاوے

نظر ہوتی ہے خیرہ برق کو دیکھ
پھر اس میں اور اس میں فرق کو دیکھ

غرض غفلت سبوں پر چھا رہی تھی
خرد دارو‌ئے حیرت کھا رہی تھی

سفیر نیک یہ پیغام لایا
سلام حق کہا اور یہ سنایا

در حجرہ پہ وو آجوڑ کرھات
کہا سرور ﷺ ترے پر حق کے صلوات

خدا کی ذات خواہش سے بری ہے
سو اس نے بھی تری خواہش کری ہے

Marfat.com

خدائی ساری جوں دلہن بنی ہے
ظہور عشق کی سب روشنی ہے

زباں پر قدسیوں کی ہے یہ جد تد
خدا عاشق ہے ، شاہد ہے محمدؐ

زمیں و آسماں سب نور ہی نور
جدھر دیکھئے ہے نور بھرپور

منور ہو رہے ہیں آٹھوں جنت
ہوئی دونوں جہاں کو زیب و زینت

ملائک تک رہے ہیں سب تری راہ
سبھی ہیں قدسیاں تیرے ہوا خواہ

کھڑے ہیں انبیا سب باندھ کر صف
لئے ہیں عہدے سب خدمت کے برکف

در دولت پہ ہے باسازوساماں
سواری کو براق برق جولاں

خیال اور یہ گماں اور وہم یہ فکر
ہیں چاروں نعل اس کے کیا کروں ذکر

نہایت خوش عناں اس کو کئے ہیں
ارادے کو لگام اس کو دیئے ہیں

دم گرم اس کے ہے بجلی کی ایجاد
دہن کے کف سے ہے تاروں کی بنیاد

ٹپکتے ہیں عرق کے بوند جس دم
شہاب اس کے تئیں کہتے ہیں عالم

نہ ہو جے اب توقف کے روادار
کہ ہے گا منتظر خلاق داوار

پلک کے مارتے اقصیٰ کو پہنچے
وہاں سے عالم بالا کو پہنچے

قمر کوں چرخ اول لا کے نزدیک
کہا اس کے بھی کانسے میں ملی بھیک

کہے حضرت مثال شمس انور
کئے ماہائے قمری ہم مقرر

برائے معجزہ یہ شق ہوا ہے
ہماری ضرب سینے پر لیا ہے

قمر نے تب کہا اے شاہ شاہاں
مرے سے برطرف ہو نقص نقصاں

کہے حضرت تو ہے ہر چرخ دنیا
کہ یہاں لازم ہے گھٹنا اور بڑھانا

ولے بخشی ترے تئیں ہم نے عزت
ترے پر منحصر راکھی عبادت

ترے تئیں دیکھ روزہ کو دھریں گے
ترے تئیں دیکھ کر عیدیں کریں گے

Marfat.com

کبھی دو دن نہ دیکھیں گے جو تجکو کو
بہت ڈھونڈھیں گے بدلی میں وہ تجکو

قمر ہو خم ، کیا تسلیم اس دم
ہلال اندر وہی ہے اب تلک خم

وہاں سے چرخ دوم پر کیے عزم
عطارد قصد خدمت کو کیا جزم

محرر ہوں مجھے امداد کچھ ہو
کتابت وحی کی ارشاد کچھ ہو

کہے حضرت نے اس کو اے ہنرور
رسالت ہو گئی ہے ختم مجھ پر

وحی کا بھی سرشتہ کوئی ہے دن
کیے گی زندگی کیوں مشغلہ بن

میں تجکو دفتر کونین بخشا
ابد تک جمع و خرچ عین بخشا

عطارد رہ گیا تسلیم کو کر
سواری گزری چرخ سیو میں پر

وہاں زہرہ خوشی سے ناچتی ہے
فلک کے دائرے کو ہاجتی ہے

ادا سے سامنے حضرت کے آئی
قدم بوسی کو کر سر کو جھکائی

ہوا ارشاد تو دنیا کے اندر
تمامی شب دکھا مت روے انور

سحر کو کوئی دم یا شام کے تئیں
نمود اپنا کیا کر نام کے تئیں

حیا زن کو بجائے جان کے ہے
حیا بھی شرط سے ایمان کے ہے

یہ تلقیں پا کے زہرہ وہاں سے آئی
خوشی کے گھر میں گائی اور بجائی

گئی جب چرخ چارم پر سواری
ہوئی خورشید کے تئیں بے قراری

وہی دوڑا سر اپنے کو قدم کر
قیامت تک ہوا روشن منور

کہے حضرت نے تجکو کچھ خبر ہے
قیامت ترے ہی پر منحصر ہے

تجھے طالع کریں گے غرب سے ہم
ہمارا سایہ ترے سر پہ قایم

وہی خورشید کو اب تک خطر ہے
سفر مغرب کا اس کو ہر سحر ہے

وہی ڈر ایک دن مغرب کو کر یاد
پھرا حضرت علیؓ کا سن کو ارشاد

مسیحا پیشوا تشریف کو لا
کہے میری شفاعت ہوئی مولا

Marfat.com

ممنوں، میر نظام الدین

اگر تھا دلبر یعقوب ماہ کنعانی مہ حجاز مرا ہے حبیب یزدانی
جو ذکر حفظ ہو اوس کا تو بزم میں گلگیر گلوے شمع کی خاطر کرے گریبانی
صحاح جود میں اوس کی نعت نویس قضا لکھے ہے ترجمہ لفظ "کم" فراوانی
اگر وہ دست سخا شانہ کش ہو کیا ممکن کہ رہوے کاکل افلاس میں پریشانی
گدا جو اوس کی گلی کا ہے نقش پا سے کم نظر میں اس کی ہے اکلیل فرق سلطانی
اوسی کے لطف سے بچ جائے موج حادثہ میں اگر سفینۂ نوحؑ بنی ہو طوفانی
گر آئے ظل حمایت میں اس کی یک پرکاہ کرے مثال عصائے کلیم ثعبانی
پناہ اوس در دولت پہ لے جو مور ضعیف نظر سے اوس کی گرے حشمت سلیمانی
کرے وہ دست شفاعت جو مثل مشاطہ سیاہ روئی عصیاں پہ غازہ افشانی
ہوا ہے ولولہ انداز دل میں شوق خطاب ہوئی گدا کو ہوائے حضور سلطانی
عرب جو تو ہے یہ اس می ہے رمز پنہانی کہ عین رب ہے تو اے فخر انسی و جانی
جمال حق کا جھمکڑا ترے جمال میں ہے مثال آئنہ پہ مجھ کو یہی ہے حیرانی
نگاہ تری ہی طلعت پہ کیوں نہ کی اس نے جو حق سے تھا ارنی گو ، کلیم عمرانی
تجھے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں کہ تیری مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی
نہ تھا وجوب تو کیا تھا کہ تو وہاں پہنچا نہ گرد تھی ترے دامن کے گرد امکانی
شہا طفیل سے ترے ہی خوان ہستی پر قضا نے کی ہے سب اہل جہاں کی مہمانی
تری کتاب ہے اُمّ العلوم امی کیوں نہ ہو خطاب ترا اے رسول یزدانی
طیور ترے گلستان علم کے جس دم کریں زبور حقائق کی زمزمہ خوانی
مقام دان معارف جو ہیں سو پھر مسموع ترین نہ حضرت داؤد کی خوش الحانی

Marfat.com

اُمم نواز رسول و جہاں پناہ شہا ترى ثنا میں ہے ممنوؔن مقر نادانی
وہ اس مقام پہ ہرگز نہیں سمجھتا ہے کہ کیا ہے طرز سخن گوئی و سخن دانی
ترے ہی لطف سے امیدوار ہے کہ ذرا خطائے لفظ و معانی سے کر نگہبانی
زبان ہر سرمُو تن پہ ہو اگر گویا ادا نہ ہووے ترا شمۂ ثنا خوانی
نہیں ہے مدح تری حد کلک و عہدۂ نطق تری جناب میں کافی ہے مدح یزدانی
کہاں مجال ثنا عرض حال کا ہے وقت سن اے کہ ملک کرم کی تجھے جہاں بانی
دل سیہ سے مرے یوں ہے نورِ تقویٰ دور کہ روئے کفر سے جوں پر تو مسلمانی
نسیم فیض جو تری چلے تو اٹھ جائیں پڑے ہوئے ہیں جو دل پر حجاب ظلمانی
مثال جامہ ہے جان اپنی گردِ آلودہ تمام دامن دل پر ہیں داغ عصیانی
یہاں وفور گنہ ہے پر آسرا ہے یہ کہ سب سے تیری شفاعت کو ہے فراوانی
امید تیری شفاعت کی جس کو محکم ہے کچھ اوس کا کم نہیں طاعت سے ناز عصیانی
تمام مایۂ عمر عزیز صد افسوس ہوا ہے مفت ہی میں دست برد نادانی
کروں ہوں ختم دعا پر قصیدہ اب ممنوؔن یہ وہ دعا جسے لازم قبول یزدانی
مثال دست کرم آفتاب. عالم تاب کرے ہے خاک پہ جس آن تک زر افشانی
ہمیشہ دست سخا کے ترے حضور شہا رہے سپہر و زمیں کی کشادہ پیشانی

Marfat.com

زیبا، پنڈت برج موہن لال تکو

محبت سب کو دامن گیر ہے حضرت محمد ﷺ کی
جہاں جاؤ وہاں توقیر ہے حضرت محمد ﷺ کی

سنا جس نے کلام ان کا ہوا فی القدر شیدائی
مؤثر اس قدر تقریر ہے حضرت محمد ﷺ کی

شجاعت، بردباری، دردِ دل، پاکیزگی، نیکی
کھنچی ان پانچ میں تصویر ہے حضرت محمد ﷺ کی

رسولِ کبریا کا نام لیتے ہیں عنادل بھی
ثنا ہر برگ پر تحریر ہے حضرت محمد ﷺ کی

زباں کچھ کہہ نہیں سکتی قلم کچھ لکھ نہیں سکتا
کلیجے پر کھنچی تصویر ہے حضرت محمد ﷺ کی

اٹھا کر پردۂ ظلمت دکھا دی روشنی سب کو
سوا خورشید سے تنویر ہے حضرت محمد ﷺ کی

گھے سر پر رکھیں گا ہے رکھیں آنکھوں پہ اے زیبا
ہمیں تو خاک پا اکسیر ہے حضرت محمد ﷺ کی

Marfat.com

گلزار دہلوی

سلام بحضور سرکار رسالت مآب ﷺ

سلام اس پر کہ جس نے بے نواؤں کو نوا بخشی
مریض انسانیت کو زندگی بخشی شفا بخشی

سلام اس پر کہ جس نے فطرتِ انساں بدل ڈالی
بنائے آدمیت حسبِ پیمان ازل ڈالی

سلام اس پر کہ جس نے بندگی کو خواجگی بخشی
براہیمی گلستاں کو نئی اک تازگی بخشی

سلام اس پر کہ جس نے آمنہ کی گود روشن کی
منور جس سے دنیا ہو گئی بطحا و ایمن کی

سلام اس پر جو بن کر آدمیت کا وقار آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمتِ پروردگار آیا

سلام اس پر جو بن کر حسنِ ربّ المشرقین آیا
سلام اس پر جو بن کر عشقِ ربّ المغربین آیا

Marfat.com

سلام اس پر جو موجودات کا حق کی امیں ٹھہرا
سلام اس پر جو کل عالم میں ختم المرسلیں ٹھہرا

سلام اس پر جو ہو کے حق کا لطفِ تازہ تر آیا
سلام اس پر جو بن کر آخری پیغامبر آیا

سلام اے پیشوائے مرسلانِ مجتبیٰ ﷺ تجھ پر
سلام اے رحمتِ عالم محمد مصطفیٰ ﷺ تجھ پر

رہے اردو چراغ نور کی مانند دنیا میں
دعا گلزار کی اتنی ہے دربارِ رسالت ﷺ میں

Marfat.com

ضیا جالندھری

ننگہبان

عنکبوت کو خبر نہ تھی
کہ جس دہانِ غار پر
وہ اپنے ریشمی مہین تار سے
لطیف چادرِ حجاب تاننے محو ہے
وہ کردگار کے پیام کا امین ہے
مجھے یقین ہے
کہ وہ بچانے والا ہاتھ
آج بھی اسی طرح نگاہ دار دین ہے
حیات دشت کارزار ہے.
کہاں کہاں نہ وقت نے ہمیں
طرح طرح کی آزمائشوں میں مبتلا کیا
ہمیں تمام تلخیاں، تمام رنج یاد ہیں
مگر کسے خبر کہ دستِ بے نشاں نے
ہم کو کون کون سے عذاب سے بچالیا
سو آج پھر انھی کے نام پر اٹھو
کہ جس کی ذات کے طفیل
تارِ عنکبوت معجزے کی طرح محترم ہوا
اٹھو کہ نصرت وظفر
کڑے دنوں کی ابتلا میں کوششوں کا نام ہے
تمھیں خبر نہ ہو مگر
تمھارے ساتھ دستِ غیب رحمت تمام ہے

Marfat.com

جوہر سعیدی

دبستانِ حرا کے فارغ التحصیل کی باتیں
کرم کی بدلیاں ہیں، رحمت وشفقت کی برساتیں

ادھر انسان سازی کا عمل جاری رہا پیہم
ادھر ہوتی رہیں، روح الامیں سے بھی ملاقاتیں

دنوں کی آبرو بڑھتی رہی، ذکر محمد ﷺ سے
درودوں کے اجالوں میں بسر ہوتی رہیں راتیں

نئی ہرگز نہیں، کہہ دو مسلمانان عالم سے
جو کل تھی، آج بھی بالکل وہی ہیں کفر کی گھاتیں

زمیں پر ہے یہی آرام گاہِ ساقی کوثر ﷺ
اسی در سے ملیں گی زائرو جنت کی سوغاتیں

اندھیروں سے اجالے مانگنے والو، ادھر دیکھو
عمل، امی لقب ﷺ کے ہیں، کتاب اللہ کی باتیں

ادب آموز گویائی تھی جوہر خامشی ان ﷺ کی
لب ولہجہ پہ ان ﷺ کے، ناز کرتی تھیں مناجاتیں

Marfat.com

واصل عثمانی

جو گلوں کی کبھی ہے بہار کی خوشبو
نفس نفس ہے نبی ﷺ کے دیار کی خوشبو

فضائے نعت معطر ہے اس طرح گویا
ہر ایک حرف نے خود اختیار کی خوشبو

جمالِ گنبدِ خضراء ترے تصدق میں
کہ تیرے قرب سے آتی ہے پیار کی خوشبو

ہوائے شام ہو باد سحر ہو کوئی ہو
کوئی تو لائے نبی ﷺ کے دیار کی خوشبو

حنین و بدر و احد کے ہر ایک ذرے میں
بسی ہوئی ہے اسی شہسوار کی خوشبو

نبی ﷺ کا فیض ہے جاری کہ ہر رگ و پے میں
بسی ہوئی ہے گلِ اعتبار کی خوشبو

نوائے واصل خستہ بھی گئی شاید
جب ہی تو آئی مدینہ سے پیار کی خوشبو

Marfat.com

لالہ صحرائی

نعتیہ ہائیکو

آیا ہوں مدینے میں
اور میں ہوں سفینے میں

☆

دل اس ﷺ کا بسیرا ہے
عاشق ہے خدا جس کا

☆

رحمت کی گھٹائیں ہیں
انوار کی چادر میں

☆

وہ سیرت نورانی
دنیا کے اندھیروں میں
قرآن کی تابانی

☆

طیبہ سے نہ جاؤں گا
تا حشر یہاں سو کر
میں بخت جگاؤں گا

☆

طیبہ کی جو یاد آئی
اشکوں کی ہوئی بارش
مدحت کی دھنک چھائی

Marfat.com

عنوان چشتی

مساوات کا داعی

وہ ایک دور کہ تھا دور ظلم و ظلمت کا
چڑھا ہوا تھا زمانے پہ ظلمتوں کا غلاف
سیاہ چاند کا چہرہ تھا، چاندنی تھی سیاہ
سیاہ نجم و قمر تھے، سیاہ کاہکشاں
سیاہ غنچہ و گل تھے، سیاہ ذرے تھے
سیاہ دیدہ و دل اور سیاہ نظریں تھیں
سیہ تھا ظرف و ضمیر اور ذہن و فکر جہاں
سیاہیاں تھیں، زمان و مکاں کا گہوارہ
ہر ایک چیز تھی تاریکیوں کا فوارہ
یہ رنگ بھا نہ سکا دیر تک مشیت کو
کدورتوں سے تعلق نہ تھا محبت کو
دل و نگاہ میں احساسِ نور جاگ اٹھا
نفس نفس میں سرورِ حیات لہرایا
نظر نظر میں کھلے آرزو کے تازہ گلاب
قدم قدم پہ جلے، علم و آگہی کے چراغ
ہر ایک گوشۂ تاریک میں اجالا ہوا
خوشی سے ذرۂ ناچیز بھی ہمالا ہوا
وہ اک پیمبر اعظم ﷺ کہ جس نے فرمایا
وہ کوئی راہ ہو اس کی ہے ایک ہی منزل
وہ کوئی فکر ہو اس کا ہے ایک ہی مرکز

Marfat.com

وہ کوئی آنکھ ہو اس میں ہے ایک ہی پرتو
وہ کوئی پردہ ہو، اس میں ہے ایک ہی جلوہ
وہ کوئی ساز ہو، اس میں ہے ایک ہی آواز
وہ کوئی نغمہ ہو، اس میں ہے ایک ہی تاثیر
وہ کوئی پھول ہو، اس میں ہے ایک ہی خوشبو
وہ کوئی رنگ ہو، اس میں ہے ایک ہی جوہر
وہ کوئی ذہن ہو، اس میں ہے ایک سچائی
وہ کوئی چیز ہو، اس کا ہے ایک ہی حاصل
تمام ظاہر و باطن کی ہے حقیقت ایک
خدا بھی ایک ہے اور رہبرِ آدمیت ایک
وہ اک پیمبرﷺ نکہت نفس کہ دنیا میں
دیا ہے جس نے محبت کا دل نشیں پیغام
وہ ایک ہادیٔ انسانیت کہ جس نے ہمیں
بڑے خلوص سے سمجھایا پیار کا مفہوم
وہ ایک پیمبرﷺ اعظم کہ جس نے فاش کیا
وہ ایک راز جسے نقدِ زندگی کہیے
وہ راز کیا ہے؟ اسے جانتے ہیں اہل نظر
یہ رنگ و نسل و سیاست کے تفرقے ہیں فضول
یہ ذات پات کی حد بندیاں ہیں ناکارہ
جو اصل شے ہے، وہ دنیا میں صرف انساں ہے
اور اس کے ساتھ زمانے میں صرف ایماں ہے

Marfat.com

ظفر مرادآبادی

اس شخص کی قسمت میں نہ دنیا ہے نہ دیں ہے
شامل جو غلامانِ محمد ﷺ میں نہیں ہے

یہ اپنا عقیدہ ہے، یہی اپنا یقیں ہے
ہم دور ہوں اس ذات سے وہ دور نہیں ہے

اللہ کا محبوب ﷺ سرِ عرش بریں ہے
امت کے سوا ذکر کوئی اور نہیں ہے

دنیا ہو کہ محشر ہو، سفر ہو کہ حضر ہو
کیا خوف، کہ جس دل میں ترا عشق مکیں ہے

بازیچۂ اطفال ہے، وہ فکر و تجسس
وابستہ جو اس ذات گرامی سے نہیں ہے

ذہنوں پہ نہیں جس کی حکومت ہے دلوں پر
وہ نور یقیں، نور یقیں، نور یقیں ہے

بے فیض ہے، اس کے لیے تشبیہ و علامت
وہ ذاتِ مبارک، جو ہر اک شے سے حسیں ہے

ہے ظلمتِ اوہام ظفرؔ مجھ سے گریزاں
اللہ کے محبوب ﷺ کی الفت، مرا دیں ہے

Marfat.com

آفتاب کریمی

گزریں گے پل صراط سے لے کر نبی ﷺ کا نام
ہوگا ہمارا مونس و یاور نبی ﷺ کا نام

ہر روشنی کا مرکز و محور نبی ﷺ کا نام
عالم ہے شب، چراغ منور نبی ﷺ کا نام

آتی ہے جب بھی گردش ایام سامنے
آتا ہے بے محابا لبوں پر نبی ﷺ کا نام

میں ایسے خوش نصیب فقیروں کا ہوں غلام
لکھتے ہیں جو نظر سے دلوں پر نبی ﷺ کا نام

ان کے لیے نوید ہے بخشش کی حشر میں
پڑھتے رہے درود جو سن کر نبی ﷺ کا نام

محشر میں نعت پاک کریمی سناؤں گا
لوں گا میں پیش داور محشر نبی ﷺ کا نام

Marfat.com

قاسم حبیبی برکاتی

منزلیں ان کے لیے ہر رہگزر ان کے لیے ہے
میں مسافر ہوں مرا عزم سفر ان کے لیے ہے

ان کے ہی دست کرم سے شعلہ جاوید ہوگا
میری خاکستر میں پوشیدہ شرر ان کے لیے ہے

دل ہو جاں ہو چشم تر ہو یا مرا کلک ہنر ہو
میں سمندر ہوں مرا ہر اک گہر ان کے لیے ہے

ہے انھیں کے آب نسبت سے نمو میرے شجر کی
غنچہ سر میری شاخ دوش پر ان کے لیے ہے

کرسی ولوح وقلم جو کچھ بھی ہے سب ان کی خاطر
وسعت عرش علیٰ میں مستقر ان کے لیے ہے

کتنی شوریدہ ہواؤں نے بجھانا چاہا لیکن
روشن اب تک یہ چراغ چشم تر ان کے لیے ہے

جن سروں پر سایہ افگن ہوگیا خورشید طیبہ
حدت خورشید محشر بے اثر ان کے لیے ہے

جلتی چٹانیں ہوں بستر یا سلگتی ریت قاسمؔ
سائبان گنبد خضرا مگر ان کے لیے ہے

Marfat.com

حباب ہاشمی

کوہِ فاراں سے جب چل پڑی روشنی
دشتِ ظلمات پر چھا گئی روشنی

جہل وعصیاں میں تھے لوگ ڈوبے ہوئے
آپ ﷺ نے بخش دی علم کی روشنی

دامنِ مصطفےٰ ﷺ جس کے ہاتھ آگیا
اس کے ہاتھ آگئی زیست کی روشنی

لات وعزیٰ، ہبل گر پڑے منہ کے بل
جب حرا سے نکل کر چلی روشنی

درس یہ آپ ﷺ ہی سے ملا ہے ہمیں
جہل ہے تیرگی، آگہی روشنی

آپ ﷺ نورالہدیٰ، آپ ﷺ خیرالوریٰ
سارے عالم میں ہے آپ ﷺ کی روشنی

آپ ﷺ کا خلق اظہر من الشّمس ہے
سیرت پاک ہے دائمی روشنی

بربریت میں تھے جو انھیں دے گئی
حسن تہذیب و شائستگی روشنی

از ازل تا ابد نور کا سلسلہ
یہ نہ سمجھو کہ ہے عارضی روشنی

ان ﷺ کی توصیف کا مجھ کو یارا کہاں
یوں سمجھئے کہ بس مل گئی روشنی

اے حبابؔ آپ ﷺ کے فیض ہی سے ملی
حسنِ اخلاق و کردار کی روشنی

Marfat.com

فہیم ردولوی

اگر قبولِ رسالت مآب ہوجائے
لبوں پہ حرفِ ثنا آفتاب ہوجائے

وہاں عبث ہے تمنائے تاب نظارا
جہاں خود اپنی بصارت حجاب ہوجائے

یہ ان کی شانِ سماعت نہیں تو پھر کیا ہے
کہ خامشی بھی ہماری خطاب ہوجائے

خلوصِ دل سے اگر مصطفےٰ ﷺ کو یاد کرو
غموں کی دھوپ ردائے سحاب ہوجائے

رواں ہے رحمتِ کونین کے چمن کی ہوا
وگرنہ سانس بھی لینا عذاب ہوجائے

پھر اس کو کیوں نہ کہیں سجدہ گاہِ کون و مکاں
وہ آستاں جو حرم کا جواب ہوجائے

اسی کی چشمِ کرم کا ہے انتظار فہیم
نگاہ جس کی دل انقلاب ہوجائے

Marfat.com

منصور ملتانی

جہاں میں چاندنی پھیلی جونہی ماہ منور کی
زمیں والوں کے ذہنوں سے اندھیرے کی ردا سرکی

رہے گا تا ابد یونہی سفر اشعار کا جاری
نہ مل پائے گی لیکن انتہا نعت پیمبرﷺ کی

کیا ناطق اسے تاکہ نبوت کی گواہی دے
خموشی توڑ ڈالی آپ ﷺ کے ہاتھوں نے پتھر کی

صداقت بھی امانت بھی رسالت بھی شہادت بھی
کوئی گنوائے کیا کیا ہر سعادت ہے اسی گھر کی

مسیحائی ہو یا شاہی ملے عالم پناہی بھی
عطا کرنا صفت ہی خاص ٹھہری آپ ﷺ کے در کی

ہے رحمت آپ ﷺ کی اس درجہ بے پایاں بتاؤں کیا
کہ اس کے سامنے کچھ بھی نہیں وسعت سمندر کی

دمِ آخر سے پہلے وہ درِ اقدس پہ جا پہنچے
ملے منصورؔ کو آقا یہ مہلت تو گھڑی بھر کی

Marfat.com

صابر وسیم

وہ لہجہ، وہ خلوص، وہ انداز، وہ خطاب
اس صاحبِ کتاب کا ہر لفظ اک کتاب

اُمّی تھا اور اس نے عمل کی دلیل سے
ترتیب دے دیا ہے ہر اک دور کا نصاب

وہ ہے تو سارا عالمِ امکاں ہے معتبر
اس کے بغیر عالمِ موجود بھی سراب

یہ عرش و فرش دیدۂ حیراں ہیں آج بھی
پیدا نہ ہوگا اب کبھی اس کا کوئی جواب

ایسے مہک رہا ہے وہ اس شش جہات میں
سینے پہ کائنات کے جیسے کوئی گلاب

اس فیض تک نہ جائیں تو رستہ کوئی نہیں
اور جانا چاہیں آپ تو رستے ہیں بے حساب

صابر وسیم اپنی ہر اک سانس اس کی ہے
دونوں جہان آج بھی ہیں جس سے انتساب

Marfat.com

شہاب صفدر

تمام بچھڑے ہوئے دل ملے انھی ﷺ کے سبب
محبتوں کے ہیں سب سلسلے انھی ﷺ کے سبب

انھی ﷺ کی ذات ہے مرکز سو اہل ہجر کے بیچ
ڈھلے ہیں قرب میں سب فاصلے انھی ﷺ کے سبب

ہم اہلِ غم کو جو رہتے تھے اپنی قسمت سے
ہوئے ہیں دور وہ شکوے گلے انھی ﷺ کے سبب

رہِ حیات کی منزل سے روشناس ہوئے
تمام بھٹکے ہوئے قافلے انھی ﷺ کے سبب

انھیؐ کے در پہ ہوئے جمع پھر دریدہ دل
کہ زخم ہائے جگر بھی سلے انھی ﷺ کے سبب

ہر ایک ظلم کے طوفاں میں بے کسوں کے شہابؔ
چٹان بنتے گئے حوصلے انھی ﷺ کے سبب

Marfat.com

محمد کمال اظہر

الفتِ مصطفےٰ ﷺ جس کو حاصل ہوئی اس پہ سمجھو خدا کی نظر ہو گئی
دو جہاں کی اسے ساری دولت ملی زندگی راہِ حق میں بسر ہو گئی

جب سے دیکھا ہے آنکھوں نے روئے نبی ﷺ ہم پہ طاری ہے اک عالمِ بیخودی
خواب تھا یا حقیقت کہوں کیا اسے شب تھی لیکن یہ دیکھا سحر ہوگئی

سارے کفار حیرت سے تکنے لگے عقل پر ہر محقق کے پتھر پڑے
اک اشارے میں ٹکڑے ہوئے چاند کے ساری دنیا کو حق کی خبر ہو گئی

اپنی تقدیر کا شکوہ کرتے ہو کیوں بگڑے حالات سے اتنا ڈرتے ہو کیوں
جاؤ روضے پہ مانگو تو دل سے دعا پھر کہو گے دعا بااثر ہو گئی

خواب میں آئے ان ﷺ کی نوازش ہوئی ابرِ رحمت کی واللہ بارش ہوئی
کاش بیدار ہوتا نہ میں عمر بھر زندگی میرے حق میں ضرر ہو گئی

اپنے ماموں کے نقشِ قدم دیکھ کر نعت کہتا ہوں میں عشق میں ڈوب کر
وہ گدائے نبی ہم غلام نبی زندگی خوب سے خوب تر ہو گئی

ان ﷺ کے در پر گئے اور پھر جائیں گے لوٹ کر دیکھو اظہر نہ پھر آئیں گے
نور سے سینہ معمور ہو جائے گا سب کہیں گے وفا معتبر ہو گئی

Marfat.com

خالد معین

یہی ہے زیست کا حاصل نظر میں رہ جاؤں
تمھارا در نہ ملے تو سفر میں رہ جاؤں

تمھارا دست کرم جس گھڑی نہ ہو مجھ پر
عجب نہیں صفِ نامعتبر میں رہ جاؤں

میں اڑا رہا ہوں تو یہ بھی کرم تمھارا ہے
الجھ کے ورنہ غمِ بال و پر میں رہ جاؤں

طلب کے پھول جہاں سب رتوں میں کھلتے ہیں
میں مثلِ خاک اسی رہگزر میں رہ جاؤں

خوشا وہ اسم محمدﷺ، خوشا وہ باب یقیں
میں کیسے غفلتِ شام و سحر میں رہ جاؤں

اے کارِ عشقِ محمدﷺ یہ کم نہیں ہے مجھے
تمام عمر میں تیرے اثر میں رہ جاؤں

Marfat.com

سیّد معراج جامی

لذتِ عشق میں دل مگن ہے صرفِ توصیف میری زباں ہے
ہے تصور میں دربارِ آقاﷺ، کیا بتاؤں کہ دل اب کہاں ہے
منکروں سے ذرا یہ تو پوچھو، کس کا قرآن رطب اللّساں ہے
کس کی منزل ہے سدرہ سے آگے، زیرِپا کس کے سارا جہاں ہے
ہم کو دین محمدﷺ ملا ہے، بخت پر کیوں نہ اپنے ہوں نازاں
ہم گناہوں کے پروردہ کیڑے، اور شفاعت کا وہ آسماں ہے
جس کا ثانی نہیں ہے جہاں میں، جس سے بہتر نہیں ہے جہاں میں
جس کا سایہ نہیں ہے کہیں بھی، سارے عالم کا وہ سائباں ہے
کیا مقام عطا مل گیا ہے بخت پر رشک کرتے ہیں قدسی
جب بھی چاہوں میں پہنچوں مدینے، اب تصور مرا کامراں ہے
وہ ہیں ممدوحِ ربّ العلا بھی، وہ ہیں وجہِ وجودِ دو عالم
ان کی چاہت نہیں اتنی آساں، ہر قدم عشق میں امتحاں ہے
دین و دنیا میں وہ سرخرو ہے جس نے تم سے رکھی اپنی نسبت
جس نے چھوڑا ہے دامن تمھارا، سارے عالم میں وہ بے اماں ہے
بڑھ رہا ہے مرا شوق مدحت پڑھ رہا ہوں میں نعت محمدﷺ
لوحِ دل پہ رقم کر رہا ہوں اب روانی پہ کلک زباں ہے
عاشقانِ محمدﷺ سے کہہ دو تم پہ لازم ہے حفظ مراتب
دل میں چاہت نہیں ہو تو جامی مدحت مصطفےٰﷺ رائیگاں ہے

Marfat.com

رئیس احمد

اس پر گواہ بن گیا، میرا شعور حرف حرف
آپ ﷺ کی نذر کر دیئے میں نے حضور حرف حرف

وہم و یقیں کے درمیاں فکر بشر تھی بدگماں !
وجہ ہدایت و یقیں ان کا ظہور حرف حرف

دل کے ورق پہ مدحتیں لکھی ہوئی ازل سے ہیں !
قریۂ جاں ہے سر بہ سر کیف و سرور حرف حرف

وجہِ سکون جان بھی، فیض کا آسمان بھی!
لطف کا سائبان بھی ذکرِ حضور حرف حرف

نورِ حرا بھی ہیں وہی، شمع ہدیٰ بھی ہیں وہی
ان کے ہی اسم پاک سے دیتا ہے نور حرف حرف

ذکر نبی ﷺ جہاں ہوا سیل کرم رواں ہوا !
ان کی عطا کا جابجا دیکھا ظہور حرف حرف

نعت نبی ﷺ رئیسؔ ہم، کیسے کریں بھلا رقم !
علم و عمل کہاں بہم، کیسے ہو نور حرف حرف

Marfat.com

جگن ناتھ آزاد

وہاں کل رات جنت کا نظارا تھا جہاں میں تھا
عجب اک کیفِ پیہم آشکارا تھا جہاں میں

زمیں کا مرتبہ اس کے سوا اب اور کیا کہیے
کہ ذرّہ خاک کا گردوں کا تارا تھا جہاں میں تھا

زمیں سے عرش تک تھا ایک کیفِ بے خودی طاری
کہ اک نامِ مقدس جلوہ آرا تھا جہاں میں تھا

منور رات کا دل تھا تجلی خیز نغموں سے
وہاں ظلمت کا دامن پارہ پارہ تھا جہاں میں تھا

دلوں کے۔درد کی آباد تھی دنیا زبانوں پر
سعادت نے عجب نقشہ اتارا تھا جہاں میں تھا

یہ تھی وہ سرمدی محفل کہ اس محفل کا ہر لمحہ
عقیدت نے محبت سے سنوارا تھا جہاں میں تھا

وہ دانائے سبل، ختم الرسل کا ذکر تھا جس کا
میسر اہلِ باطن کو سہارا تھا جہاں میں تھا

Marfat.com

تابش دہلوی

تر جاں جب نظر پہ کھلتا ہے
درِ خیرالبشر ﷺ پہ کھلتا ہے
ان کی رحمت سے میرا حرفِ دعا
کھل کے باب اثر پہ کھلتا ہے
سایہ گستر ہے دامنِ رحمت
یہ نشاں بحر و بر پہ کھلتا ہے
طیبہ ہوتا ہے منزلِ مقصود
جب قدم رہ گزر پہ کھلتا ہے
غرفہ واللیل و والضحیٰ کا ہنوز
روز شام و سحر پہ کھلتا ہے
جب بھی ذکر رسول ﷺ کرتا ہوں
اک اجالا سا گھر پہ کھلتا ہے
اک تجلی حرم میں ہے ہر سو
یہ بھی منظر نظر پہ کھلتا ہے
دیکھنا ہے کہ آسمان حرم
کیا مرے بال و پر پہ کھلتا ہے
جوش تعمیر میں وہ دست ہنر
خستہ ہر بام و در پہ کھلتا ہے
منفعل اشک ہیں گہر تابشؔ
یہ میری چشم تر پہ کھلتا ہے

Marfat.com

حفیظ تائب

حرم کا دیدۂ بیدار روضۃ الجنہ
ازل نما، ابد آثار، روضۃ الجنہ

جہاں پہنچ کے سکوں پائے دیدہ بھی، دل بھی
وہ پر بہار و پر انوار روضۃ الجنہ

ہر اسطوانہ ہے عہدِ رسول ﷺ کا عکاس
ہر آن پایۂ ضیا بار روضۃ الجنہ

سدا دکھاتا ہے خیرالقرون کے منظر
ہے گویا آئنہ بردار روضۃ الجنہ

مہک رہا ہے جو انفاسِ زیست پرور سے
وہ حسن و خیر کا گلزار روضۃ الجنہ

ریاضِ خلد سے وہ روضہ جان اہل نظر
نشاطِ حلقۂ ابرار روضۃ الجنہ

Marfat.com

جمال پانی پتی

متاع دو جہاں پائی تری مدحت سرائی سے
کمائی اور کیا دنیا میں اچھی اس کمائی سے

تمہارا نام آقا دل کی تختی پر لکھا ہم نے
محبت کے قلم سے آرزو کی روشنائی سے

نبی کا نور کیا ظلمت سرائے دہر میں چمکا
ہوا روشن جہاں سارا جمال مصطفائی سے

ترے نور ہدایت سے زمانے کو ملی منزل
نشاں حق کا ملا دنیا کو تیری رہنمائی سے

تری عقدہ کشائی سے کھلے عقدے سبھی دل کے
ہوئیں سب مشکلیں آساں تری مشکل کشائی سے

وہ دولت بادشاہوں کے خزانوں میں نہیں ملتی
جو ملتی ہے گداؤں کو ترے در کی گدائی سے

پئے گل دستۂ نعت نبی چن چن کے لایا ہوں
ذرا دیکھو تو! کیا کیا پھول باغ مصطفائی سے

جمالؔ اس سے علوئے مرتبت کا ہو بیاں کیسے
پرے ہے مرتبہ جس کا تخیل کی رسائی سے

Marfat.com

احمد جاوید

چشم تر جلوہ گہہ دوست میں کام آئی نہیں
منزل دید پہ درکار یہ بینائی نہیں

دل میں اس حرف کے مانند ہے نسبت ان ﷺ کی
کہ جو شرمندۂ خاموشی و گویائی نہیں

کون سی راہِ ہدایت ہے جو اس ہادی ﷺ نے
دل کو دکھلائی نہیں عقل کو سمجھائی نہیں

دل ہے وہ حجرۂ مہمانی دلبر جس میں
غیر تو غیر ہے، اپنی بھی پذیرائی نہیں

دیکھ اے شمع شبستان حرا اپنی لپک
تپش اظہار نہیں شعلۂ سینائی نہیں

میں نے بھی نذر گزاری تھی متاع دل و جاں
شکر صد شکر کہ سرکار ﷺ نے ٹھکرائی نہیں

آنکھ کا ذکر ہی کیا جو انھیں دیکھ سکے
دل عارف نے ابھی تک وہ نظر پائی نہیں

کاش اس بات سے بیگانہ رہیں یہ لب و گوش
جو میرے سید و سرکار ﷺ نے فرمائی نہیں

چاک پیراہن ہستی کو رفو کرتے ہیں
ان ﷺ کے دیوانے بڑے لوگ ہیں سودائی نہیں

Marfat.com

اسلم انصاری

اے شبستان حرا!

اے شبستان حرا
اے دل سنگ میں ٹھہرے ہوئے اک نقش جمیل
اے کہستان جمادات میں جاگی ہوئی تقدیر کی لو
اے نہاں خانۂ ہستی کے خزینوں کی ضیا
اے دل آدم عالم کی دعا

اے شبستان حرا!
صبح آفاق نے مانگی تھی ترے ذروں کی نادیدہ
کرن
تو نے سیکھا تھا ازل سے در امکاں کی طرح وا رہنا
کہکشائیں تری دہلیز سے گزری ہیں زمانوں کی طرح
اور.....زمانے، جو مہ و سال ہیں.....
سانس روکے ہوئے
اور سر کو جھکائے ہوئے، آتے ہیں یہاں
فیض روانی کے لیے
سب عبارات و اشارات ہیں خاموش یہاں
حسن معانی کے لیے!

Marfat.com

اے شبستان حرا،
اے لب ہستی کی دعا
اے دل آدم و عالم کی تمنا کی مثیل
اے گزرتی ہوئی آنات میں اک قائم و دائم کی دلیل
تو وہ خوش بخت کہ اس مہر جہاں تاب ﷺ نے بخشا تجھے جلووں کا ہجوم
حسن انفاس کا تنزیہہ و تعطر تری محراب کو فردوس نما کرتا تھا،
ترے دامن میں ہوا صبح رسالت ﷺ کا طلوع.....
اے دل آدم و عالم کی دعا
اے شبستان حرا!
اے شبستان حرا!

Marfat.com

عنوان چشتی

عشق کی جوت اور دل کا نگینہ تیرے نام
تیرے نام اے شاہ مدینہ تیرے نام

یوں تو فقیر عشق ہے خالی ہاتھ، مگر
کرب کی دولت، غم کا خزینہ تیرے نام

ذرہ ذرہ تیرے نور سے روشن ہے
لمحہ لمحہ وقت کا زینہ تیرے نام

عشق کا دریا موج میں ہے پھر اے مانجھی
روح کا لنگر، دل کا سفینہ تیرے نام

جینے کے آداب ہیں تیری دین مگر
مرنے کا ہر ایک قرینہ تیرے نام

میرے کفر و دیں کی حقیقت کچھ ہو مگر
ذہن کا کعبہ، دل کا مدینہ تیرے نام

میرے نشاط و غم کا محور تیری ذات
ماہ محرم، عید مہینہ☆ تیرے نام

☆۔اگر چہ بنیادی طور پر یہ لفظ (مہینا) ہندوستانی ہے۔مگر اب اس کا املا "ہ" (ہے) سے بھی کیا جاتا ہے۔مہینہ آخری "ہ" (ہے) کے ساتھ (مختصر اردو لغت از ترقی اردو بیورو، نئی دہلی) میں بھی ملتا ہے)

Marfat.com

حافظ محمد ظہور الحق

اے خدا کے آخری پیغامبر تجھ پر سلام
سب سے اونچا ہے خدا کے بعد تیرا ہی مقام

تو نے دنیا کو پڑھایا ہے سبق توحید کا
تو نے بھر بھر کے پلائے ہیں مئے وحدت کے جام

تیری فیاضی نے ذروں کو بنایا آفتاب
بن گئے اونٹوں کے چرواہے زمانے کے امام

تیرے آنے سے چمن میں آگئی تازہ بہار
تو نے دنیا سے مٹایا کفر و باطل کا نظام

اسود و احمر کی تو نے ختم کر ڈالی تمیز
ایک ہی صف میں بٹھائے تو نے آقا و غلام

تیری امت کیوں نہ پائے "خیر امت" کا خطاب
تو ہے جب خیرالبشر، خیرالرسل، خیرالانام

Marfat.com

تو جہاں میں ہے خدا کا آخری پیغامبر
ختم ہے تجھ پر نبوت، تجھ پہ ہر نعمت تمام

لیلتہ الاسرا میں ''سدرہ'' پر رکے روح الامین ﷺ
اور سدرہ سے کہیں آگے ہوا تیرا مقام

شافع روز جزا اور ساقیٔ کوثر ہے تو
تو حبیب کبریا ہے تو رسولوں کا امام

منحصر تیری اطاعت پر ہے انساں کی نجات
تیرا ہر اک حکم ہوتا ہے خدا ہی کا پیام

تو نے دنیا کو دکھایا ہے صراطِ مستقیم
تو نے دنیا سے مٹائے ہیں ضلالت کے ظلام

جب ہوا تیری نبوت کا زمانے میں ظہور
مٹ گیا کفر و نفاق و شرک و بدعت کا نظام

دونوں عالم کی سعادت ہاتھ آئے گی ظہورؔ
جب بنے گا تو محمد ﷺ کے غلاموں کا غلام

Marfat.com

رشید وارثی

روضۂ شاہِ پہ سوغات کے قابل کیا ہے
دو جہاں ان پہ فدا ایک مرا دل کیا ہے

راہِ طیبہ کے مسافر کو نہیں اس سے غرض
موجِ طوفان ہے کیا، عشرتِ ساحل کیا ہے

ایک بندے کے تصرف میں دو عالم دے دے
شانِ قدرت کے لیے بات یہ مشکل کیا ہے

کہکشاں تیری بدولت ہمیں ادراک ہوا
نقشِ پائے شہ والا سے مماثل کیا ہے

دیدۂ قاصدِ اسریٰ پہ صحیفہ اترے
قابِ قوسین ہے کیا قرب کی منزل کیا ہے

جس کے کشکولِ بصارت کو درِ دید ملے
پوچھیے اس سے کہ بینائی کا حاصل کیا ہے

اثر رعبِ جمالِ شہِ خوباں سے رشید!
زرد سورج کا ہے چہرا مہ کامل کیا ہے

Marfat.com

تمثیل جاوید

رحمت فراواں کے جاں فزا مہینے میں
آپ ﷺ کا غلام آیا، آپ ﷺ کے مدینے میں

دو گھڑی کا جینا بھی کم نہیں مدینے میں
لذتیں ہیں صدیوں کی دو گھڑی کے جینے میں

زائرین روضہ ہیں روکش مہ و انجم
تاب حسن چہرے پر، موج نور سینے میں

آپ ﷺ ہی سے روشن ہے چشم جاں کی بینائی
آپ ﷺ ہی سے رونق ہے دل کے آبگینے میں

اس خیال سے دل کی دھڑکنیں ہوئیں بیتاب
در سے لوٹ جاؤں گا درد کے سفینے میں

جالیاں ہیں روضے کی اب نگاہ میں تمثیل
احتیاط پیدا ہے شوق کے قرینے میں

Marfat.com

محمد سبکتگین صبا

عجب اک نشۂ خود آگہی ذہنوں پہ چھاتا ہے
محمد مصطفےٰ ﷺ کا نام جب ہونٹوں پہ آتا ہے

میں شب کی ساعتوں کو ان پہ جب قربان کرتا ہوں
مجھے لگتا ہے جیسے کوئی مجھ میں جاگ جاتا ہے

انہی کی ذات سے ملتا ہے منزل کا نشاں سب کو
انہی کا نور ہے جو راستہ سیدھا دکھاتا ہے

نہ خواہش محل کی مجھ کو نہ حسرت ہے مناروں کی
مجھے تو سبز گنبد کملی والے کا ہی بھاتا ہے

کبھی بھی زندگی میں کوئی مشکل پڑ نہیں سکتی
وہ اپنے چاہنے والوں سے یوں رشتہ نبھاتا ہے

اسی سے جان لو رتبہ محمد ﷺ کا جہاں والو
کہ وہ ایسی حقیقت ہے قسم رب جس کی کھاتا ہے

مجھے ہو فکر کیوں اپنی صبا پھر روزِ محشر میں
محمد ﷺ سے جو رشتہ ہے محمد ﷺ سے جو ناتا ہے

Marfat.com

ریاض احمد قادری

گلاب نعت سے سارا جہاں مہکتا ہے
زمیں مہکتی ہے اور آسماں مہکتا ہے

صہیب و رومیؓ و سلمان فارسیؓ و بلالؓ
نبیؐ کے عشق میں ہر رازداں مہکتا ہے

درود پاک سے شام و سحر معطر ہیں
اس ایک ذکر سے سارا سماں مہکتا ہے

سجی ہے محفل نعت نبی ﷺ ہر اک گھر میں
وفور عشق سے ہر خانداں مہکتا ہے

مہک رہے ہیں در و بام نعت نغموں سے
درود پاک سے ہر آستاں مہکتا ہے

چلی ہے باد صلوٰۃ و سلام طیبہ سے
درود غنچوں سے گلزار جاں مہکتا ہے

اسی کے دم سے معطر ہیں سارے کوہ و دمن
ریاضؔ نعت سے ہر گلستاں مہکتا ہے

Marfat.com

سلیم کوثر

وہ نظر ہو تو کیا سے کیا ہو جاؤں
میں جو پتھر ہوں آئنہ ہو جاؤں
لوگ کعبہ سے سوئے طیبہ جائیں
میں تو بس ان کا راستہ ہو جاؤں
میری آنکھوں میں ان ﷺ کے خواب رہیں
اور ہر خواب سے جدا ہو جاؤں
ان ﷺ کی گلیوں کا قرض ہوں میں تو
دیکھئے کب وہاں ادا ہو جاؤں
ان ﷺ کی یادوں کی بزم ہو اور میں
رقص کرتا ہوا فنا ہو جاؤں
میں تو اس شہر کی امانت ہوں
کب چلوں اور کب ہوا ہو جاؤں
ان ﷺ کی چوکھٹ پہ سر رکھوں اور پھر
ہر تصور سے ماورا ہو جاؤں
مجھ کو بھی اذنِ باریابی دے
خاک سے میں بھی کیمیا ہو جاؤں
کتنی بوسیدگی ہے مجھ میں سلیمؔ
ان سے مل آؤں تو نیا ہو جاؤں

Marfat.com

سلیم کوثر

سارے حرفوں میں اک حرف پیارا بہت اور یکتا بہت
سارے ناموں میں اک نام سوہنا بہت اور ہمارا بہت

اس کی شاخوں پر آکر زمانوں کے موسم بسیرا کریں
اک شجر، جس کے دامن کا سایا بہت اور گھنیرا بہت

ایک آہٹ کی تحویل میں ہیں زمیں آسماں کی حدیں
ایک آواز دیتی ہے پہرہ بہت اور گہرا بہت

جس دیے کی توانائی ارض و سما کی حرارت بنی
اس دیے کا ہمیں بھی حوالہ بہت اور اُجالا بہت

میری بینائی سے اور مرے ذہن سے محو ہوتا نہیں
میں نے رُوئے محمدﷺ کو سوچا بہت اور چاہا بہت

میرے ہاتھوں سے اور میرے ہونٹوں سے خوش بوئیں جاتی نہیں
میں نے اسم محمدﷺ کو لکھا بہت اور چوما بہت

بے یقیں راستوں پر سفر کرنے والے مسافر سنو
بے سہاروں کا ہے اک سہارا بہت کملی ﷺ والا بہت

Marfat.com

ریاض حسین چودھری

تمنائے حضوری

(بیسویں صدی کی آخری طویل نعتیہ نظم کے منتخب قطعات)

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
حکمت و دانش و برہان کا مکتب ہوتا
مجھ کو بھی صبح ازل تیرے خزانے سے عطا
حرف دانائی کی تفہیم کا منصب ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم !
پرچم حمد مرے عجز کی چھایا ہوتا
میری ہر سانس ترے نام کی مالا جپتی
ذکر تیرا ہی فضاؤں میں خدایا ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
تقویٰ و علم و عمل میرا خزینہ ہوتا
میں ترے بندوں میں تقسیم شعاعیں کرتا
رزق اور عدل کی مالا کا نگینہ ہوتا

Marfat.com

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
بولہب کی میں وہ اک لونڈی ثوبیہ ہوتا
جشن میلاد کے صدقے میں رہائی ملتی
جشن میلاد کی تاریخ کا حصہ ہوتا

مجھ کو ہونا ہی تھا اگر تو مرے رب کریم
میں حلیمہ کی وہ تاریک سی کٹیا ہوتا
جس میں سرکارﷺ کو اکثر وہ لٹایا کرتی
جس میں سرکارﷺ کے آنے سے اجالا ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
ان ﷺ کے بچپن میں قدمبوسی کا حیلہ ہوتا
پاؤں رکھ رکھ کے گھروندے وہ بنایا کرتے
میں خنک ریت کا بے نام سا ٹیلہ ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
پر فشاں سعد کی وادی میں میں ہر سو ہوتا
مسکرا کر جسے مٹھی میں چھپا لیتے حضورﷺ
جھاڑیوں میں وہ چمکتا ہوا جگنو ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
میں ہواؤں کی گذرگاہوں کا نقشہ ہوتا
جو سفر میں سر سرکارﷺ پہ کرتا سایہ
یا خدا، میں کبھی بادل کا وہ ٹکڑا ہوتا

Marfat.com

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
نصب، شعب ابی طالب میں میں خیمہ ہوتا
بوند بن کر میں ٹپک پڑتا لبِ اقدس پر
بیر یا پھر میں کسی بیری کا پتا ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
جس پہ سوئے تھے علیؓ وہی بستر ہوتا
چشم اعداء میں اتر جاتا سیاہی بن کر
دست اقدس کے وہ خوش بخت میں کنکر ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
وقت ہجرت میں کسی پیڑ کا سایہ ہوتا
ان کے قدموں پہ لٹا دیتا میں ساری ٹھنڈک
ام معبد کے پڑاؤ پہ بھی چھایا ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
بعد پا بوسی کے مصروف زیارت ہوتا
ہر قدم پر میں بچھا دیتا نگاہیں اپنی
میں کہ یثرب سے قبا تک کی مسافت ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
دشت پر ہول کا میں خاص وہ حصہ ہوتا
جو جکڑ لیتا سراقہ کی سواری کے قدم
تپتے صحراؤں میں مخمل کا میں رستہ ہوتا

Marfat.com

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
آمد سرور عالم ﷺ کا پیامی ہوتا
اپنی ہمجولیوں کے ساتھ میں گاتا نغمے
بنو نجار کی خوش بخت میں بچی ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
گھاس پر پھیلا ہوا تختۂ شبنم ہوتا
آپ ﷺ اور آپ کے اصحابؓ جہاں بھی جاتے
میں اُسی راہ گذر میں بچھا ریشم ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
فتح مکہ کی گواہی کا وثیقہ ہوتا
خوں کے پیاسوں میں وہ تقسیم قبائیں کرتے
اسی تاریخ کے ادوار کا لمحہ ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
ہاتھ میں سوت کی اٹی کا خزانہ ہوتا
جس کو آقا ﷺ کی قدمبوسی کی عزت ملتی
میں ابوبکرؓ کے گھر کا وہ اثاثہ ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
میں ابوذرؓ کے تفکر کا سویرا ہوتا
رہنما ہوتی مری رسمِ اویسِ قرنیؓ
یا میں پھر عشق بلالیؓ کا پھریرا ہوتا

Marfat.com

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
ان ﷺ کے نعلین مبارک سے مصور ہوتا
میر و سلطاں مرے کشکول کا صدقہ لیتے
میں اگر شہرِ پیمبر ﷺ کا گداگر ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
شہر سرکار ﷺ کا میں ایک بھکاری ہوتا
یا مدینے کے درو بام کا ہوتا پتھر
یا مدینے کے مکینوں کی سواری ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
ان ﷺ کی چوکھٹ پہ بچھا ایک بچھونا ہوتا
دست بوسی سے کبھی مجھ کو نہ ملتی فرصت
شہرِ سرکار ﷺ کے بچوں کا کھلونا ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
جاں نثارانِ محمد ﷺ کا میں پرچم ہوتا
ان کے اوصافِ حمیدہ سے جلاتا میں چراغ
ان کے افکارِ جدیدہ کا میں عالم ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
دشت طیبہ میں بھٹکتا ہوا آہو ہوتا
گنبد سبز کا ہر عکس ہے روشن جس میں
میں اُسی آنکھ سے ٹپکا ہوا آنسو ہوتا

Marfat.com

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
مکتب بطحا کے بچوں کا میں ساتھی ہوتا
جس کے پر اپنی کتابوں میں چھپائے پھرتے
خلدِ طیبہ کی وہ رنگین سی تتلی ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
دوسرے رستے پہ چلنے سے بھی قاصر ہوتا
عمر بھر رخت سفر کھولنا پڑتا نہ مجھے
میں ازل ہی سے مدینے کا مسافر ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
نور کے پھولوں کی میں ایک کیاری ہوتا
ایک اک شاخ پہ شبنم کے پروتا موتی
گلشن طیبہ کی میں باد بہاری ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
خیمۂ جاں کی طنابوں کی میں سختی ہوتا
میرے چہرے پہ لکیروں کے بناتے جنگل
شہرِ پاکیزہ کے بچوں کی میں متختی ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
ورقِ نور پہ طیبہ کا میں نقشہ ہوتا
یا پھر اک پیکرِ تصویرِ منور جس میں
صرف سرکارﷺ کی گلیوں کا سراپا ہوتا

Marfat.com

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
میں نے سانسوں میں اسی نام کو لکھا ہوتا
میں اسی نام سے تنہائی میں کرتا باتیں
میں نے ہر لمحہ اسی نام کو سوچا ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
عہد گم گشتہ کی انمول نشانی ہوتا
ایک اک لمحہ درودوں کی برستی رم جھم
رسم اظہار غلامی کا میں بانی ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
احترامات نبی ﷺ عمر کا حاصل ہوتا
ذہن کھو دیتا توازن تو سرِ بزم حیات
ان ﷺ کی تعظیم سے پھر بھی نہ میں غافل ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
منتظر حشر تلک میرا گھرانہ ہوتا
ایک دن آئیں گے آقا ﷺ مرے گھر میں بھی ضرور
اپنی اوقات میں رہتے ہوئے سوچا ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
سامنے میرے فقط نور کا ہالہ ہوتا
سامنے میرے فقط روضے کی رہتی جالی
سامنے میرے فقط گنبد خضرا ہوتا

Marfat.com

مجھ کو ہوتا ہی اگر تھا مرے رب کریم
نعت سرکار دو عالم ﷺ کی روانی ہوتا
سر اٹھاتا نہ ورق پر سے قلم کے مانند
حرف پاکیزہ کی بھرپور جوانی ہوتا

مجھ کو ہوتا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
لوح احساس پہ جذبات کی بارش ہوتا
پھول رعنائی کے کھلتے مری شاخوں پہ بہت
میں قلم تھامے ہوئے حرف ستائش ہوتا

مجھ کو ہوتا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
عشق پیغمبر ذی شاں کا اثاثہ ہوتا
میرے سامان سفر میں مری آنکھیں ہوتیں
میرے کشکول دعا میں زر عقبیٰ ہوتا

مجھ کو ہوتا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
ملکِ توصیف کے میں تخت کا والی ہوتا
نکہت لالہ و گل میرا تشخص لکھتی
شاخ احساس کا ہر پھول مثالی ہوتا

مجھ کو ہوتا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
وجد کا لمحہ مری روح پہ طاری ہوتا
ان ﷺ کے نعلین کے صدقے میں میں دریا بن کر
حشر کے روز لب تشنہ سے جاری ہوتا

Marfat.com

۹.نعت رنگ

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
ان ﷺ کے پیغام محبت کا میں داعی ہوتا
کلک جامیؒ سے مجھے عشق کی ملتی دولت
نعت سعدی کی میں دلکش سی رباعی ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
اُسی تہذیب خداداد کی خوشبو ہوتا
جس نے ہر دور کے انسان کو چہرہ بخشا
میں پیمبر ﷺ کی ثقافت کا وہ پہلو ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
لفظ اقراء کے بہت گہرے معانی ہوتا
شوق سے پڑھتے مجھے شہرِ نبی ﷺ کے بچے
جاں نثاری کی میں دلچسپ کہانی ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
حرف اعزازِ سگِ کوئے پیمبر ﷺ ہوتا
اپنے آقا ﷺ کی گلی سے نہ نکلتا باہر
موت کے بعد بھی سرکار ﷺ کے در پر ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
لفظ بن کر میں بصیریؔ کا قصیدہ ہوتا
کلک حسانؓ کی رعنائی کا ہوتا پیکر
اعلیٰ حضرتؒ کا میں پر جوش عقیدہ ہوتا

Marfat.com

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
ان ﷺ کی مدحت کا علم میرا مقدر ہوتا
امت صبر کے آنسو بھی ہیں جن میں شامل
ان ﷺ درودوں کا سلاموں کا میں لشکر ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
تا ابد لب پہ مرے اسم پیمبر ﷺ ہوتا
حشر کے روز اٹھاتے تو لحد میں میری
نعت کے کیف میں ڈوبا ہوا منظر ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
نعت سرکار دو عالم ﷺ کا جریدہ ہوتا
اپنے اوراق پہ توصیف کی رکھتا کلیاں
سرورق گنبد خضرا سے کشیدہ ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
گنبد سبز کا سرسبز میں روغن ہوتا
ایک اک لمحہ حضوری میں گذرتا میرا
رشک فردوس بریں میرا نشیمن ہوتا

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو مرے رب کریم
میں بھی افکار جلیلہ کا تجمل ہوتا
خاک طیبہ و نجف کو میں بناتا سرمہ
ان ﷺ کے اقبالؒ کی پرواز تخیل ہوتا

Marfat.com

حفیظ تائب

سر کو جھکائے ہے فلک ان ﷺ کے سلام کے لیے
رفعت عرش بچھ گئی ہے جن کے خرام کے لیے

کیسی عجیب شب تھی وہ اقصیٰ میں تھی عجب بہار
سارے نبی تھے منتظر اپنے امام کے لیے

کنج حرا سے آپ کو کون سا در کھلا نہیں
حق نے بلایا اپنے پاس خاص کلام کے لیے

آپ ﷺ کے واسطے چلی نبضِ حیات و کائنات
جاری ہوا نظامِ وقت خیر انام ﷺ کے لیے

آپ کی ذات کے لیے خالق و خلق کا درود
خم نہ ہو کیوں سرِ نیاز آپ ﷺ کے نام کے لیے

کھولتی ہے درِ حضور تائبؔ عجز کار پر
کافی نبی ﷺ کی نعت ہے کیف دوام کے لیے

Marfat.com

حنیف اسعدی

آقاﷺ کا لقب خیرِ بشر، خیرِ امم ہے
آقاﷺ کے کرم ہی سے غلاموں کا بھرم ہے

وہ ایسے سخی ہیں کہ سخاوت بھی کرے ناز
وہ دستِ کرم سلسلۂ جودو کرم ہے

وہ ذات کہ جس کا نہ کوئی مثل نہ ثانی
وہ اسمِ گرامی کہ سرِ عرش رقم ہے

یہ اوج یہ معراج یہ عظمت یہ بلندی
افلاک تو کیا عرش معلّٰی پہ قدم ہے

باوصفِ بشر ذاتِ الٰہی کا تقرب
یہ وصف ہے ایسا کہ فرشتوں میں بھی کم ہے

کعبہ ہی نہیں بیتِ مقدس سے فزوں تر
سرکارﷺ کی نسبت سے مدینہ بھی حرم ہے

آقاﷺ کا عمل ساری خدائی کا ہے معمول
آقاﷺ کا شرف سارے زمانوں کا بھرم ہے

Marfat.com

خاموش کھڑا ہوں میں سرِ روضۂ اقدس
نظروں میں ندامت ہے جبیں شرم سے خم ہے

میں ان ﷺ کا ہوں جو وجہِ قرار دل و جاں ہیں
جی خوش ہے کہ شیرازۂ احساس بہم ہے

ہر کوششِ توصیف ہے مشکل سے بھی مشکل
ہر حرف ثنا آپ ﷺ کے اوصاف سے کم ہے

اشکوں کی فراوانی سے لکھنا ہوا دشوار
دامن کی طرح دامنِ قرطاس بھی نم ہے

سرشار ہوں اس درجہ حنیفؔ ان ﷺ کی عطا سے
سینہ ہی مدینہ نہیں، دل بیتِ حرم ہے

Marfat.com

سرشار صدیقی

نبی ﷺ کے عشق کا تہذیب آشنا ہو جاؤں
وہ نعت لکھوں کہ خود نعت کا صلا ہو جاؤں

وہ دوسرا مرا جد تھا جو غارِ ثور میں تھا
سمجھ سکوں جو یہ نکتہ تو کیا سے کیا ہو جاؤں

اویس قرنیؓ سے سیکھوں میں ہجر کے آداب
اسی فراق میں پھر وصل آشنا ہو جاؤں

ترے وسیلے سے نیت میں وہ اثر آجائے
کہ ہاتھ اٹھاؤں تو خود حاصلِ دعا ہو جاؤں

مثالِ نکہتِ گل ہو سفر مدینے کا
زمانہ دیکھتا رہ جائے، میں ہوا ہو جاؤں

مرے خمیر میں اک آنچ کی کسر ہے ابھی
بس اب جو پہنچوں مدینے تو کیمیا ہو جاؤں

حرم میں میں بھی تو پیدا ہوا تھا دوسری بار
مروں وہیں پہ تو اک زندہ معجزا ہو جاؤں

ہجوم کر مرے رستے میں اپنے جلووں کا
کہ میں اکیلے چلوں اور قافلہ ہو جاؤں

میں ان ﷺ کی مجلسِ عرفاں کا حاشیہ بردار
فقیرِ جلوہ بنوں، دید کا گدا ہو جاؤں

تمام عمر جو مشقِ سخن رہی سرشارؔ!
بس اس لیے کہ ثنا خوانِ مصطفےٰ ﷺ ہو جاؤں

Marfat.com

واصل عثمانی

نعتِ رسول ﷺ پاک سے ایسا عطا ہوا شرف
دونوں جہاں کی نعمتیں میرے حضور صف بہ صف

دامنِ مصطفیٰ ﷺ مجھے گوشۂ امن و آشتی
چرخِ ستم شعار بھی کر نہ سکا مجھے ہدف

جس میں نہ ذکرِ شانِ حق جس میں نہ مدحتِ رسول ﷺ
ایسے بیان سے گزر ایسا کلام کر تلف

جودو سخا کے تذکرے کون و مکاں میں ہیں ترے
تیرے کرم کا غلغلہ ارض و سما میں ہر طرف

راضی تری رضا پہ ہیں بوذرؓ و طلحہؓ و بلالؓ
سعدؓ و عبیدہؓ و زبیرؓ حکم پہ تیرے سربکف

ذرے تری نگاہ سے روکش گوہرِ عدن
دستِ کرشمہ میں ترے نغمہ سرا ہوئے خذف

جس کا ہو ورد دم بہ دم اسمِ رسولِ محترم
اس کو زمانہ ایک قلم کر نہ سکا کبھی حذف

"سرمہ ہے میری آنکھ کا" خاک مدینۃ النبی ﷺ
رہبر راہ طیبہ ہیں میرے لیے شہ نجفؓ

Marfat.com

سحر انصاری

نہ کھو جائیں کہیں ہم ساعتِ دیدار سے پہلے
لپٹ جائیں مدینے کے در و دیوار سے پہلے
ادب سے چوم لیں آنکھیں ذرا جالی کے منظر کو
یہ آنسو گفتگو کر لیں مرے سرکار ﷺ سے پہلے
جہاں انوار ہی انوار خود میزاب رحمت ہوں
نہ دیکھا خواب ایسا دیدۂ بیدار نے پہلے
وہی دست مبارک فاتح قلب و نظر ٹھہرا
نظر آئی تھی جس میں شاخ گل تلوار سے پہلے
بہت کچھ تھا کہ جس پر اہل دنیا فخر کرتے تھے
مگر کیا تھا رسول اللہ ﷺ کے افکار سے پہلے
رہے گر یہ کناں کیا کیا مصائب پر محمد ﷺ کے
جنھیں حق نے گزارا تھا صلیب و دار سے پہلے
یہ دنیا جس پہ مہر و ماہ کی گردش کا سایہ ہے
شب تاریک تھی نور سحر آثار سے پہلے
ابوجہل زمانہ ! دیکھ شان مصطفےٰ ﷺ کیا ہے
ترے انکار سے پہلے، مرے اقرار سے پہلے
سحرؔ کیا اس قدر ہی کیف آور تھا، ذرا سوچو
کہا جو کچھ بھی تم نے نعتیہ اشعار سے پہلے

Marfat.com

اقبال حیدر

نعتیہ ہائیکو

فکر ہے صبح شام
دھڑکن دھڑکن آقاﷺ کا
ذکر ہے صبح شام

اللہ کا انعام
میرے خون میں شامل ہے
آقاﷺ کا پیغام

ہر لمحہ ہر گام
ساری دنیاؤں کے لیے
ان ﷺ کی رحمت عام

گونجے صبح و شام
ازل ابد کے گنبد میں
میرے نبی ﷺ کا نام

سب سے بڑا مقام
ہر مسجد سے پانچوں وقت
گونجے ان ﷺ کا نام

صبح ہو یا شام
ان کی ذات پہ لاکھوں درود
ان پر لاکھوں سلام

وہ آقاﷺ میں غلام
میرے لیے اسم اعظم
ان ﷺ کا مقدس نام

Marfat.com

عنایت علی خاں

وہ ﷺ جن کے نور سے رونق جہاں کو ملتی ہے
وہ ﷺ جن کے ذکر سے لذت زباں کو ملتی ہے

وہ ﷺ سنگ میل کہ صحرائے زیست میں جس سے
دلیل راہ ہر اک کارواں کو ملتی ہے

وہ ﷺ جن کا لطف زمان و مکاں سے ہے آزاد
وہ ﷺ فصل گل کہ ہر اک گلستاں کو ملتی ہے

وہ ﷺ جن کی فکر حقیقت رسا کے صدقے میں
یقیں کی دولت محکم گماں کو ملتی ہے

وہ ﷺ جن کے نقش کف پا کے چوم لینے پر
بلندیوں کی سند آسماں کو ملتی ہے

وہ ﷺ جن کی یاد عنایتؔ ہے ایسی دل افروز
قرار روح کو تسکین جاں کو ملتی ہے

Marfat.com

پیرزادہ قاسم

شعور حق کی ہم کو روشنی دی
انھی ﷺ نے زندگی کو زندگی دی

ملا ٹوٹے رشتوں کو حق سے
پھر ان کو دائمی وابستگی دی

رکھا خود بھی سخن میں نرم لہجہ
ہمیں بھی حرف کی شائستگی دی

ادا ہو کس طرح حق بندگی کا
بشر کو اک مثال بندگی دی

گداز عشق بھی بخشا ہے دل کو
زباں کو نعت کی توفیق بھی دی

Marfat.com

وسیم بریلوی

فلک کو میزبانی کی اجازت جب ملی ہوگی
تو بے چاری زمیں کی رات آنکھوں میں کٹی ہوگی

گلوں کی تمکنت کو کس نظر سے دیکھتی ہوگی
جو خوش بو آپ ﷺ کو چھو کر کسی قابل ہوئی ہوگی

عرب کے چاند کی آمد سے پہلے کس نے سوچا تھا
کہ تپتی ریت کی قسمت میں ایسی چاندنی ہوگی

پہنچنا چاند پر تو اک بہانہ تھا مرے آقا ﷺ
یہ دنیا آپ کا نقش کف پا ڈھونڈتی ہوگی

وسیمؔ اس در پہ دولت کے سہارے کون پہنچا ہے
جسے آقا ﷺ بلائیں گے اسی کی حاضری ہوگی

Marfat.com

اظہر عنایتی

ایسا نہ ہو کہ ہونٹوں پہ نامِ نبی نہ ہو
جو سانس لے رہے ہو کہیں آخری نہ ہو

جینے نہ دیں یہ دھوپ کی ظالم تمازتیں
ان کے کرم کی سر پہ جو چادر تنی نہ ہو

اس نام کو لبوں پہ فروزاں تو کیجیے
ممکن نہیں چراغ جلے روشنی نہ ہو

دورِ محمدی کو بنا لے اگر مثال
جس کرب میں ہے آج ہماری صدی نہ ہو

اس بزمِ کائنات میں وہ روشنی ہیں آپ
جس روشنی کے بعد کوئی روشنی نہ ہو

وہ زندگی خدا کی قسم زندگی نہیں
جس زندگی میں عکسِ حیاتِ نبی نہ ہو

بس اک کرم یہ اور کہ میدانِ حشر میں
آقا گناہ گار کو شرمندگی نہ ہو

اظہر جو نعت کہیے تو رکھیے گا یہ خیال
سیرت ہو جذبِ عشق ہو کاری گری نہ ہو

Marfat.com

عرش ہاشمی

جس پر نگاہ لطف شہ بحر و بر کریں
تکریم اس گدا کی نہ کیوں تاجور کریں
"بیگانہ سنتوں سے جو ہو، وہ مرا نہیں"
کیوں اس حدیث پاک سے صرف نظر کریں
دشوار کب ہے اسوۂ سرکار پر عمل
پر کیا کہیں کہ خود ہی نہ ہمت اگر کریں
اپنا شعار طاعت سرور میں صبر ہو
کوئی ستم بھی ڈھائے تو ہم درگزر کریں
ہم مجرموں کو آپ کی رحمت کی آس ہے
"آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں"
اپنے عمل کی کچھ بھی نہ وقعت نظر میں ہو
ہم لوگ اتباع نبی جس قدر کریں
کس طرح زندہ ہوں مرے آقا کی سنتیں
اس دھن میں اپنی شام اسی میں سحر کریں
خاک در رسول کے بوسے جو ہوں نصیب
محسوس خود کو عرشؔ نہ کیوں عرش پر کریں

Marfat.com

منصور ملتانی

ان کا ذکر جن پہ ہوئی دلکشی تمام
پھر کیوں نہ ہوگی رخ پہ بھلا روشنی تمام
دنیا کے چاک پر انھیں ﷺ تخلیق جب کیا
کر دی ہے کوزہ گر نے بھی کوزہ گری تمام
غار حرا سے کوہ صفا تک گواہ ہیں
ذہن رسا کو بخشی گئی آگہی تمام
سجدہ پھر ان ﷺ کا سجدہ کہ محراب کہہ اٹھی
ان ﷺ کی جبیں پہ کر دی گئی بندگی تمام
ذہن و دل و ضمیر پہ انسان کے جو تھی
وہ تیرگی انھی ﷺ کی نظر سے ہوئی تمام
اول وہی کہ نور ازل ان ﷺ کی ذات ہے
آخر وہی کہ ان ﷺ پہ ہے پیغمبری تمام
پل بھر بھی دل نے چین نہ لینے دیا کہیں
چوکھٹ پہ ان ﷺ کی آکے ہوئی بے کلی تمام
آؤ اٹھاؤ ہاتھ کرو مل کے یہ دعا
ہو کاش ان کے در پہ مری زندگی تمام
منصورؔ جس میں بیش ہو اخلاص کی مہک
ہوتی ہے بس قبول وہی حاضری تمام

Marfat.com

سیّد ذوالفقار حسین نقوی

محمد ﷺ مصطفٰے کی ذاتِ اقدس عکسِ قرآں ہے
یہی تو خار زارِ زیست میں راحت کا ساماں ہے

سلام ان ﷺ پر کہ جن کی ذات اقدس عین رحمت ہے
انھی ﷺ کا نام نامی تو مری بخشش کا عنواں ہے

یہ دوری جان لیوا ہے یہ فرقت کرب پیہم ہے
مدینے اڑ کے جا پہنچوں یہی بس ایک ارماں ہے

مرے دامن میں بھر دی ہیں زمانے بھر کی سب خوشیاں
یہ سب ان ﷺ کی عنایت ہے یہ سب آقا ﷺ کا احساں ہے

قلم ہے ہاتھ میں میرے تو یہ ان ﷺ کا تصدق ہے
یہی میرا یقیں ہے اور یہی تو میرا ایماں ہے

غلام مصطفٰے ﷺ ہوں میں غلام مرتضٰی ؓ ہوں میں
یہی ہے میری دولت اور یہی بخشش کا ساماں ہے

اسے تاریکیوں سے خوف کب آتا ہے اے نقوی
چراغ عشق احمد ﷺ جس کے سینے میں فروزاں ہے

Marfat.com

عاصی کرنالی

مداح ترا، غیر کا کیوں دست نگر ہو کیوں وقت ثنا ہاتھ میں جبریل کا پر ہو

اے جان بہاراں تری برکت نہ اگر ہو گلزار جہاں میں نہ شجر ہو، نہ ثمر ہو

صدیوں سے اسیر شب ظلمات تھی دنیا وہ مہر جہاں تاب جو نکلے، تو سحر ہو

مٹی سے ترے شہر کی، تعمیر ہوئے ہیں وہ قریۂ خورشید ہو یا چاند نگر ہو

بس ایک گزرگاہ ازل سے ہو ابد تک بس ایک سفر ہو، وہ مدینے کا سفر ہو

کیا عزتِ سائل ہے کہ کشکول ہوں خود پر کیا شانِ عطا ہے کہ ہمیں بھی نہ خبر ہو

میں اس کو سرِ نامۂ اعمال سجا لوں وہ لمحہ جو سرکار کی چوکھٹ پہ بسر ہو

رخسار کا کاغذ ہو اور اشکوں کی ہو تحریر اس در پہ گزارش بھی بہ اندازِ دگر ہو

ہر ذرّے سے اگتے ہوں جہاں سینکڑوں سورج اس شہر میں کیا حوصلۂ اہلِ نظر ہو

وہ عرش تلک جائیں تو معراج ہو ان کی ان تک بشر آجائے تو معراج بشر ہو

دو حرف ثنا عجز سے لکھ لوں تو بہت ہے یہ کون سا موقع ہے کہ اظہار ہنر ہو

عاصیؔ یہ گزارش بھی ادب سے ہے تجاوز
اتنا جو کہا جائے کہ مجھ پر بھی نظر ہو

Marfat.com

ریاض مجید

ٹھہری ہوئی آنکھوں میں جدائی کی گھڑی ہے
شب آخری طیبہ کی مرے سر پہ کھڑی ہے
اک ساعت بیدار ہے مقسوم نظر کا
دوری میں تڑپنے کے لیے عمر پڑی ہے
اک لمعۂ پراں ہے میسر دم رخصت
فہرست دعاؤں کی، سلاموں کی بڑی ہے
کیا عرض و گزارش ہو کہ ملتے نہیں الفاظ
دنیائے تمنا ہے جو ہونٹوں پہ اڑی ہے
روتے ہوئے سامان سفر باندھ رہے ہیں
محسوس یہ ہوتا ہے قیامت کی گھڑی ہے
اک گنبد خضرا ہے محیط دل و دیدہ
دھندلائی ہوئی آنکھوں میں تصویر جڑی ہے
کھینچتے چلے آتے ہیں قدم سوئے حرم پھر
یہ شہر مدینہ سے نکلنے کی گھڑی ہے
آتے ہوئے کیا سہل مدینے کا سفر تھا
جاتے ہیں تو ایک ایک قدم راہ کڑی ہے
لوٹا ہے مدینے سے ریاضؔ اپنا بدن ہی
جو روح ہے وہ اب بھی مواجہ پہ کھڑی ہے

Marfat.com

ناوک حمزہ پوری

رحمت کی پھوار

اے صلِ علیٰ، نطق گہر بار رسول ﷺ
رحمت کے پھوار ہے کہ گفتار رسول ﷺ
واللہ ہے، ''لا نبی بعدی'' شاہد
ہر دور کا معیار ہے کردار رسول ﷺ

دل کونین کی دھڑکن

تنویر صفا کی شمع روشن ہیں آپ ﷺ
تصویر حیا کا رنگ و روغن ہیں آپ ﷺ
اسرار حیات آپؐ کے دم سے ضوتاب
حقا ! دل کونینؐ کی دھڑکن ہیں آپ ﷺ

اکملت لکم

ممنون کرم آپ ﷺ کی خشکی و تری
روشن ہے فلک آپ ﷺ سے دھرتی ہے ہری
''اکملت لکم'' سے صاف چلتا ہے پتا
ختم آپ ﷺ کی ذات پر ہے پیغامبری

محسن اعظم ﷺ

اسرار حیات کی وضاحت کر دی
ہر راز ممات کی وضاحت کر دی
یہ محسن اعظم ﷺ کا ہے احسان عظیم
اک راہ نجات کی وضاحت کر دی

Marfat.com

رئیس احمد نعمانی

کاش دل کی یہ دعا باب اثر تک پہنچے
یہ سیہ نامہ بھی سرکار ﷺ کے در تک پہنچے

خاک طیبہ! ترے ذروں سے عقیدت ہے مجھے
کس لیے میری نظر لعل و گہر تک پہنچے

ان کے قدموں کے نشاں اس سے بہت آگے ہیں
اہل سائنس تو بس سطح قمر تک پہنچے

راحت جاں ہیں مری یاد خدا، نعت نبی ﷺ
کاش اس رات کا دامن نہ سحر تک پہنچے

کہنہ خالق کا سمجھنا تو کہاں ممکن تھا
کیا جہاں والے ابھی کہنہ بشر تک پہنچے

اے ہوا ! یاد رہے تجھ کو وصیت میری
خاک اڑ کر مری، آقا ﷺ کے نگر تک پہنچے

فقر ہی فخر ہے جب ان کے غلاموں کا رئیسؔ
ہاتھ پھر کیوں کسی گنجینۂ زر تک پہنچے

Marfat.com

مناظر عاشق ہرگانوی

وہ جس کے نور نے بخشا ہے نور آنکھوں میں
شراب شوق کی مستی سرور آنکھوں میں
وہ جس نے درد دیا دل کو، درد کو عظمت
جگر کو سوز دیا اور سوز کو راحت
بشر کو جس نے ہے بخشا لباس ہستی کا
سروں سے مٹ گیا سودا صنم پرستی کا
وہ جس کے دور نے دور جہاں بدل ڈالا
زمیں کا ذکر ہی کیا آسماں بدل ڈالا
وہ خضر راہ ہے وہ رہنما ہے انساں کا
خدا نہیں ہے مگر ناخدا ہے انساں کا
وہ جس نے صاحب ایماں بنا دیا ہم کو
نظر نے جس کی مسلماں بنا دیا ہم کو
وہ جس نے نور کے سانچے میں مجھ کو ڈھالا ہے
جہاں کو کفر کے ظلمات سے نکالا ہے
اسی کے جلوے سے عاشق ہے روشنی ساری
اسی کے نام سے دنیا میں زندگی ساری

Marfat.com

اطہر شاہد

تمام اشک دعا تھے قبول ہوتے رہے
درود پڑھتا رہا زخم پھول ہوتے رہے

فدائے شیوۂ رحمت کہ تیرہ بختوں کے
دلوں کو نور کے تحفے وصول ہوتے رہے

غلام گزریں گے کتنے کٹھن مراحل سے
یہ سوچ کر مرے آقا ملول ہوتے رہے

ہر ایک راہ کو بخشا مزاج کا ہکشاں
ستارے آپ کے قدموں کی دھول ہوتے رہے

گلیم پوش غلامان مصطفےٰ ﷺ کے طفیل
شہنشہی کے مرتب اصول ہوتے رہے

مرے ہنر کی ہے معراج یہ گماں شاہدؔ
مری ثنا کے شگوفے قبول ہوتے رہے

Marfat.com

ظہیر غازی پوری

فکر اور احساس کے دیوار و در روشن ہوئے
نام احمدﷺ لیتے ہی ہم سر بہ سر روشن ہوئے

زندگی کا اتنا روشن ضابطہ لائے تھے وہ
بے کس و بے آسرا لوگوں کے گھر روشن ہوئے

اک نگاہ خاص اٹھی جب شہ کونینؐ کی
ٹوٹتی اقدار کے سب بام و در روشن ہوئے

انؐ کے لب کی ایک جنبش کا کرشمہ دیکھئے
بند مٹھی میں بھی پتھر کے جگر روشن ہوئے

دفعتاً کون و مکاں میں برق سی لہرا گئی
آپ کے نقش قدم جب عرش پر روشن ہوئے

کالے پتھر کی زیارت خواب میں کیا ہوگئی
نور کے سائے در و دیوار پر روشن ہوئے

اے ظہیرؔ اقوام عالم نے کیا ہے اعتراف
ان ﷺ کے آنے سے ہی سارے بحر و بر روشن ہوئے

Marfat.com

نسیم سحر

اس قریۂ بہار میں دیتے ہیں حاضری
جب بھی ہو اختیار میں، دیتے ہیں حاضری

مدھم جو پڑنے لگتی ہے اندر کی روشنی
انوار کے دیار میں دیتے ہیں حاضری

شاید کبھی ہمیں بھی حضوری نصیب ہو !
اس ایک انتظار میں دیتے ہیں حاضری

خوش بو بسا کے لاتے ہیں ہم قلب و روح میں
جب شہر مشک بار میں دیتے ہیں حاضری

قطرہ جہاں کا خود بھی سمندر سے کم نہیں
اس بحر بے کنار میں دیتے ہیں حاضری

جلتے ہیں ہم بہت جو زمانے کی دھوپ میں
اس شہر سایہ دار میں دیتے ہیں حاضری

کتنا سکون ملتا ہے یک دم ہمیں نسیم
جیسے بھی اضطرار میں دیتے ہیں حاضری

Marfat.com

ظفر مرادآبادی

زمیں پہ نور خدا، بے حجاب روشن ہے
بہ شکل حسن رسالت مآب ﷺ روشن ہے
نظر ٹھہرتی نہیں، مطلع نبوت پر
رخ حضور ﷺ ہے یا آفتاب روشن ہے
طلوع نور درخشاں ہے یا نوید خلیلؑ
اک آفتاب پس آفتاب روشن ہے
زمیں سے تا بہ فلک بچھ گئی ہے کاہکشاں
بہ اہتمام در باریاب روشن ہے
طلب کچھ اپنی نہیں ہے لب مبارک پر
شب وصال بھی امت کا باب روشن ہے
وہیں چھٹیں گے اندھیرے سیاہ بختی کے
وہ ایک در جو بہ صد آب و تاب روشن ہے
ہے سنگ باریٔ طائف سے جسم اطہر پر
ہر ایک زخم کہ جیسے گلاب روشن ہے
لہو سے ہوگئے لبریز آپ کے نعلین
مگر لبوں پہ منور خطاب روشن ہے
انھی کے دم سے منور ہے گوشۂ سیرت
عمل میں جن کے خدا کی کتاب روشن ہے
ہے ان کی یاد ظفرؔ ایسے موجزن دل میں
کہ جیسے برق، درون سحاب روشن ہے!!

Marfat.com

قمر زیدی

محمد ﷺ پیکرِ انساں میں شاید اس لیے آئے
کہ وہ اپنی حیاتِ پاک کے دوراں ہمیں
جو کچھ کہیں
یا کر کے دکھلائیں
وہ انساں کی حدِ امکاں کے اندر درج ہو جائے
اور اس بنیاد پر کوئی بشر
شعارِ مصطفائی کو
اگر نا قابلِ تقلید سمجھے
کہ انساں کا نبی سے کیا تقابل؟
تو شاید
وہ مسلماں ہی نہیں
نبی کے نام سے واقف ہے لیکن
نبی کی ذات پر ایماں نہیں ہے
تو اے نسلِ بنی آدم
خصوصاً اے مسلمانو، یہ جانو
مسلمانی نبی کا نام لینا ہی نہیں ہے
نبی کی پیروی کرنے
اور ان کے حکم کی تعمیل کرنے میں خفی ہے
قمر شاید تجھے بھی خوش گمانی ہو گئی ہے
بزعمِ خود اگر تو شاعری کو رہبری کہہ کر
زباں سے دعویٔ تلمیذِ رحمانی بھی کرتا ہے
تو اس میدان میں آنا پڑے گا
نبی نے جو کہا یا کر کے دکھلایا
فقط نعتوں میں دہرانا نہیں ہے
عمل کر کے بھی دکھلانا پڑے گا
یہی مقصد تھا اس نورِ خدا کو جسم دینے کا

Marfat.com

ظفر اقبال ظفر

عجب لذت سفر میں ہے، مدینہ لکھ رہا ہوں میں
مدینہ چشم تر میں ہے، مدینہ لکھ رہا ہوں میں

قلم، کاغذ، سیاہی، لفظ سارے نور میں ڈوبے
یہ فن نعت ہنر میں ہے، مدینہ لکھ رہا ہوں میں

جو اس کے سائے میں بیٹھا مہک اٹھا بدن اس کا
جو یہ خوشبو شجر میں ہے، مدینہ لکھ رہا ہوں میں

ابھی آ جائے گا ساحل تمھارے سامنے لوگو !
ابھی کشتی بھنور میں ہے، مدینہ لکھ رہا ہوں میں

نہ شدت دھوپ میں ہے اور نہ سختی راستے میں اب
کرم ان ﷺ کا سفر میں ہے، مدینہ لکھ رہا ہوں میں

یہ سب ذکر نبی ﷺ یاد نبی ﷺ سے ہے مجھے حاصل
سکوں قلب و نظر میں ہے، مدینہ لکھ رہا ہوں میں

در و دیوار آنگن میں مرے اک نور بکھرا ہے
ظفر رونق جو گھر میں ہے، مدینہ لکھ رہا ہوں میں

Marfat.com

عبدالعزیز خالد

تضمین بر اشعار غالب

سخنوری کے سفر میں یہ کیا مقام آیا
صریر خامہ سے آوازۂ سلام آیا
جو رزق دل تھا وہی سوز عشق کام آیا
"زبان پہ بار خدایا، یہ کس کا نام آیا؟
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لیے!"

بیاض رخ پہ رقم الکتاب کی تفسیر
وہ بے نظیر ہے وہ ممتنع ہے جس کی نظیر
وہ اس کے وصف کو لاؤں بہ حیطۂ تحریر
"مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغ اسیر
کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کے لیے!!"

بے بسکہ حرف زدن بازناں بنائے غزل
حریف نعت پیمبر نہیں نوائے غزل
کہ تنگ قد عبارت پہ ہے قبائے غزل
"بقدر شوق نہیں ظرف تنگنائے غزل
کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیاں کے لیے!!"

Marfat.com

ہوئی اسی کے لیے زندگی کی پیدائش
اسی کا صدقہ ہے نوعِ بشر کی افزائش
نزول نعمت و تسکین و ذوق آسائش
"زمانہ عہد میں اس کی ہے محو آرائش
بنیں گے اور ستارے اب آسماں کے لیے ! !"

میں تشنہ کام ہوں اس کا وہ میرا ساقی ہے
مرے بیان تمنا کی بے فراقی ہے
دیا جو میں نے سر انجام اتفاقی ہے
"ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بے کراں کے لیے ! !"

نصیب اس کو نہ یوں ہی قبول عام ہوا
تمام عمر رہا حرف سے نبرد آرا
ہے اپنے طرز بیاں میں وہ بے گماں یکتا
"ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے ! !"

Marfat.com

بشیر حسین ناظم

تضمین بر نعت غالب

بالا ز عقل ذروۂ شان محمدﷺ ست
خلق عظیم تیغ و سنان محمدﷺ ست
کم تر ابد، ز آن زمان محمدﷺ ست
حق جلوہ گر ز طرز بیان محمدﷺ ست
آرے کلامِ حق بہ زبان محمدﷺ ست

آن مطلع ضیا و سنا آسماں جناب
معراج حسن خلق و معراج انتخاب
تاباں ز نور اوست دل چشم آفتاب
آئینہ دار پرتو مہر است ماہتاب
شان حق آشکار ز شان محمدﷺ ست

ہر پہلوئے دیار نبیﷺ ہست مرغزار
خار رہ مدینہ، گل مایۂ بہار
خوشتر ز خلد، روضۂ شاہ ابد قرارﷺ
واعظ حدیث سایۂ طوبیٰ فروگزار
کانجا سخن ز سرو روان محمدﷺ ست

Marfat.com

این نکتہ را شناس کہ مبہم نہ مغلق است
بعد از خدا بنیست ﷺ مکرم، محقق است
ایں قولِ ہم مسلم و محکم، مصدق است
تیر قضا ہر آئینہ در ترکش حق است
اما کشود آں ز کماں محمد ﷺ ست

مملو کنم ز بادۂ توحید جام را
تر می کنم ز ذوق مۓ عشق کام را
زینت دہم ز اسم محمد ﷺ کلام را
بنگر دو نیمہ گشتن ماہ تمام را
کان نیمہ جنبشے ز بنان محمد ﷺ ست

کیواں بہ پیش قبلہ رویش جبیں خمد
رخش زماں بزیر عنانش ہمی رود
بر امرِ او محیط و سپہر بریں چمد
ہر کس قسم بآنچہ عزیز است می خورد
سوگند کردگار بجان محمد ﷺ ست

آن کس کہ بر زبان برارد ہوالصمد
در طاق قلب، شمع ہدا را جلا دہد
بر نقش پائے شاہد کونین ﷺ سر نہد
و ز خود ز نقش مہر نبوت سخن رود
آن نیز نامور ز نشان محمد ﷺ ست

Marfat.com

ہین گوش کن بہ نکتۂ عرفان و آگہی
غرقند دو جہان بہ میم محمدی ﷺ
از رمز مار میت بداں عظمت نبی
دانی اگر بہ معنیٔ لولاک وا رسی
خود ہر چہ از حقیقت از آن محمد ﷺ ست

بر لوح روح صورت جانان لگاشتم
جز عشق او بہ کشت تمنا نکاشتم
چو زہرہ و مجال ستایش نداشتم
غالب ثنائے خواجہ ﷺ بہ یزداں گزاشتم
کان ذات پاک مرتبہ دان محمد ﷺ ست

Marfat.com

اسلم انصاری

مرزا غالب کی فارسی نعت کا منظوم ترجمہ، اردو

حق جلوہ گر ہے طرز بیان حضور سے
بے شک، کلام حق ہے زبان حضور سے
آئینہ دار، پرتو خورشید کا ہے ماہ
شان حق آشکار ہے شان حضور سے
تیر قضا ہر آئینہ ترکس میں حق کی ہے
پر ہے کشاد اس کی کمان حضور سے
جانو. جو تم پہ معنیٔ لولاک کھل سکیں
تخلیق کا فروغ ہے آن حضور سے
اپنی عزیز چیز کی کھاتے ہیں سب قسم
سوگند کردگار ہے جان حضور سے
واعظ، تو ذکر سایۂ طوبیٰ کو چھوڑ دے
ہے اب تو بحث سرو روان حضور سے
کس طور سے دو نیم ہوا چاند، دیکھئے
یہ نیم جنبش آئی بنان حضور سے
گر بات نقش مہر نبوت کی چل پڑے
وہ خود بھی نامور ہے نشان حضور سے
غالبؔ، خدا پہ چھوڑ دی مدحت رسول ﷺ کی
آگاہ بس وہی تو ہے شان حضور سے

Marfat.com

مولانا احمد رضا خاں

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفےٰ ﷺ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

قصر وفا کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روح قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

میں نے کہا کہ جلوۂ اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نور مہر میں مٹ کے دکھا دیا کہ یوں

ہائے رے ذوق بے خودی دل جو سنبھلنے سا لگا
جھک کے مہک میں پھول کی گرنے لگی صبا کہ یوں

دل کو دے نور و داغ عشق پھر میں فدا دو نیم کر
مانا ہے سن کے شق ماہ آنکھوں سے اب دکھا کہ یوں

دل کو ہے فکر کس طرح مردے جلاتے ہیں حضور ﷺ
اے میں فدا، لگا کر ایک ٹھوکر اُسے بتا کہ یوں

باغ میں شکر وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے اُن کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

جو کہے شعر و اس شرع دونوں کا حسن کیوں کر آئے
لا اُسے پیش جلوۂ زمزمۂ رضا کہ یوں

Marfat.com

ایاز صدیقی

میں اِدھر ہوں اور اُدھر باب شہ ﷺ ابرار ہے
منزل قربت میں حائل ہجر کی دیوار ہے

گریۂ ہجر نبی گنجینۂ انوار ہے
چشم تر میں ایک ایک آنسو دُرِ شہوار ہے

آپ ﷺ کے لطف وسخاوت کی کوئی حد ہی نہیں
میرا کاسہ نعمتوں کا آئنہ بردار ہے

آپ ﷺ کا ایک اک سخن تفسیر قرآن مبیں
آپ ﷺ کی ہر جنبش لب کاشف اسرار ہے

یامحمد ﷺ مجھ کو بھی بلوایئے، بہر خدا
لوگ کہتے ہیں مدینہ شہر پرانوار ہے

ہاں مجھے بھی چاہیے پروانۂ بخشش، حضور ﷺ!
ہاں مجھے بھی نعت گوئی کی سند درکار ہے

میری آنکھیں بھی ترستی ہیں زیارت کے لیے
میرا دل بھی یا نبی ﷺ حسرت کش دیدار ہے

پھر تصور کر رہا ہے سبز گنبد کا طواف
اوج پر پھر آج میرا طالع بیدار ہے

اور نبیوں کے عمل بھی قابل تقلید ہیں
اُسوۂ سرکار ﷺ تو پھر اسوۂ سرکار ﷺ ہے

سجدہ ہائے شکر ادا کرتا ہوں ایک اک لفظ پر
نعت محبوب خدا لکھنا بہت دُشوار ہے

موجۂ باد مخالف کا مجھے کیا ڈر ایاز!
رحمت ﷺ عالم میری کشتی کا کھیون ہار ہے

Marfat.com

اسرار احمد سہاوری

میرے آقاﷺ کے لیے وقت عناں گیر نہیں
شب معراج میں لمحات کی زنجیر نہیں

گنبد سبز کی رفعت کو فلک کیا پہنچے
در و دیوار حرم سی کوئی تعمیر نہیں

مجھ کو ہر غم کی مصیبت سے بچا لیتی ہے
کیسے کہہ دوں کہ دعا میں مری تاثیر نہیں

حادثے غم کے مرے سر سے گزر جاتے ہیں
میں کسی طرح غم دہر سے دل گیر نہیں

اک نظر آپ کی گر میری طرف ہو جائے
پھر مجھے فکر زبوں حالیٔ تقدیر نہیں

جلوۂ کون و مکاں دل میں سجا ہے اسرار
ان کی یادوں سے حسیں تر کوئی تصویر نہیں

Marfat.com

تنویر پھول

کھل کے اب غنچوں کو ہے زیب گلستاں ہونا!
آج لازم ہے یہاں جشن بہاراں ہونا ! !

بخت کا ایسے سخنور کے بھلا کیا کہیے !
جس کی قسمت میں ہو احمدﷺ کا ثنا خواں ہونا

روئے تاباں کو اگر اُن ﷺ کے چکوری دیکھے!
بھول جائے گی وہ مہتاب پہ قرباں ہونا !

کھیل سمجھے ہیں محمدﷺ کی غلامی کو سبھی !
کیا ہی آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا !

منزل عشق میں مسکا کے فنا ہوتے ہیں !
تو نے دیکھا نہیں غنچوں کا وہ خنداں ہونا

چاند روپوش ہو ساون کی گھٹا میں جیسے ! !
روئے تاباں پہ وہ زلفوں کا پریشاں ہونا

آگ نمرود کی گلزار بنے گی فوراً !
شرط ہے دل میں براہیمؑ سا ایماں ہونا !

پھول ہے نغمہ سرا، دیکھو یہ صحبت کا اثر !
گل نے سیکھا ہے عنادل سے غزل خواں ہونا

Marfat.com

شوذب کاظمی

دل میں محمدﷺ عربی کا خیال ہے
سمٹا ہوا نظر میں محیط جمال ہے

اے دل تری تڑپ کا ابھی سے یہ حال ہے
اُن کے حضور عرض تمنا محال ہے

حد نگاہ تک ہیں ستارے بچھے ہوئے
یا گرد شاہراہ شہ خوش خصال ہے

جتنی ضدیں تھیں ایک ہی مرکز پہ آ گئیں
محبوب کبریا کی نظر کا کمال ہے

بے سایہ اور سایۂ رحمت میں دو جہاں
اک بوریا نشیں کا کرم بے مثال ہے

شوذبؔ مجھے نصیب ہو طیبہ کی سرزمیں
یہ رب ممکنات سے میرا سوال ہے

Marfat.com

شاکر ادیبی

ہمارا علم کیا اور سوچنا کیا
خدا کو ہے خبر ہیں مصطفےٰ ﷺ کیا

مسیحا جا تڑپ لینے دے مجھ کو
یہ ہے درد نبی ﷺ اس کی دوا کیا

مہک ملتی ہے گیسوئے نبی ﷺ کی
گلی سے اُن کی آئی ہے صبا کیا

حرم سے دل مدینے تک جڑے ہیں
خرد کیا جانے ہے یہ سلسلہ کیا

یہ عرفاں ہے کہاں مسند نشیں کو
مرے سرکار ﷺ کا ہے بوریا کیا

خدا کے بعد افضل ہیں محمد ﷺ
کسی کو مرتبہ ایسا ملا کیا

نبی ﷺ از ابتدا تا انتہا ہیں
اب اس کے بعد کہنے کو بچا کیا

مرے آقا ﷺ مرے دل کے قریں ہیں
محبت ہو تو شاکر فاصلہ کیا

Marfat.com

سرشار صدیقی

یہ کس کے قدموں پہ سرشار سر جھکایا ہے
کہ میرے قد سے بڑا آج میرا سایہ ہے
اس اسم پاک کو جب حرزِ جاں بنایا ہے
تو ہجر میں بھی حضوری کا لطف آیا ہے
ارادہ، گویا اشارہ تھا باریابی کا
میں یوں چلا ہوں کہ جیسے مجھے بلایا ہے
میں اس نگاہ کی اُمید لے کے آیا ہوں
کہ جس نے خاک کو بھی کیمیا بنایا ہے
غلام ثانی اثنینؓ ہوں مجھے کیا غم
کہ ان کے سائے کے سائے میں میرا سایہ ہے
درود پڑھتے ہی اکسیر بن گئی مری خاک
یہ نسخہ میں نے درِ مصطفیٰﷺ سے پایا ہے
خلوصِ مدحتِ سرکارِ دوسرا کے طفیل
سخن نے مرتبۂ اعتبار پایا ہے
مرے سلام کی اوقات کیا مگر سرشارؔ
دل ایسے دھڑکا کہ جیسے جواب آیا ہے

Marfat.com

علی محسن صدیقی

نشان عظمت و تقدیس بام و در ٹھہرے
ترے حوالے سے پتھر بھی معتبر ٹھہرے

ہزار دانش و فرہنگ کے لیے پندار
ترے حضور جو پہنچے، تو بے خبر ٹھہرے

خرد سے خیرہ نگہہ، اہل دانش و بینش
ترے ہی نور بصیرت سے دیدہ ور ٹھہرے

تری نگاہ کا فیضان ہی تو ہے، جس سے
عمرؓ کے ایک اشارے پہ بحر و بر ٹھہرے

یہ معجزہ ہے تری تربیت کا جس کے طفیل
جو بے ہنر تھے کبھی، صاحب ہنر ٹھہرے

بھٹک رہے تھے جو صدیوں سے راہ گم کردہ
ترے ہی فیض سے دنیا کے راہ بر ٹھہرے

نفس میں تیری، عرار و گلاب کی خوش بو
ترے ہی لفظ، گہر سے بھی خوب تر ٹھہرے

خدا کے خلق کے پیکر، محمدﷺ و احمدﷺ
خدا کے بعد، تمھیں سب سے معتبر ٹھہرے

Marfat.com

ظہیر غازی پوری

زمانے بھر میں یکتا کوئی ہستی ہو نہیں سکتی
کہ وہ اللہ کے محبوب جیسی ہو نہیں سکتی

یہ سچ ہے رحمت للعالمین ﷺ نے اپنی امت پر
کیے احسان اتنے جن کی گنتی ہو نہیں سکتی

فدایان نبی ﷺ کے ہاتھ سے جو دُور رہ جائے
خدائے لم یزل کی ایسی رسی ہو نہیں سکتی

حکومت بیٹھ کر جو کی کھجوروں کی چٹائی پر
زمانے میں کہیں بھی ایسی شاہی ہو نہیں سکتی

زمیں سے عرش تک ہیں جن کے قدموں کے نشاں روشن
حقیقت ان کی دنیا میں کہانی ہو نہیں سکتی

رسول پاک ﷺ کی دنیا میں جس نے پیروی کی ہے
سرِ محشر زیادہ اس پہ سختی ہو نہیں سکتی

ظہیرؔ اک بار آ جائیں وہ صحن خواب میں میرے
کہ اس سے بڑھ کے کچھ میری کمائی ہو نہیں سکتی

Marfat.com

صابر وسیم

مایوسی کی ظلمت سے جب دل گھبراتا ہے
اسمِ محمدﷺ تاریکی میں دیا جلاتا ہے

اس کے نام سے کھل اٹھتے ہیں امیدوں کے پھول
ہرا بھرا اک موسم اپنے پاس بلاتا ہے

اُس رحمت کا دامن تھام کے زندہ رہتے ہیں
ورنہ ہمیں کب اس دنیا میں جینا آتا ہے

اس ہستی کے واسطے ہی تخلیق ہوا یہ سب
صرف تماشے کو یہ، دنیا کون بناتا ہے

راتوں کے سناٹوں میں سرشاری رہتی ہے
ذکر محمدﷺ لمحہ لمحہ رس برساتا ہے

دھیان میں اس کے سو جائیں تو شب بھر اس کا دھیان
خواب سرا کی دیواروں پہ رنگ بچھاتا ہے

اللہ کا پیغام ہوا کی لہروں پر جا کے
بحر و بر میں اُس کا ہی چرچا پھیلاتا ہے

صرف وہی آنکھیں ہیں جن کو آنکھیں کہتے ہیں
اُس گنبد کا منظر جن آنکھوں میں سماتا ہے

Marfat.com

قیصر نجفی

اندھی سوچوں میں بینائی جاگ اٹھی
صدیوں بعد وہاں دانائی جاگ اٹھی

سناٹوں کے گھر گھر تالے ٹوٹ گئے
کیا آواز تھی ہر انگنائی جاگ اٹھی

بغض و عداوت کی خلوت دم توڑ گئی
وہ آئے تو بزم آرائی جاگ اٹھی

ہر سو امن کی فاختہ کی چہکار سنی
ان ہاتھوں میں جب دارائی جاگ اٹھی

قلزم ریگ سے اُبھرتی لہر تحرک کی
پیکر ہستی میں انگڑائی جاگ اٹھی

سارے نیند کے ماتے اس کی اور چلے
جب وہ اک بستی صحرائی جاگ اٹھی

وہ خوشبو جب پھیلی چار طرف قیصرؔ
روح گیتی کی پہنائی جاگ اٹھی

Marfat.com

حفیظ تائب

دیر جتنی اشک خوں سے آنکھ تر ہونے میں ہے
اُس سے کم طیبہ کی سمت اذن سفر ہونے میں ہے

کر لیا ہے جب درودی رتجگے کا اہتمام
دیر پھر کیسی شب غم کی سحر ہونے میں ہے

دھیان رہتا ہے تو صبح و شام رحمت کی طرف
لذت وراحت عجب بے بال و پر ہونے میں ہے

تپتے صحرا میں ہو میری جاں کو حاصل کس طرح
نم جو ذرکار اس شجر کے بارور ہونے میں ہے

جانے کیا احوال اُمت کے بدلنے میں ہے دیر
جانے کیا حائل دُعا کے پراثر ہونے میں ہے

کب بہار آئے گی تائبؔ آرزو کے دشت میں
کیا خبر کیا دیر رحمت کی نظر ہونے میں ہے

Marfat.com

عاصی کرنالی

ہم نبی ﷺ کا آستاں دیکھا کیے محورِ کون و مکاں دیکھا کیے
اُن کا در ہے قبلہ گاہِ اِنس و جاں قبلہ گاہ اِنس و جاں دیکھا کیے
ایک ہی منزل کے رُخ گرمِ سفر کارواں در کارواں دیکھا کیے
یہ غبارِ نارسایاں تو نہیں جنبشِ ریگِ رواں دیکھا کیے
کعبے کی ''پہلے'' زیارت ہم نے کی ایک حیرت زا سماں دیکھا کیے
قدسیاں دیکھا کیے سب کا طواف ہم طوافِ قدسیاں دیکھا کیے
ہم مدینے کے مسافر رشک سے میزبانوں کے مکاں دیکھا کیے
دیکھ کر باغاتِ طیبہ کے شجر طائروں کے آشیاں دیکھا کیے
اُس فضائے زندگی پرور میں ہم ارتقائے جسم و جاں دیکھا کیے
وحدتِ ملّی کا منظر دیکھ کر اپنے ہونے کا نشاں دیکھا کیے
ہم نے بڑھ کر جالیوں کو چھو لیا بے بسی سے پاسباں دیکھا کیے
کیا سمجھتے فلسفی معراج کو وہ کہاں تھے، یہ کہاں دیکھا کیے
ہم وہاں موہوم تھے، معدوم تھے بس وہی وہ تھے، جہاں دیکھا کیے
اُن کے قدموں میں پڑی دیکھی زمیں در پہ جھکتا آسماں دیکھا کیے
واپسی میں سبز گنبد کا جمال آنسوؤں کے درمیاں دیکھا کیے

جب تلک ممکن رہا، مڑ مڑ کے ہم
حاصلِ عمرِ رواں دیکھا کیے

Marfat.com

افتخار امام صدیقی

خدا نے قلب پر میرے محمدﷺ نام لکھا ہے
مجھے دنیا عطا کر کے، فلک انعام لکھا ہے

دعاؤں میں وہی اول، وہی آخر دعاؤں میں
اسی کے نام کی خوش بو کو دل آرام لکھا ہے

بس اک دیدار کی خواہش، میری سانسوں میں زندہ ہے
اسی کو صبح سوچا ہے، اسی کو شام لکھا ہے

خدا کے عشق کی شدت، درود پاک کی صورت
وہ خالق ہے، مگر اس نے بھی اپنا کام لکھا ہے

مجھے اپنے گناہوں پر جہنم کی سزا ممکن
مگر ان کی شفاعت کو سفر انجام لکھا ہے

Marfat.com

نسیم سحر

جتنے بھی شہر نبی ﷺ میں ذرّہ ہائے خاک ہیں
سب ہمارے واسطے مانند ہفت افلاک ہیں

جتنے بھی اہلِ خرد ہیں، صاحبِ ادراک ہیں
روبرو اُمی کی دانش کے خس و خاشاک ہیں

کتنا اچھا ہو اگر مٹی وہاں کی ہو نصیب !
دفن یوں تو ہم جہاں بھی ہوں، وہیں کی خاک ہیں

اور احساس تحفظ کی ضرورت کیا ہمیں
ہم تو زیرِ سایۂ اسمِ رسولِ پاک ﷺ ہیں

اس گھڑی ہم روضۂ اطہر پہ حاضر ہیں نسیم
اس گھڑی ہم خود سراپا دیدۂ نمناک ہیں

Marfat.com

تقی عابدی

نعت لکھنے کی ہدایت ہوگئی
یوں ہوا احساس لکھ کر نعت کو

نعت میری اس قدر مقبول تھی
نعت لکھنے کا ارادہ جب کیا

رحمت اللعالمیں ﷺ جب آ گئے
دعوادارانِ نبوت سے کہو

اختیارِ شوق اتنا بڑھ گیا
یہ ریاضت تو عبادت ہوگئی

جیسے بخشش کی ضمانت ہوگئی
ایک مصرع پر شفاعت ہوگئی

خاص مولا ﷺ کی عنایت ہوگئی
چار سُو دُنیا میں رحمت ہوگئی

''ختم آقا ﷺ پر نبوت ہوگئی''
جب بھی دل چاہا زیارت ہوگئی

ظلمتوں میں وہ نہیں رہتا تقی
روشنی کی جس کو عادت ہوگئی

Marfat.com

سیّد افتخار حیدر

ہر قدم آپ ﷺ کی رحمت کے ملے ہم کو سراغ
زیست نے آپ ﷺ کو دیکھا سدا محوِ ابلاغ
لبِ گلریز کے مہکے ہوئے فرمانوں سے
آج تک خلقتِ عالم کے معطر ہیں دماغ
آپ ﷺ کے ایک تبسم سے ملا حسن کو نور
آپ ﷺ کے در سے پیئے عشق نے رحمت کے ایاغ
ایسے پُرنور ہوئے دہر میں کس شے کے نقوش
کس کے چہرے کے اُجالے رہے ایسے بے داغ
آپ ﷺ کے بچوں کے پھینکے ہوئے ٹکڑے چنتا
میں جو ہوتا کبھی سرکار ﷺ کے آنگن میں زاغ
آپ ﷺ کے خون سے صحراؤں میں گلشن مہکے
چارسو پھیل گئے سیرتِ صد رنگ کے باغ
جب بھی طاغوتی ہواؤں کے تھپیڑے لپکے
ہنس دیے آپ ﷺ کے ایوانوں کے پُرنور چراغ
کیا رکھوں اب بھی میں اُمیدِ شفاعت آقا!
دامنِ دل مرا عصیاں سے ہوا داغ ہی داغ

آپ ﷺ کی آل کی نسبت سے ہے سائل حیدرؔ
خوفِ محشر سے عطا کیجیے عاصی کو فراغ

Marfat.com

محمد علی اثر

خدا کے نور سے ہیں سیّد الوریٰ روشن
ازل سے تا بہ ابد اُن ﷺ کا سلسلہ روشن

خدا کی حمد کے اور نعت مصطفیٰ ﷺ کے چراغ
ہیں میرے دل میں بہ احسانِ کبریا روشن

جہاں جہاں بھی زمانے نے سر جھکایا ہے
وہاں وہاں ہے محمد ﷺ کا نقشِ پا روشن

روش روش ہے منور جہاں جہاں جاؤں
قدم قدم پہ چراغ آپ ﷺ نے کیا روشن

ورق ورق پہ مرے دل کے نعت ہے تحریر
ہے جسم و جاں میں اُجالوں کا سلسلہ روشن

اندھیرے ختم ہوئے باطل و جہالت کے
جہاں میں جب سے ہوئی شمعِ مصطفیٰ ﷺ روشن

سمجھ ہے ایسی کہاں ہم جو آپ ﷺ کو سمجھیں
ہے آپ ﷺ کا تو خدا پر ہی مرتبہ روشن

اثر نہ آئے گا ہرگز کہیں دعا میں اثر
دعا میں ہو نہ اگر اُن ﷺ کا واسطہ روشن

Marfat.com

نسیم سحر

جتنے بھی شہر نبی میں ذرّہ ہائے خاک ہیں
سب ہمارے واسطے مانند ہفت افلاک ہیں

جتنے بھی اہلِ خرد ہیں، صاحبِ ادراک ہیں
روبرو اُمی کی دانش کے خس و خاشاک ہیں

کتنا اچھا ہو اگر مٹی وہاں کی ہو نصیب!
دفن یوں تو ہم جہاں بھی ہوں، وہیں کی خاک ہیں

اور احساس تحفظ کی ضرورت کیا ہمیں
ہم تو زیرِ سایۂ اسمِ رسولِ پاک ﷺ ہیں

اس گھڑی ہم روضۂ اطہر پہ حاضر ہیں نسیمؔ
اس گھڑی ہم خود سراپا دیدۂ نمناک ہیں

Marfat.com

رشیدہ عیاں

کروں آقا، چراغاں یوں ترے روضے کی جالی پر
کہ آنکھوں کے دیے رکھ دوں ترے روضے کی جالی پر

اگر بادِ حوادث ریزہ ریزہ کرکے بکھرا دے
تو بن کر خاک جم جاؤں ترے روضے کی جالی پر

یہ ہیں تار نظر کے درمیاں حائل، مگر پھر بھی
میں اشکوں کے گہر داروں ترے روضے کی جالی پر

قفس گر ٹوٹ جائے طائرِ روحِ مقید کا
اُڑوں، اور اُڑ کے جا بیٹھوں ترے روضے کی جالی پر

اگر ہر حلقۂ روزن ہو طورِ جلوہ سامانی
تو میں سر رکھ کے مر جاؤں ترے روضے کی جالی پر

ہزاروں بار گر اللہ مجھ کو خلق فرما دے
تو میں ہر بار مٹ جاؤں ترے روضے کی جالی پر

عیاںؔ مل بھی اگر جائے متاعِ قیصر و کسریٰ
تو سب قربان کر ڈالوں ترے روضے کی جالی پر

Marfat.com

عقیل عباس جعفری

رکھتے ہیں صرف اتنا نشاں ہم فقیر لوگ
ذکر نبی ﷺ جہاں ہے وہاں ہم فقیر لوگ

لیتے ہی اُن ﷺ کا نام مقدر سنور گیا
پہنچے ہیں پھر کہاں سے کہاں ہم فقیر لوگ

ہر سانس میں ہے لفظ مدینہ بسا ہوا
رکھتے ہیں یہ اثاثہ جاں ہم فقیر لوگ

خلوت نشینی و دم غربت کے باوجود
دست عطا سے کب ہیں نہاں ہم فقیر لوگ

آقاﷺ کی رحمتوں سے برابر ہیں فیضیاب
جبریلؑ آسماں پہ، یہاں ہم فقیر لوگ

اُن ﷺ کا کرم ہے اپنی گلی میں بلا لیا
ورنہ کہاں مدینہ، کہاں ہم فقیر لوگ

مانا کہ ان کے در پہ پہنچ بھی گئے عقیلؔ
کیسے کریں گے حال بیاں ہم فقیر لوگ

Marfat.com

سیّد قمر حیدر قمر

ترے ﷺ جمال پہ خامہ نگاہ کرتا ہے
چراغِ شام ہے، سورج کی چاہ کرتا ہے

ہر ایک حرف کی لَو کہکشاں تراشے گی
قلم حریمِ تجلی میں راہ کرتا ہے

تری ﷺ رحیم طبیعت کو سامنے رکھ کر
زمانے والوں سے یہ دل نباہ کرتا ہے

ہزار ماؤں کی شفقت بھی ہیچ ہے اے دل
وہ ﷺ پیار کرتا ہے اور بے پناہ کرتا ہے

میں جالیوں سے لپٹ کر جو رو نہیں سکتا
تو میرا دل مرے سینے میں آہ کرتا ہے

دلِ کتاب کبھی اُس پہ وَا نہیں ہوتا
جو ایک حرف پہ بھی اِشتباہ کرتا ہے

یہ اک محبِ نبی ﷺ کا ہے گھر، خیال رہے
اندھیرو! تم کو قمر اِنتباہ کرتا ہے

Marfat.com

اطہر عباسی

رفاقتوں کو مدینے کی یوں شمار کیا
دل و نظر کو محبت سے اشکبار کیا

وصالِ شہرِ نبی ﷺ نے جو بے قرار کیا
سفر نگاہوں نے فوراً ہی اختیار کیا

جمالِ طیبہ کے منظر سجائے آنکھوں نے
سلام گنبدِ خضرا کو بار بار کیا

سلام اُن ﷺ پہ درود اُن ﷺ پہ رحمتیں اُن ﷺ پر
کہ جن سے مالکِ ارض و سما نے پیار کیا

ہر ایک سانس نے صل علیٰ کا ورد کیا
یوں جسم و جاں کو شناسائے نو بہار کیا

دُعائے نیم شبی کی قبولیت کا اثر
ہمیں مدینے کے جلووں سے ہم کنار کیا

Marfat.com

منصور ملتانی

سبھی کچھ پہلے اس اعلیٰ نسب کی نذر کرنا ہے
مجھے پھر سجدۂ شکرانہ رب کی نذر کرنا ہے

پلک جھپکی تو بزمِ آرزو میں جرم ٹھہرے گی
ہر اِک منظر مجھے یادِ طرب کی نذر کرنا ہے

کہاں بس حاضری ہے اور کہاں منزل حضوری کی
تجھے اے زندگی اب اس طلب کی نذر کرنا ہے

جب آئے ساقیٔ کاملؐ کہا رب نے ملائک سے
ہمیں کوثر انھی کے چشم و لب کی نذر کرنا ہے

ہوا جبرئیل سے فرمانِ رب سوئے حرا جاؤ
تمھیں ہر علم اس اُمی لقب کی نذر کرنا ہے

مہ کنعاں سے میری روح نے یوں معذرت کرلی
مجھے دل تو فقط ماہِ عرب کی نذر کرنا ہے

کیا منصورؔ جب سے حجرۂ اقدس کا نظارہ
مجھے ہر شعر اب اُن کے ادب کی نذر کرنا ہے

Marfat.com

عمران نقوی

خوشا نصیب کہ اب ہوں ثنا کے رستے پر
مرا چراغ جلے گا، ہوا کے رستے پر

نظر میں شہرِ نبی ﷺ کی مسافتیں اُتریں
درِ قبول کھلا ہے دعا کے رستے پر

طلوعِ حسن بصیرت بہار لے آیا
کسی نے پھول کھلائے حرا کے رستے پر

ہزار شکر کہ وہ نقشِ پا میسر ہیں
سفر مرا تھا وگرنہ فنا کے رستے پر

فراتِ عصر! نئی کربلا کہانی سوچ
نکل پڑا ہوں میں آلِ عبا کے رستے پر

اسی کے دم سے ہے خوشبو فضاؤں میں عمرانؔ
اسی قدم سے اُجالا صفا کے رستے پر

Marfat.com

صبیح رحمانی

اُن کا احساں ہے خدا کا شکر ہے
دل ثناخواں ہے خدا کا شکر ہے

اسوۂ خیرالبشر ہے سامنے
راہ آساں ہے خدا کا شکر ہے

دولتِ عشق نبی ﷺ سینے میں ہے
پاس ایماں ہے خدا کا شکر ہے

غم نہیں کوئی کہ اُن کا اسمِ پاک
راحتِ جاں ہے خدا کا شکر ہے

مجھ سے عاصی اور شہر نور میں
اُن کا مہماں ہے خدا کا شکر ہے

ذکر حمد و نعت سے آراستہ
محفلِ جاں ہے خدا کا شکر ہے

میرے فکر و فن کا میری زیست کا
نعت عنواں ہے خدا کا شکر ہے

اُن کے در پر حاضری کا اے صبیح
پھر سے امکاں ہے خدا کا شکر ہے

Marfat.com

شان الحق حقی

مجھے تو صرف اتنا ہی یقیں ہے
مرا تو بس یہی ایماں و دیں ہے
اگر تم مقصد عالم نہیں ہو
تو پھر کچھ مقصدِ عالم نہیں ہے

نہیں میں واقف سر الٰہی
مگر دل میں یہ نکتہ جا گزیں ہے
جو دل انوار سے ان کے ہے روشن
وہی کعبہ وہی عرشِ بریں ہے

نہ کہیے ان کا سایہ ہی نہیں تھا
کہ ثانی تو کوئی بے شک نہیں ہے
مگر جس پر بھی سایہ پڑ گیا ہے
وہ انساں نازش روئے زمیں ہے

وہ شہر بے حصار ان کا مدینہ
کہ جس کی خاک ارمان جبیں ہے
نہ پوچھو ہے حصار اس کا کہاں تک
یہ المغرب سے تا اقصائے چیں ہے

جھکی جاتی ہے خود سجدے میں گردن
نہ جانے کفر ہے یا کار دیں ہے
کہ دل میں ماسوائے اسمِ احمد ﷺ
نہیں ہے کچھ نہیں ہے کچھ نہیں ہے

Marfat.com

صہبا اختر

تصور حضور ﷺ

صبح دم بزمِ گل میں چہچہاتے ہیں طیور
پو پھٹے جب جھلملاتا ہے فضائے شب میں نور
روشنی جب پردۂ ظلمت سے کرتی ہے ظہور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور ﷺ

روشنی کے تار جب بُنتے ہیں تارِ عنکبوت
صورتِ غارِ حرا ہوتا ہے جب شب کا سکوت
اور اُبھرتی ہے اُفق سے اک جبیں صد رشک طور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور ﷺ

اک ہوائے سرخوشی میں جھومتے ہیں جب نہال
جب اذاں بن کر چمک اُٹھتی ہے آواز بلالؓ
دل پہ جب اسم محمد ﷺ سے برستا ہے سرور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور ﷺ

دولتِ لوح و قلم کا جو امیں تھا وہ امیں ﷺ
صبح صادق کی طرح صدیق تھا جو وہ حسیں
جب قلم کی روشنی بنتے ہیں القابِ نور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور ﷺ

ضو بداماں صوت میں جب گونجتی ہے برملا
المزمل، المدثر، المبشر کی صدا
اور جب قرآن کی آیات سے اُٹھتا ہے نور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور ﷺ

Marfat.com

کوزۂ دل میں سما جاتی ہے جب ارضِ بسیط
نیم خوابی، نیم وا آنکھوں پہ ہوتی ہے محیط
اور جب پوری طرح بیدار ہوتا ہے شعور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورﷺ

دل کی ہر دھڑکن سے آتی ہے صدائے یارسول ﷺ
جب مرے سینے میں کھلتے ہیں ولائے حق کے پھول
جب مری سانسوں کی خوشبو پھیلتی ہے دُور دُور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورﷺ

جب مَلک بھی نعت خواں ہوتے ہیں میرے ساتھ ساتھ
جب مرے شانوں پہ ہوتا ہے کسی سورج کا ہاتھ
جب مرا دل ظلمتِ دنیا سے ہوتا ہے نفور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورﷺ

آندھیاں جب سنسناتی ہیں مرے آفاق پر
بجلیاں جب ٹوٹتی ہیں خون کے اوراق پر
اُن کے صدقے مطمئن رہتا ہے قلب ناصبور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورﷺ

اُن کے قدموں کی تجلّی میرے صبح و شام پر
وہ ہمہ رحمت ہیں صہبا اور اُن کے نام پر
بخش دیتا ہے خدا جب مجھ سے عاصی کے قصور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورﷺ

Marfat.com

محسن نقوی

سکوت حرف کو اذنِ بیان دیتا ہے !
وہ ﷺ دشتِ فکر میں اب بھی اذان دیتا ہے

سیاہ شب کی ہتھیلی پہ کاڑھ کر جگنو
وہ رہروؤں کو سحر کا نشان دیتا ہے

کبھی جو مجھ سے اُلجھتا ہے دوپہر کا عذاب
وہ ﷺ میرے سر پہ کرم اپنا تان دیتا ہے

میں پر شکستہ سہی، اُس کے شہر میں ہوں جہاں
زمیں پہ بھی وہ ﷺ مجھے آسمان دیتا ہے !

اَزل سے دل ہے اُسی مہرباں سخی ﷺ کا اسیر
جو حوصلوں کو اَبد تک اُڑان دیتا ہے !

میں حرف وصوت کی خیرات اُس سے مانگتا ہوں
جو پتھروں کو بھی رزق زبان دیتا ہے ! !

سکوتِ شب میں اُبھرتے درود کا جھونکا
سماعتوں کو تری ﷺ داستان دیتا ہے !

Marfat.com

محسن احسان

آسماں پر ہے غبار کف پا تابندہ
حرف تابندہ سے ہے کنج حرا تابندہ

قطرۂ اشک میں ہے خاصیت آبِ حیات
میرے گریہ سے ہوئی دل کی فضا تابندہ

کرۂ ارض پہ کیا ایسا کوئی شہر بھی ہے
جس کی شامیں شفقی جس کی ہوا تابندہ

جو ردا آپ ﷺ نے از راہِ شفاعت بخشی
سب رداؤں میں ہے وہ ایک ردا تابندہ

کس سفر کا تھا ارادہ کہ سفرِ سے پہلے
ہوگئی رہ گزر عرشِ علیٰ تابندہ

یہ فقط اسمِ گرامی کا ہے صدقہ محسنؔ
ہم نے جو حرف بھی لکھا وہ لکھا تابندہ

Marfat.com

سیّد محمد طلحہ رضوی برق

جمال صورت و سیرت کی کیسی خوش نمائی ہے
مصور نے ہمیں تصویر خود اپنی دکھائی ہے
خدا کے نور سے وہ اور ان کے نور سے عالم
پڑھو صل علیٰ ہر شے میں نورِ مصطفائی ہے
ذرا سے میں مسِ خام اپنے دل کا ہوگیا کندن
خیال ان سے محبت کا بھی رشکِ کیمیائی ہے
اس آئینہ میں جلوہ بار نورِ اوّل و آخر
فروغ ابتدائی تلے بہ اوج انتہائی ہے
نگاہِ عشق سے دیکھ اور سمجھ ہر معجزہ ان کا
خرد کی صرف اسباب وعلل سے آشنائی ہے
عبارت گرمی عشق نبی ﷺ سے ہے دل زندہ
سرود زیست کی تارِ نفس سے خوش نوائی ہے
عدو کی شرک ہے حرفِ ندا بھی یا رسول اللہ
تمھاری حاضری و ناظری جب کہ عطائی ہے
قلم ہے نعتِ محبوبِ خدا میں شاخِ طوبیٰ کی
سوادِ چشمِ حورانِ بہشتی روشنائی ہے
اسی اک بارگاہِ قدس کی نسبت پہ ہوں نازاں
یہ طلحہ برقؔ چشتی، قادری و بوالعلائی ہے

Marfat.com

محمد اکرم رضا

چار جانب ضوفگن یوں رحمت سرکار ﷺ ہے
میں ہوں، نعت مصطفےٰ ﷺ ہے کلکِ عنبر بار ہے

زندگی کی تلخیاں ہوں، قبر میں یا حشر میں
آپ ﷺ کی رحمت ہمیں ہر گام پر درکار ہے

آتشِ دوزخ جلا سکتی نہیں اس کو کبھی
آپ ﷺ کی یادِ حسیں جس قلب میں ضو بار ہے

آپ ﷺ جو ہوں مہرباں تو زندگی ہے زندگی
آپ ﷺ سے ہٹ جائیں تو اک سانس بھی دشوار ہے

آپ ﷺ ہیں فخرِ رسل، جانِ عرب، شانِ عجم
آپ ﷺ ہی سے وقت کا آتش کدہ گلزار ہے

ہو زیارت گنبدِ خضریٰ کی مجھ کو بھی نصیب
میری یادوں میں تو ہر پل آپ ﷺ کا دربار ہے

اُمتِ اسلام کی پھر کیجیے چارہ گری
کفر کی قوت پھر اس سے برسرِ پیکار ہے

حوصلہ عرض تمنا کا کہاں سے لائے گا
نعت کہنا ہی رضاؔ کے عجز کا اظہار ہے

Marfat.com

محمد فیروز شاہ

آپ ﷺ کے در کی گدا ہیں چاندنی، خوشبو، ہوا
اس لیے ہی خوش ادا ہیں چاندنی، خوشبو، ہوا

حمد کرتے، نعت پڑھتے طائرانِ خوش گلو
اور ان کی ہم نوا ہیں چاندنی، خوشبو، ہوا

ایک نسبت ہے انھیں خاکِ مدینہ پاک سے
موسمِ گل کی دعاء ہیں چاندنی، خوشبو، ہوا

آپ ﷺ کے رستے پہ چلنا جب سے چھوڑا شہر نے
شہر والوں سے خفا ہیں چاندنی، خوشبو، ہوا

آپ ﷺ کی رحمت کے صدقے میں انھیں رُتبے ملے
رہبری کرتی صدا ہیں چاندنی، خوشبو، ہوا

اک معطر نور کی، فیروزؔ ہیں یہ برکتیں
خوش نما و دلربا ہیں چاندنی، خوشبو، ہوا

Marfat.com

سیّد نظیر حسن عابدی

سید الانبیاء، عصمتِ مطلقا، مرحبا مرحبا مصطفٰے ﷺ مرحبا
آپ ہیں شافعِ روزِ حشر و جزا، مرحبا مرحبا مصطفٰے ﷺ مرحبا

مدعی ہے جہاں مدعا آپ ہیں، خالق و خلق کا رابطہ آپ ہیں
عرش اور فرش میں فاصلہ نہ رہا، مرحبا مرحبا مصطفٰے ﷺ مرحبا

آپ کی ذات کامل ہے ہر باب میں، کوئی ثانی نہیں آپ کا خلق میں
محفلِ زندگی آپ کا نقشِ پا، مرحبا مرحبا مصطفٰے ﷺ مرحبا

خود ثناخواں ہے قرآن میں کبریا، ہیں وہ روشن دلیلِ خدا آپ ہی
جس نے آکر جہالت کو رُسوا کیا، مرحبا مرحبا مصطفٰے ﷺ مرحبا

بجھ گئے سارے آتش کدے دھر میں، جب اتارا گیا فرش پر آپ کو
قصرِ کسریٰ میں بھی زلزلہ سا ہوا، مرحبا مرحبا مصطفٰے ﷺ مرحبا

خود یہ قرآن میں کہہ رہا ہے خدا، میرے محبوب کی گفتگو اور عمل
ہے مطابق وحی جو ہم نے کہا، مرحبا مرحبا مصطفٰے ﷺ مرحبا

فہم انسان حیران ہے آج تک، کیسے معراجِ جسمی کا امکان ہے
جب کہ قوسین سے آرہی تھی صدا، مرحبا مرحبا مصطفٰے ﷺ مرحبا

اپنے روضہ پہ بلوالیں یا مصطفٰے، روز و شب ہے میری التجا آپ سے
ہے نظیر عابدی کے لبوں پہ صدا،، مرحبا مرحبا مصطفٰے ﷺ مرحبا

Marfat.com

عرفان بارہ بنکوی

گر نہیں ہیں دل میں آقا ﷺ کی محبت کے نقوش
جانیے بے کار ہیں سارے عبادت کے نقوش

نقش پائے سرورِ کونین ﷺ پر چلتے رہو
حشر میں یہ کام آئیں گے شفاعت کے نقوش

کفر و باطل مل کے چاہے جس قدر کاوش کریں
وہ مٹا سکتے نہیں اُن ﷺ کی صداقت کے نقوش

اب رہیں گے رہبرِ انسانیت وہ تا ابد
آپ ﷺ نے دنیا میں جو چھوڑے رسالت کے نقوش

گردشِ ایام بھی ان کو مٹا سکتی نہیں
ثبت ہیں روئے زمیں پر اُن کی عظمت کے نقوش

پڑھتے رہیے کلمۂ طیب، درودِ مصطفےٰ ﷺ
جمع کرتے جایئے دل پر طہارت کے نقوش

صاحبانِ علم و عرفاں جانتے ہیں خوب یہ
تھے ازل سے عرش پر اُن ﷺ کی نبوت کے نقوش

Marfat.com

حافظ عبدالغفار حافظ

کوئی کہیں سے چھیڑے افسانہ زندگی کا
ہے اسوۂ محمدﷺ پیمانہ زندگی کا
حاصل ہوئی ہے جس کو سرکار کی غلامی
ہے لطف اُس کو حاصل شاہانہ زندگی کا
میں سوچتا تھا کیا ہے معراجِ عشقِ احمدﷺ
آئی ندائے ہاتف ''نذرانہ زندگی کا''
جلوے سما گئے ہیں جب سے شہِ اُمم کے
جنت بنا ہوا ہے ویرانہ زندگی کا
شمع ولائے احمدﷺ روشن اگر ہو دل میں
بن جائے اک حقیقت افسانہ زندگی کا
جب حرف آئے کوئی ناموسِ مصطفےٰﷺ پر
لازم ہے پیش کر دے نذرانہ زندگی کا
صہبائے عشق احمدﷺ پیتے رہیں گے پیہم
قائم رہے گا جب تک مے خانہ زندگی کا
اے کاش رُوئے احمدﷺ پیش نظر ہو اُس دم
جب ختم ہو رہا ہو افسانہ زندگی کا
گر ہو سکے تو حافظؔ طیبہ کی سمت چلیے
لبریز ہو رہا ہے پیمانہ زندگی کا

Marfat.com

افضال احمد انور

عام بیداری مسلم کا نشاں ہو جائے
آخرِ شب ہے مری نعت اذاں ہو جائے
لب، زباں، آنکھ، جگر، قلب مری ہر اک شے
آپ ﷺ کی جانِ جہاں مدح کناں ہو جائے
سید انفس و آفاق سے ہو کر منسوب
ذرّہ پھیلے تو مکاں، لمحہ زماں ہو جائے
اُن کے خدام کے گھوڑوں کے سموں سے اُڑ کر
گردِ رہ غیرت ہر کاہکشاں ہو جائے
ہو اگر اُن ﷺ کی نبوت پہ گواہی مقصود
سنگریزہ ید منکر میں زباں ہو جائے
ہم جو تقلیدِ شہِ بدر و اُحد اپنا لیں
گلشنِ کفر میں ہر سمت خزاں ہو جائے
مسکرا دیں جو مجھے دیکھ کے میرے آقا ﷺ
خفگی داورِ محشر سے اَماں ہو جائے
ایک یہ بھی ہے مدینے کے سفر کا اعجاز
پاؤں میں خار چبھے، راحتِ جاں ہو جائے
جس جگہ نقش کفِ پائے شہِ طیبہ ﷺ ہو
قبلۂ طور بنے، عرش نشاں ہو جائے
گرچہ پہلے بھی مدینے میں بلایا ہے مجھے
یہ کرم بارِ دگر، شاہِ شہاں ﷺ ہو جائے
پھر ہے تہذیب کی انساں کو ضرورت انور
پھر سے تقلیدِ شہِ کون و مکاں ﷺ ہو جائے

Marfat.com

آفتاب کریمی

ہر وقت تصور میں سرکار کا روضہ ہو اے کاش کہ ایسا ہو
اور ورد رہے جاری جو صل علیٰ کا ہو اے کاش کہ ایسا ہو

مر جاؤں میں طیبہ میں طیبہ ہی میں مدفن ہو اور ایسی جگہ پر ہو
جس جا مرے آقاﷺ کا اک نقش کف پا ہو اے کاش کہ ایسا ہو

سرکار کی چاہت کا دعویٰ جو کیا میں نے سرکار کی نعتوں میں
دنیا میں رہے سچا محشر میں بھی سچا ہو اے کاش کہ ایسا ہو

پا لیں گے یقیناً ہم اک روز بصیرت بھی دیدار کی نعمت بھی
سرمہ میری آنکھوں کا بس خاکِ مدینہ ہو اے کاش کہ ایسا ہو

دنیا میں نہیں کوئی اک جائے سکوں ایسی سرکار کے روضے سی
سرکار کے قدموں میں اب میرا ٹھکانہ ہو اے کاش کہ ایسا ہو

دیدار کریمی کو آقاﷺ نے کرایا ہے شوق اور بڑھایا ہے
اب شوق کی خواہش ہے دیدار ہمیشہ ہو اے کاش کہ ایسا ہو

Marfat.com

قیصر نجفی

سخن کا کون سا طے ہم سے مرحلہ نہ ہوا
تری ثنا کا مگر پھر بھی حق ادا نہ ہوا

یہ بات اور کہ انسانوں سے کئی انساں
یہ بات الگ کہ کوئی تجھ سا دوسرا نہ ہوا

ترے حضور ہمیں جب خطائیں یاد آئیں
تو شرمساروں سے اظہارِ مدعا نہ ہوا

خدا شناسی بھی بے فائدہ ہے اس کی، جو
خدا کے بعد محمدﷺ سے آشنا نہ ہوا

پڑے نہ جسمِ مقدس کا خاک پر سایہ
جہاں میں اس لیے سایہ حضورﷺ کا نہ ہوا

کوئی ورائے تقابل نہیں، مگر قیصرؔ
وہ بندہ جس سا کوئی بندۂ خدا نہ ہوا

Marfat.com

مقصود احمد تبسم

نعلینِ محمد ﷺ

جب عشق ہو وابستۂ نعلینِ محمد ﷺ — آنکھوں میں رہے نقشۂ نعلینِ محمد ﷺ
ان ہی کے وسیلے سے جو مانگو گے ملے گا — دیتا ہے خدا صدقۂ نعلینِ محمد ﷺ
بن جائیں مری کھال سے پاپوش نبی کے — رگ رگ ہو مری تسمۂ نعلینِ محمد ﷺ
دنیائے محبت میں حکومت ہے انھی کی — چلتا ہے یہاں سکۂ نعلینِ محمد ﷺ
افکار کے قرطاس پہ ہو ان کی ہی تصویر — جب عقل پہ ہو قبضۂ نعلینِ محمد ﷺ
اُن خاک کے ذرّوں کو بھی رشک آیا تو ہوگا — جو لیتے رہے بوسۂ نعلینِ محمد ﷺ
اک نعل میں دو تسمے تھے اور اصفر و سبتی — دیوانو یہ تھا نقشۂ نعلینِ محمد ﷺ
وہ مُعْقَبَة و مُلْسِنة و مَحْضَرَة صورت — کیا خوب تھا وہ حلیۂ نعلینِ محمد ﷺ
لمبائی تھی بالشست سے دو انگلیاں زیادہ — اور تسمے تھے گل دستۂ نعلینِ محمد ﷺ
سات انگلیاں چوڑائی تھی پانچ انگلیاں تھا پیٹ — منقول ہے ہر گوشۂ نعلینِ محمد ﷺ
نعلینِ نبی بزم تصور میں سجا کے — کرتا ہوں طلب صدقۂ نعلینِ محمد ﷺ
دُکھ درد میں اور رنج و بلا میں یہ اماں دے — ہے فیض نشاں نقشۂ نعلینِ محمد ﷺ
سجدہ کہاں زیبا ہے بتا دیتا ہے احساس — دل کیوں نہ ہو گرویدۂ نعلینِ محمد ﷺ
تلوؤں کے پسینے کی تراوٹ ملی ان کو — پاؤ گے نہ ہم پلۂ نعلینِ محمد ﷺ
نعلین کا شیدائی کوئی جب بھی ملے گا — کہہ دوں گا سنا قصۂ نعلینِ محمد ﷺ
دیوانوں کی کیا بات ہے ٹھکرا دیں گے جہاں کو — ہاتھ آئے اگر تحفۂ نعلینِ محمد ﷺ
تصلیح علی نے بھی تو فرمائی تھی ان کی — اونچا ہے بڑا رُتبۂ نعلینِ محمد ﷺ
ہو خوف مجھے گرمی محشر کا بھلا کیوں — گر سر پہ رہے سایۂ نعلینِ محمد ﷺ
ایمان مکمل نہیں ہوسکتا کبھی بھی — گر دل نہ ہو گرویدۂ نعلینِ محمد ﷺ
اس مدحت نعلین کا صدقہ مرے مولا — خوابوں میں ملے بوسۂ نعلینِ محمد ﷺ
جو بھی ملے دے دو اُسے جنت کی بشارت — لے جاؤ یہ آئینۂ نعلینِ محمد ﷺ
طائف میں ملے زخم مگر پھر بھی دعا دی — جب خوں سے بھرا کاسۂ نعلینِ محمد ﷺ

Marfat.com

اُس عہد کے منہ پر ہے یہ قدرت کا طمانچہ — جس عہد میں ہو سرقۂ نعلینِ محمد ﷺ
اے خادمِ نعلین مبارک یہ سعادت — کیا خوب دیا پہرۂ نعلینِ محمد ﷺ
سرکار کے قدموں نے عطا کی انھیں توقیر — ہو کیسے بیاں رُتبۂ نعلینِ محمد ﷺ
پلکوں سے کروں صاف رکھوں سر پہ ادب سے — طبعًا ہوں میں وارفتۂ نعلینِ محمد ﷺ
نعلین کا دیدار ہو نعلین کے صدقے — مر جاؤں نہ نادیدۂ نعلینِ محمد ﷺ
ہو کاش ملاقات بریلی میں رضا سے — پھر اُن سے سنیں رُتبۂ نعلینِ محمد ﷺ
مستانۂ نعلین ملے گا تو کہوں گا — چل مل کے پڑھیں قصۂ نعلینِ محمد ﷺ
بن صاحبِ ﷺ نعلین شریفین کا عارف — پھر تجھ پہ کھلے عقدۂ نعلینِ محمد ﷺ
قدموں سے لپٹنے کی سعادت ملی ان کو — بے شک ہے بڑا رُتبۂ نعلینِ محمد ﷺ
گر صاحبِ ﷺ نعلین کا ممکن نہیں دیدار — ہو نزع میں پھر جلوۂ نعلینِ محمد ﷺ
جب گور کھدے میری تو یہ ذہن میں رکھنا — ہو قبر مری نقشۂ نعلینِ محمد ﷺ
میّت پہ مری یاد سے تلقین یہ کرنا — رکھ وردِ زباں نغمۂ نعلینِ محمد ﷺ
ہو قبر کی تختی پہ مری بس یہی تحریر — خوابیدہ ہے مستانۂ نعلینِ محمد ﷺ
من ربک ما دینک پوچھیں جو نکیرین — کہہ دوں گا میں دیوانۂ نعلینِ محمد ﷺ
گہری ہو لحد میری کہ خادم ہوں رضا کا — اور وضع میں ہو نقشۂ نعلینِ محمد ﷺ
جب قبر میں سرکار مرے سامنے آئیں — ہو لب پہ مرے نغمۂ نعلینِ محمد ﷺ
یہ کون ہیں تم پوچھتے ہو مجھ سے فرشتو — لینے دو مجھے بوسۂ نعلینِ محمد ﷺ
کیا کم ہے کہ ذاکر ہوں میں نعلین نبی کا — صد شکر ہوں وابستۂ نعلینِ محمد ﷺ
ہوتا ہے مری روح پہ اک وجد سا طاری — پڑھتا ہوں میں جب نغمۂ نعلینِ محمد ﷺ
مولا مری اس لوحِ عقیدت پہ ہمیشہ — بس نقش رہے نقشۂ نعلینِ محمد ﷺ
مقصودؔ کی اوقات سے بڑھ کر ہے یہ توصیف — جو کچھ بھی لکھا صدقۂ نعلینِ محمد ﷺ

Marfat.com

شاہد نعیم

کر دیے گل آ کے صدیوں کی عداوت کے چراغ
اور روشن کر دیے سینوں میں اُلفت کے چراغ

آمدِ فخرِ رُسل ﷺ کا معجزہ تو دیکھئے
جل گئے کسریٰ کے ایوانوں میں ہیبت کے چراغ

نام ان کا آج بھی ہے باعثِ تسکینِ جاں
آج بھی گھر گھر میں روشن ان کی عظمت کے چراغ

مسئلے حل ہوگئے سب کام بگڑے بن گئے
جس نے پلکوں پر کیے روشن ندامت کے چراغ

یہ کرم شاہدؔ پہ ہے اے رحمت للعالمین
کر دیے روشن مرے دل میں محبت کے چراغ

Marfat.com

سیّد صبیح رحمانی

اپنے دربار میں آنے کی اجازت دی ہے
اک گناہ گار کو آقاﷺ نے یہ عزت دی ہے

آپ ﷺ کا ذکر کبھی کم نہیں ہوگا آقاﷺ
آپ ﷺ کے ذکر کو اللہ نے رفعت دی ہے

آپ ﷺ کا نام تو ہر غم کی دوا ہے آقاﷺ
آپ ﷺ کے نام نے ہر رنج میں راحت دی ہے

معجزہ اُن کی صداقت کا ہوا یوں روشن
دستِ بوجہل میں کنکر نے شہادت دی ہے

تلخ لہجوں کو جو شائستہ بنا دیتی ہے
آپ ﷺ نے آ کے وہ تعلیم محبت دی ہے

میری پلکوں پہ چراغوں نے فروزاں ہو کر
اک نئی نعت کے ہونے کی بشارت دی ہے

مجھ سے بے نام ونشاں کو میرے آقاﷺ نے صبیح
بخش کے ذوقِ ثنا عزت و شہرت دی ہے

Marfat.com

سیّد شمیم احمد گوہر

ہر اک نفس پہ احساں ہے سرکارﷺ آپ کا
ممنون ہے نصیب یہ سو بار آپ کا

کیسے کہوں کہ ہوگی نہ مجھ پر نگاہِ رحم
بھرتا رہے گا دم یہ گنہ گار آپ کا

ہر سمت التجائے کرم میں اُٹھے ہیں ہاتھ
پُر ہے گنہ گاروں سے دربار آپ کا

اک ذرّے پر بھی اپنا نہیں کوئی اختیار
دیوار و در ہیں آپ ﷺ کے گھر بار آپ کا

ہر نقطۂ کتاب میں جلوے ہیں آپ کے
قرآں کو دیکھا گویا ہے دیدار آپ کا

ہر اک قدم پہ چاہیے گوہر کو رہبری
چھایا رہے حیات پہ اُپکار آپ کا

Marfat.com

سیّد ریاض حسین زیدی

جمالِ انبیا رشکِ قمر ہے
و لیکن آپ ﷺ کی شانِ دِگر ہے
نگاہِ دل سے دیکھو راہ اُن کی
قسم ہے، یہ خدا کی رہ گزر ہے
نگاہیں آپ ﷺ پر جس کی جمی ہوں
بلال آسا، وہی صاحب نظر ہے
قدم مکہ سے آگے جا رہے ہیں
میری کعبوں کے کعبہ پر نظر ہے
رہِ طیبہ کا ہر ذرّہ ... یقیناً
مہ و خورشید سے بھی خوب تر ہے
مدینے میں اُجالے ہی اُجالے
وگرنہ ہر طرف ظلمت نگر ہے
نہیں جو جانتا رُتبہ نبی ﷺ کا
وہ ناداں ہے، نہایت بے خبر ہے
ہر اک سے خیر خواہی آپ ﷺ نے کی
شعارِ خوب، عفو و درگزر ہے
ریاضؔ نعت میرے کام آیا
مقدر تیرگی کا اب سحر ہے

Marfat.com

قمر جمالی

رحمتوں کا سلسلہ دیکھا تو اندازہ ہوا
میں درِ اقدس پہ جب پہنچا تو اندازہ ہوا

خود بخود کس طرح ہو جاتی ہیں آساں مشکلیں
جب لبوں پر ان کا نام آیا تو اندازہ ہوا

ان کے در پر کیسے ہوتی ہیں دعائیں مستجاب
ابرِ رحمت جھوم کر آیا تو اندازہ ہوا

کیا بتاؤں راہِ طیبہ میں ہیں کیا کیا راحتیں
خود تمازت بن گئی سایہ تو اندازہ ہوا

آمدِ جانِ چمن کی برکتیں ہیں کس قدر
رشکِ جنت بن گیا صحرا تو اندازہ ہوا

مدحتِ محبوب خالق کا صلہ اور یہ صلہ
اوج پر نامِ قمر چمکا تو اندازہ ہوا

Marfat.com

جمال نقوی

لیا جو نام تو خوشبو سی جسم و جان میں ہے
بفیض شاہِ اُمم زندگی امان میں ہے

خدا ہے ان کا ثناخواں یہ عظمتیں ان کی
کلامِ پاک قصیدہ انھیں کی شان میں ہے

الٰہی نورِ بصیرت عطا ہو ہم سب کو
اندھیرا کفر کا پھیلا ہوا جہان میں ہے

انھیں سے پوچھو سب ان کو ہی ہے خبر اس کی
کہ جو نجوم و قمر میں ہے آسمان میں ہے

عمل سے آپ نے آقاﷺ دِکھا دیا ہم کو
دلوں کو جیت لے تاثیر وہ زبان میں ہے

دکھا دیا اسے کردارِ مصطفےٰﷺ نے ہمیں
خدا کا حکم جو لکھا ہوا قرآن میں ہے

ضیائے سیّدِ کونین ﷺ راہبر ہے جمالؔ
یہ وہ ضیا ہے کہ پھیلی جو دو جہان میں ہے

Marfat.com

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

نعتِ رسول مقبول ﷺ

ترجمۂ منظوم سیفی فریدآبادی نوراللہ مرقدہ

در جاں چو کرد منزل جانانِ ما محمد ﷺ
جب سے مقیم جاں ہے، جاناں رسولِ برحق

صد در کشاد در دل از جانِ ما محمد ﷺ
سو در کھلے ہیں دل سے تا جاں رسولِ برحق

ما بلبلیم نالاں در گلستانِ احمد ﷺ
ہم عندلیب نالاں گلزار مصطفےٰ ﷺ ہیں

ما لولوئیم و مرجان عمانِ ما محمد ﷺ
ہم لولیانِ مرجان، عماں رسولِ برحق

مستغرق گناہیم ہر چند عذر خواہیم
مستغرق گنہ ہوں، توبہ بھی کر رہا ہوں

پژمردہ چون گیاہیم بارانِ ما محمد ﷺ
پژمردہ مثلِ سبزہ، باراں رسولِ برحق

از درد زخمِ عصیان ما را چہ غم چو سازد
عصیاں کے زخم سے ہم بے غم ہوئے جب اس کا

از مرہم شفاعت درمانِ ما محمد ﷺ
مرہم نبی شفاعت، درماں رسولِ برحق

امروز خونِ عاشق در عشق اگر ہدر شد
عاشق کا عشق میں خوں گر آج بہہ رہا ہے

فرد از دوست خواہد تاوانِ ما محمد ﷺ
لے لے گا دوست سے کل تاواں رسولِ برحق

ما طالبِ خدائیم بر دین مصطفائیم
طالب ہیں ہم مدد کے دین دارِ مصطفےٰ ہیں

بر در گہش گدائیم سلطانِ ما محمد ﷺ
اس در پہ آ پڑے ہیں سلطاں رسولِ برحق

از اُمتانِ دیگر ما آمدیم برسر
سب اُمتوں سے افضل رُتبہ ہمیں ملا ہے

و آں را کہ نیست باور برہانِ ما محمد ﷺ
وہ بے وسیلہ اپنا برہاں رسولِ برحق

ای آب و گل سرودی جان و دل درودے
اے آب و گل سرودے، اے جان و دل درودے

تا بشنود بہ یثرب افغانِ ما محمد ﷺ
یثرب میں تا کہ سن لے افغاں رسولِ برحق

درِ باغ و بوستانم دیگر مخواں معینؔی
اس باغ و بوستاں میں کچھ بھی معینؔ نہ مانگو

باغم بسست قرآں بستانِ ما محمد ﷺ
قرآں ہے باغ دنیا، بستاں رسولِ برحق

Marfat.com

ظہیر غازی پوری

بساط بھر ترے لفظ و بیاں سمجھتا ہوں
مگر میں واقعی تجھ کو کہاں سمجھتا ہوں

نصیب جس کو ہوا لمس تیرے قدموں کا
اسے زمیں نہیں میں آسماں سمجھتا ہوں

خیال و فکر پہ میرے ہے سلطنت اس کی
جسے میں سرورِ کون و مکاں سمجھتا ہوں

ملی ہے راحتِ جاں مجھ کو تیری نسبت سے
میں دھوپ دھوپ تجھے سائباں سمجھتا ہوں

بقدر ظرف تجھے میں نے جانا پہچانا
کہ اپنی ذات کے سود و زیاں سمجھتا ہوں

تصورات میں تو منعکس ہوا جب سے
میں تجھ کو ذہن کا عکسِ رواں سمجھتا ہوں

جو لفظ لفظ ہیں وابستہ نعت و سیرت سے
انھیں میں فکر و نوا کا جہاں سمجھتا ہوں

ظہیر یاد سے اس کی جو کر دے بے پروا
ہر ایسے وقت کو میں رائیگاں سمجھتا ہوں

Marfat.com

محمد فیروز شاہ

سامنے اہلِ محبت کے، مدینہ آیا
اور ہر آنکھ میں ساون کا مہینہ آیا

روشنی ہے یہ فقط آپ ﷺ سے نسبت والی
ورنہ کب آنکھ کو ہے دید قرینہ آیا

آپ ﷺ کے آنے سے یوں سج گئی دنیا ساری
جیسے انگوٹھی میں اَن مول نگینہ آیا

میں تہی دست جو مخلوق میں اشرف ٹھہرا
آپ ﷺ کے دم سے مرے ہاتھ خزینہ آیا

آپ ﷺ کے اسمِ گرامی کا تبرک لے کر
کامرانی کی طرف زینہ بہ زینہ آیا

دوڑ کر آئی صبا نکہت و خوش بو لینے
میرے آقا ﷺ کو جو فیروز پسینہ آیا

Marfat.com

مقصود احمد تبسم

غارِ حرا

ہم اہلِ وِلا جب بھی گئے غارِ حرا میں — لوٹے تیری خوش بو کے مزے غارِ حرا میں
انوار و تجلّی کا یہ ہے آج بھی مرکز — اسرار یہ ہم پر بھی کھلے غارِ حرا میں
آتے تھے نظر سامنے مینارِ حرم بھی — اللہ کو سجدے بھی کیے غارِ حرا میں
اعلانِ نبوت سے بھی پہلے تھے روابط — دونوں میں حجاب اُٹھتے رہے غارِ حرا میں
طالب ہی کو معلوم ہے کیا جانیے کیا کیا — مطلوب سے انعام ملے غارِ حرا میں
خلوت کی عبادت نے عجب رنگ دکھایا — جلوت کے حسیں پھول کھلے غارِ حرا میں
تنہائی کے اُن رازوں پہ ہے آج بھی پردہ — محبوب و محبّ ملتے رہے غارِ حرا میں
مغلوب تھی ظلمت سے زمانے کی بصارت — روشن تھے بصیرت کے دیے غارِ حرا میں
قرآن کا آغازِ نزول اُن پہ ہوا جب — جبریل گلے لگ کے ملے غارِ حرا میں
ویسے تو بہاتا ہوں تری یاد میں آنسو — اَن مول تھے جو اشک گرے غارِ حرا میں
میں آپ کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا تھا — اُس فرش کے جب بوسے لیے غارِ حرا میں

حسان نے منبر پہ کھڑے ہو کے پڑھی نعت
مقصود نے اشعار پڑھے غارِ حرا میں

Marfat.com

اقبال حیدر

نعتیہ ہائیکو

دھڑکن سینے میں
صرف حرم کا منظر ہے
دل آئینے میں

پاک سینے میں
گنبدِ خضر اروشن ہے
وقت نگینے میں

دھیان مدینے میں
دل میں میٹھا میٹھا درد
لطف ہے جینے میں

مرنے جینے میں
سب پورے ہو جاتے

سبز مہینے میں
ہیں

خواب مدینے میں

گم ہے میری تشنہ روح
زم زم پینے میں

نور ہے سینے میں

روح مدینے میں
ازل ابد کی آہٹ ہے
وقت کے زینے میں

دھڑکن دھڑکن کعبہ ہے
دل ہے مدینے میں

خاک دفینے میں

ابد خزینے میں
اُن ﷺ کی ذات میں ڈھلتا ہے
علم مدینے میں

میری مٹی مل جائے
کاش مدینے میں

Marfat.com

مختار علی

مدحِ سرکار ﷺ

اک نئی طرز کا معیارِ سخن جاگتا ہے
مدحِ سرکار ﷺ سے سویا ہوا من جاگتا ہے

نام لیتا ہوں تو ماحول مہک اُٹھتا ہے
میری آواز میں وہ مشکِ ختن جاگتا ہے

چشمِ حیرت پہ کھلے جب تری سیرت کا طلسم
دل کے صفحات پہ قرآں کا سخن جاگتا ہے

جو بھی ہو جاتا ہے ناموسِ رسالت ﷺ پہ شہید
پھول بن کر وہ سرِ باغِ عدن جاگتا ہے

کیسے بے نور ہو اندوہِ زمانہ سے دماغ
دل کے صحرا میں کسی یاد کا بن جاگتا ہے

جب بھی کرتا ہوں رقم نعتِ رسالت ﷺ مختار
میرے اشعار میں بے ساختہ پن جاگتا ہے

Marfat.com

فیضِ رسول فیضان

زندگی کی جان کی بنیاد نورِ آنحضورﷺ
زندگی کے حسن کا مخزن ظہورِ آنحضورﷺ

جب تلک ہر اُمتی کی ہو نہ جائے مغفرت
مطمئن کیسے ہو قلبِ ناصبور آنحضورﷺ

کہنے کو اُمی مگر دانائیاں محوِ طواف
دانش و حکمت کا گنجینہ شعورِ آنحضورﷺ

سیّدِ کونین ہیں وہ خواجۂ دارین ہیں
ہر بلندی سرخمیدہ ہے حضورِ آنحضورﷺ

لہلہا اُٹھتے ہیں لب اور جگمگا اُٹھتے ہیں دل
کرتے سنتے وقت ذکرِ پُر سرورِ آنحضورﷺ

شاعری ویسے ہی اُن کی شان کے شایاں نہ تھی
ورنہ کیا مشکل تھا اس فن پر عبورِ آنحضورﷺ

میری معصیت کا قد فیضانؔ کم ہونے لگا
دیکھ کر بے کس نوازی میں وفورِ آنحضورﷺ

Marfat.com

تابش دہلوی

غمِ زندگی سے فراغت ملی ہے
مدینے میں کچھ ایسی راحت ملی ہے

ہمیں دین و دنیا کی دولت ملی ہے
یہ دولت انھی کی بدولت ملی ہے

مدینے میں اپنا قیام اللہ اللہ
گناہ گار ہوں پھر بھی جنت ملی ہے

زہے گرم بازارِ عشقِ محمد ﷺ
مجھے آنسوؤں تک کی قیمت ملی ہے

پس انداز اسے بھی کر اے عمرِ باقی
سرِ کوئے طیبہ جو ساعت ملی ہے

ہر ایک نقشِ طیبہ نہ کیوں دل نشیں ہو
مری ہر تمنا کو صورت ملی ہے

نہیں ہے مجھے خوف تر دامنی کا
کہ عشقِ نبی ﷺ کی حرارت ملی ہے

دیارِ نبی ﷺ ہو کہ بیت الحرم ہو
ہمیں حاضری کی سعادت ملی ہے

کہیں دل فروزاں کہیں جاں فروزاں
تجلّی بقدرِ ضرورت ملی ہے

مبارک ہو سرکارِ طیبہ سے تابشؔ
تجھے نعت گوئی کی خدمت ملی ہے

Marfat.com

منظر ایوبی

خواہشیں ہوں حرف کی صورت بیاں کیوں کر حضورﷺ
ترجمانِ حالِ دل ہے جب یہ چشمِ تر حضورﷺ

خاندانوں اور گروہوں میں بٹی جس روز سے
آپ کی اُمت کی حالت ہوگی، ابتر حضورﷺ

مطمئن ہیں کس قدر یہ سوچ کر ہم ہجرتی
جہل کے ہاتھوں ہوئے تھے آپ بھی بے گھر حضورﷺ

جس کے سائے میں ملی کتنے غلاموں کو اماں
کاش بخشیں مجھ سے عاصی کو بھی وہ چادر حضورﷺ

سرفروشی، حق پرستی کے تقاضے بھول کر
مصلحت کی اوڑھ لی اس قوم نے چادر حضورﷺ

دل کو تڑپاتی ہے اکثر اس حسیں منظرؔ کی یاد
آپ ہیں، بابِ حرم ہے اور میرا سر حضورﷺ

Marfat.com

احمد صغیر صدیقی

کیا اُن کی طرف آئی یہ بہکی ہوئی دنیا
قربِ نفس پاک سے، اُجلی ہوئی دنیا

الفاظ تھے اُن کے کہ اُجالوں کے گجر تھے
پُرنور ہوئی دھند میں ڈوبی ہوئی دنیا

یہ بال و پری اس کی، عنایت ہے انھی کی
اُن کی ہی نوازش ہے یہ اُڑتی ہوئی دنیا

یہ فکر انھی کی ہے کہ ہر فکر ہے گُل رنگ
ہے اُن کے ہی اعجاز سے مہکی ہوئی دنیا

یہ اُن کے قدم تھے کہ بنے باعثِ رحمت
سمٹی ہوئی دنیا ہوئی پھیلی ہوئی دنیا

کیسی تھی نہیں آئے تھے جب تک شہِ والا
وہ آئے تو پھر دیکھیے کیسی ہوئی دنیا

Marfat.com

ظہورالاسلام جاوید

مدینہ دیکھ کر مجھ کو بڑی خوشی ہوگی
یہی خوشی میری معراجِ زندگی ہوگی

حبیبِ حق کے ذریعے سے حق رسی ہوگی
بغیر عشقِ نبی ﷺ کیسے بندگی ہوگی

خوشا وہ شخص مبارک ہے اس کی مرگ وحیات
جسے محبتِ سرکار ﷺ مل گئی ہوگی

اسے سکون ملے گا فقط مدینے میں
جسے ضرورتِ امن و سلامتی ہوگی

کرو دلوں میں ذرا اہتمامِ ذکرِ رسول ﷺ
بجھے بجھے سے چراغوں میں روشنی ہوگی

تمام اُمتِ عاصی کو بخش دے گا خدا
جو بات آپ ﷺ نے فرمائی ہے وہی زندگی

نسیمِ کوئے شہِ دیں سے جس کا ہے ناتا
وہیں وہیں پہ خرد ہوگی آگہی ہوگی

جو منسلک ہے غلامیٔ شاہِ بطحا ﷺ سے
اسی کے حصے میں جاوید ہر خوشی ہوگی

Marfat.com

سعدیہ روشن

خوش بخت ہوں کہ مجھ کو حضوری کی عطا ہوئی
فرقت کے ہر عذاب سے دُوری عطا ہوئی

جاں تھی مری حصارِ میں اور خوں فشار میں
سب ناصبوریوں کو صبوری عطا ہوئی

شہرِ نبی ﷺ کی ٹھنڈی ہواؤں کے فیض سے
تسکینِ قلب ء روح سروری عطا ہوئی

''خضرا'' کے سائے میں کبھی ''جنت کے باغ'' میں
''صفہ'' پر اک نشست عبوری عطا ہوئی

میں خواب دیکھتی تھی حقیقت میں یہ ہوا
مجھ کو بھی ایک چادرِ نوری عطا ہوئی

اب سعدیہ کو ہوگئی معراج یہ نصیب
آقا ﷺ کے در سے فوزِ شعوری عطا ہوئی

Marfat.com

یعقوب تصور

وحدانیت کی شان بھی، تائید لاالٰہ بھی
کرنوں سے ان کی مستند، تنویرِ مہر و ماہ بھی

نور مجسمِ حسیں، محبوب ربّ العالمین
ان کے لیے ہی لفظِ کن، تحسین و واہ واہ بھی

ان کی گلی کی رفعتیں اور یہ ادب کی عظمتیں
چلتی ہے ایک شان سے، بادِسبک پگاہ بھی

چڑیاں چہیے بلبلیں، نغمہ سرا ہیں دم بدم
توصیف برزباں ہیں سب، برگ وگل وگیاہ بھی

ان ہی کی تمکنت کی ضو، انھی کے نور کا بھرم
شانِ طلوع آفتاب، حسن کمالِ ماہ بھی

تسبیح رب کے ساتھ ہی ذکر نبی ﷺ میں منہمک
حلقہ بگوش اہل بیت، درویش خانقاہ بھی

محکم یقین دے دیا، وحدانیت کے باب میں
زائل دلوں سے کر دیے، تشکیک و اشتباہ بھی

Marfat.com

ان کے در عطا سے ہے عالم تمام فیض یاب
جن و ملائکہ سبھی، بندے گدا و شاہ بھی

مال و منال وسیم و زر، عزو و وقار و فہم و درک
انھی کے در کی ہے عطا حسن و جمال وہ جاہ بھی

جرم و خطا کے باوجود، جو درسخا کی انتہا
ہم عاصیانِ دھر کی جانب کرم نگاہ بھی

توبہ جو ان کے در پہ کی روکر خلوص قلب سے
مژدہ ملا بہشت کا، بخشے گئے گناہ بھی

جالی سے لگ کے قلب تو، مینار نور بن گیا
اشکوں نے پاک کردیا شیشہ گہ نگاہ بھی

خاکِ درِ رسول پر، سجدوں کا ہے یہ معجزہ
لمحوں میں جگمگا اٹھی، پیشانی سیاہ بھی

تسکین قلب و ذہن و روح پائی تصوّر آپ نے
یعنی مثالِ خلد ہے، مولا کی بارگاہ بھی

Marfat.com

محمد علی صدیقی شیدا بستوی

نبی کا نور ہوا یوں جہاں میں جلوہ گر
کہ اس کے روبرو ہر روشنی ہوئی کم تر

تھا جبر و ظلم کے سائے میں نیم جان بشر
حضور ایسے میں آئے حیاتِ نو بن کر

جو ان کے زیرِ تصرف رہے ہیں شمس و قمر
ہے عقل دنگ تو حیرت میں ہے ہر ایک نظر

وہ لوگ سمجھیں گے کیا رتبۂ شہِ کونین
جو وار کرتے ہیں قدرت پہ ان کی رہ رہ کر

زمیں سے تا بہ فلک جو سفر میں گزرا تھا
وہ ایک لمحہ تھا دراصل قرن سے بڑھ کر

فلک کو گرچہ سعادت ہے میزبانی کی
زمیں کو فخر کہ آقا کو ہے پسند یہ گھر

خوشا کہ شاہ رسولاں جہان میں آئے
وہ جن کا ذکر رہا ہر رسول کے لب پر

بیان یوں کیا رب نے رسول کی عظمت
انھیں خطاب دیا آخری ہیں پیغمبر

نہ کیوں ہو نشۂ توحید ہر طرف غالب
پلانے والے ہیں یہ جام صاحب کوثر

وہی شفیع ہیں خیرالبشر بھی وہ شیدا
گناہ گاروں کا دارالامان ان کا در

Marfat.com

امام شرف الدین بوصیریؒ

منظوم ترجمہ: حکیم سرو سہارن پوری

ہمارے سیّد و مولا ﷺ

اَلصُّبحُ بَدَامِنْ طَلْعَتِہٖ
سحر طاری ہوئی ہے آپ کے ماتھے کی طلعت سے

وَاللَّیْلُ دَجٰی مِنْ وَ فُرَتِہٖ
یہ رونق رات نے پائی ہے زلفوں کی عنایت سے

فَاقَ الرُّسُلَا فَضْلًا وَّ عُلٰا
بزرگی میں وہ سبقت لے گئے سارے رسولوں پر

اَھْدَا السُّبُلَا لِدَ لاَ لَتِہٖ
کہ رستے دین کے روشن ہوئے ان کی ہدایت سے

کَنْزُ الْکَرَم مَوْلَی النَّعَمِ
خزانے بخششوں کے رحمتوں کے ملک ہیں اُن کی

ھَادِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِہٖ
ہدایت یاب ساری اُمتیں اُن کی شریعت سے

اَزْ کَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَب
نسب اُن کا حسب اُن کا بہت ارفع، بہت اعلیٰ

کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ
شرف پایا ہے سارے عالموں نے اُن کی خدمت سے

سَعَتِ الشَّجَر، نَطَقَ الْحَجَر،
شجر خدمت میں آئے، پتھروں نے بات کی اُن سے

شَقَّ الْقَمَر، بِاِشَارَتِہٖ
قمر شق ہوگیا ہے اُن کی انگشتِ شہادت سے

جِبْرِیْلُ اَتٰی لَیْلَۃَ اَسْرٰی
شبِ معراج اُن کے پاس جبریل امیں آئے

وَالرَّبُّ دَعٰی لِحَضْرَتِہٖ
بلایا رب نے اُن کو عرش پر اپنی عنایت سے

نَالَ الشَّرَفَا وَ اللّٰہُ عفَا
اُنھی کے واسطے سے سب شرف پائے ہیں لوگوں نے

عَنْ مَّا سَلَفَا مِنْ اُمَّتِہٖ
گناہ سب دُور فرمائے ہیں رب نے اُن کی اُمت کے

فَمُحَمَّدُ نَا ھُوَ سَیِّدُنَا
ہمارے سیّد و مولا ﷺ محمد ﷺ ہیں محمد ﷺ ہیں

وَالْعَزُّ لَنَا لِا جَا بَتِہٖ
کہ عزت ہے ہمارے واسطے اُن کی اطاعت سے

Marfat.com

احسان دانش

شاہی کی آرزو نہ امارت پسند ہے
مجھ کو حضورﷺ کا درِ دولت پسند ہے

محشر میں اپنی فکر کریں گے سبھی ... مگر
تو ایک وہ نبی جسے اُمت پسند ہے

قرآن کے نزول کو جبریل کم نہ تھے
حق کو ترے لبوں کی حکایت پسند ہے

کعبہ ہے اک بلیغ معما مرے لیے
مجھ کو تو ان کے در کی زیارت پسند ہے

اے چشمِ شوق خونِ جگر لا اُچھال کر
سنتا ہوں ان کو اشکِ ندامت پسند ہے

توفیق ہو تو عرض تمنا انھی سے کر
حق کو پسند ہے تو یہ صورت پسند ہے

دانش درِ رسول ﷺ پہ پھر حاضری کو چل
اللہ کو یہ طرزِ عبادت پسند ہے

Marfat.com

محشر بدایونی

آ کے طیبہ سے طلب اور ہے تشنہ تشنہ
دھڑکنیں دل کی صدا دیتی ہیں طیبہ طیبہ

کسی دیوار کا سایہ بھی کوئی سایہ ہے
آپ کے دامنِ رحمت کا ہے سایہ سایہ

خلقِ معجز یہ ہے، جو آئینہ دل ٹوٹا
آئینہ کر دیا پھر جوڑ کے ریزہ ریزہ

کار دیں سخت کٹھن اور یہ رضائے شہہ دیں
لوگ پتھر ہیں، پگھل جائیں گے رفتہ رفتہ

آپ کے سائے میں آجائے تو یہ حال ہو کیوں
آدمی عقل کے نرغے میں ہے تنہا تنہا

حرم و طیبہ میں گزریں جو مرے شام و سحر
خلد ساماں ہو مری زیست کا لمحہ لمحہ

اُمتی جائیں کہاں جائے اماں پائیں کہاں
یہ غلام آپ کے آپ ان کے ہیں آقا آقا

Marfat.com

فدا خالد دہلوی

نعتیہ رُباعیات

عالم انھیں محبوبِ خدا کہتا ہے
اک آئینہ صدق و صفا کہتا ہے
کیا شانِ محمد ﷺ ہے کہ اللہ اللہ
جو نام سنے صلِ علیٰ کہتا ہے

☆

اللہ کی مخلوق میں چیدہ وہ ہیں
سردار رُسل ہیں برگزیدہ وہ ہیں
قرآن کی تفسیر ہے اُن کا کردار
سرچشمۂ اوصاف حمیدہ وہ ہیں

☆

آگاہ سرشتِ نور ہوجاتا ہے
غیب اس کے لیے حضور ہو جاتا ہے
وہ دل جو ترے ذکر سے روشن ہوجائے
صد رشک چراغِ طور ہو جاتا ہے

☆

رحمت ہو ہوا نزولِ رحمت تم پر
ہے خاص کرم خاص عنایت تم پر
تم جیسا نبی اور نہ ہوگا کوئی
اللہ نے کی ختم نبوت تم پر

Marfat.com

وقار صدیقی اجمیری

نعتیہ رُباعیات

شائستہ توصیف مشیت تم ہو
سر رشتۂ انوارِ نبوت تم ہو
جبریل کے عجز شبِ اسریٰ کی قسم
انسان کی عظمت کی ضمانت تم ہو

☆

عیدین کا بھی رنگِ طرب دیکھا ہے
ہر ایک مسرت کا سبب دیکھا ہے
میلادِ محمد ﷺ کا ہے کچھ اور ہی کیف
یہ کیف کسی عید میں کب دیکھا ہے

☆

دریا میں روانی کی طرح زندہ ہیں
ادوار زمانی کی طرح زندہ ہیں
اب بھی ہیں بہر طور محمد ﷺ موجود
قرآں میں معانی کی طرح زندہ ہیں

☆

ہر کدورت سے قلب صاف کرو
اپنے دشمن کو بھی معاف کرو
نسبتِ رحمتِ دوعالم ﷺ کا
عملاً بھی تو اعتراف کرو

Marfat.com

قمر رعینی

نعتیہ رُباعیات

اُن ﷺ جیسا کوئی فخرِ ابّ وجد نہ ہوا
اُن ﷺ کا کوئی ہم پایہ و ہم قد نہ ہوا
آنے کو تو کتنے ہی پیمبر آئے
لیکن کوئی محمود و محمد ﷺ نہ ہوا

☆

اللہ جنہیں عرش پہ بلواتا ہے
ایک ایک نبی جن کے گُن گاتا ہے
اُس مہر جہاں تاب کا تُو ہے مداح !
سورج کو قمر چراغ دکھلاتا ہے !

☆

گھمبیر ہوا جب بھی غم کا سایہ
جب قلب پریشاں نے مجھے تڑپایا
جب کوئی بھی تسکین کی صورت نہ رہی
بے ساختہ نام آپ ﷺ کا لب پہ آیا

Marfat.com

ظہیر غازی پوری

نعتیہ رُباعیات

عرفان کے دریا کی طرف جاتی ہے
فیضانِ سراپا کی طرف جاتی ہے
اعجاز کی دنیا کی طرف جاتی ہے
ہر راہ جو آقاﷺ کی طرف جاتی ہے

☆

اِک نور کے مکتوبؐ رسول ﷺ اکرم
کونین میں ہیں خوب رسول ﷺ اکرم
ثانی نہیں نبیوں میں کوئی بھی ان کا
خود رب کے ہیں محبوب رسول ﷺ اکرم

☆

ہر چیز ہے ناگفتہ نوائی کے سوا
ہر فیض ہے دنیا کا برائی کے سوا
تُو خالقِ دنیا کا ہے محبوب تو پھر
سب کچھ ہے ترے بس میں خدائی کے سوا

Marfat.com

احمد صغیر صدیقی

نظروں میں بسی ہے کسی مہتاب کی صورت
دیکھے چلے جاتے ہیں جسے خواب کی صورت

اک شمع کی مانند ہیں ہم تیز ہوا میں
وہ ذاتِ گرامی کہ ہے محراب کی صورت

وحشت کے سوا کیا تھا سروں میں کہ وہ آیا
پھر اس نے نکالی ادب آداب کی صورت

پتھر تھا یہ دل موم ہوا اُس کی نظر سے
اِس دشت نے دیکھی تھی کہاں آب کی صورت

شاہا ترے قدموں کی مجھے دُھول عطا ہو
اوڑھوں میں اسے اطلس و کم خواب کی صورت

Marfat.com

عزیز احسن

تڑپ تو رکھتا ہوں زادِ سفر نہیں رکھتا
کرم حضورﷺ کہ میں بال و پر نہیں رکھتا

میں عرضِ حال کے قابل کہاں مرے آقا!
سوائے عجز بیاں، میں ہنر نہیں رکھتا

ستم زدہ ہوں نگاہِ کرم کا طالب ہوں
میں بے اماں ہوں کہیں کوئی گھر نہیں رکھتا

مجھے بھی عشق کی سچائیاں میسر ہوں
نثار کرنے کے قابل میں سر نہیں رکھتا

وہ نالہ کھینچتا رہتا ہوں روز و شب آقاﷺ
جو شور رکھتے ہوئے بھی اثر نہیں رکھتا

زکوٰۃ سیرتِ اطہر کی چاہتا ہے عزیزؔ
گدائے خلق ہے آقاﷺ، یہ زر نہیں رکھتا

Marfat.com

حافظ عبدالغفار حافظ

تضمین برکلام حسن بریلوی علیہ الرحمہ

کیا بساؤں سر میں عشقِ شہ کا سودا چھوڑ کر
جاں نچھاور کیوں کروں ادنیٰ پہ اعلیٰ چھوڑ کر
گل چنے میری بلا خارِ مدینہ چھوڑ کر
''سیرِ گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمھارا چھوڑ کر''

حالِ چشمِ نم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کرب کا عالم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
خسردا ! ''اِرحم'' کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
''سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر''

تھی ازل ہی سے جو دل میں اُلفتِ خیرالبشر
اس لیے رکھتے تھے پیہم خود کو سرگرم سفر
اک مقامِ فکر ہے یہ بہر اربابِ نظر
''بے لقائے یار اُن کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر''

Marfat.com

ہے مجھے اچھی طرح معلوم کیا ہے خوب چیز
دل میں یادِ سرورِ ہر دوسرا ہے خوب چیز
عشقِ محبوب خدا صلِ علیٰ ہے خوب چیز
"کون کہتا ہے دلِ بے مدعا ہے خوب چیز
میں تو کوڑی کو نہ لوں اُن کی تمنا چھوڑ کر"

مجھ مریضِ عشق کو سامانِ راحت ہے بہم
اُن کی یادوں سے ہے قائم زندگانی کا بھرم
اے مرے تیماردارو ربّ اکبر کی قسم
"مر ہی جاؤں میں اگر اُس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غم قربِ مسیحا چھوڑ کر"

حالِ دل کس کو سنائیں عندلیبانِ قفس
رہ گئے گھٹ گھٹ کے سارے نغمہ سنجانِ قفس
حبس کے عالم میں ہیں محبوس مرغانِ قفس
"کس تمنا پر جئیں یارب اسیرانِ قفس
آچکی بادِ صبا خاکِ مدینہ چھوڑ کر"

جا کے میں دُکھڑا سناؤں اے مرے مولا کسے
چارہ گر ٹھہرائے آخر مجھ سا بے چارہ کسے
جز تمھارے ہے شفاعت کا مری یارا کسے
"بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہوگا کسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمھارا چھوڑ کر"

Marfat.com

اب یہی خواہش ہے چوموں ان کے نقشِ پا کو میں
جاگتی آنکھوں سے دیکھوں گنبدِ خضریٰ کو میں
نذرِ جان و دل کروں بے ساختہ مولا کو میں
"خلد کیسا، نفسِ سرکش! جاؤں گا طیبہ کو میں
بدچلن ! ہٹ کر کھڑا ہو مجھ سے رستا چھوڑ کر"

کیسے بوٹے، کیسے غنچے، کیسے گل، کیسی بہار
روکشِ خلد بریں ارضِ عرب کے ریگ زار
دل لبھا سکتے نہیں فردوس کے لیل و نہار
"ایسے جلووں پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض، کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر"

بے خبر سمجھے تھے ہوں گے پیشِ خالق سرخ رو
لیکن اب آیا نظر سیلِ نحوست چار سو
موجِ دریائے شقاوت آگئی ہے تا گلو
"حشر میں ایک ایک کا منہ تکتے پھرتے ہیں عدو
آفتوں میں پھنس گئے اُن کا سہارا چھوڑ کر"

دیکھ حافظؔ زندگی کا گر بتاتے ہیں حسنؔ
راز ہست و بود سے پردہ اُٹھاتے ہیں حسنؔ
مقطعِ نعتِ پیمبر یوں سناتے ہیں حسنؔ
"مر کے جیتے ہیں جو اُن کے در پہ جاتے ہیں حسنؔ
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر"

Marfat.com

تنویر پھول

(سانیٹ)

حامد و محمودِ ربّ العالمیں سرکار ﷺ ہیں
ذاتِ حق کا ہے تعارف ذاتِ سرور ﷺ سے عیاں
''کنت کنزاً مخفیا'' کا رمز اس میں ضوفشاں
تا ابد روشن سراجِ اوّلیں سرکار ﷺ ہیں

☆

آپ ﷺ نے رحمت لٹائی سنگ باری کے عوض
آپ ﷺ ہیں غم خوارِ انساں حاملِ خلقِ عظیم
عبدِ حق ہیں آپ ﷺ لیکن ہیں رؤف اور ہیں رحیم
مٹ گئیں میری خطائیں آہ و زاری کے عوض

☆

آپ ﷺ نے درس اخوت ساری دنیا کو دیا
آدمؑ و حوا کے رشتے سے ہیں بھائی بھائی سب
خاکساری کا سبق دیتے رہے شاہِ ﷺ عرب
آدمؑ و حوا کو رب نے خاک سے پیدا کیا

☆

آپ ﷺ نورِ اوّلیں ہیں افتخار ﷺ انبیا
پھول پر چشمِ کرم ہو تاجدارِ ﷺ انبیا

Marfat.com

ڈاکٹر ہلال جعفری

(تضمین برکلامِ رضا)

اللہ اللہ ! تری شان، یہ رتبہ تیرا
موجزن دہر میں ہے بحر عطایا تیرا
سب امیروں میں غریبوں میں ہے چرچا تیرا
"واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں، سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا"

کاش پہنچوں جو ترے روضۂ اقدس کے قریب
میری قسمت بھی بدل جائے، سنور جائے نصیب
جالیاں تھام کے روضے کی کہوں والا مجیب
"میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا"

تیرے جلووں سے منور ہوئے چاروں اطراف
ختم ہیں ذاتِ مقدس پہ تری کل اوصاف
ہے زمانے سے نرالی تری شانِ الطاف
"چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا"

جانے والو ! مرے آقا سے یہ کہنا احوال
کہ تری قوم ہوئی جاتی ہے آقا پامال
گو، بُروں سے بھی بُرے ہیں مگر اے نیک خصال
"تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا"

Marfat.com

ہوں سیہ کار نہ کھل جائے حقیقت میری
اپنے دامن میں چھپا فردِ ندامت میری
رحمتِ خاص ذرا دیکھ عقیدت میری
"تجھ سے در، در سے ہے سگ، سگ سے ہے نسبت میری
میری گردن میں پڑا دور کا پٹا تیرا"

مجھ سے پوچھے کوئی آقا تری رحمت کیا ہے
تیرے اکرام ہیں کیا، تیری عنایت کیا ہے
تیرے قربان، مجھے فکرِ قیامت کیا ہے
"تیرے آگے مرے عصیاں کی حقیقت کیا ہے
مجھ سے سو لاکھوں کو کافی ہے اشارہ تیرا"

آرزو ہے کہ شہِ کون و مکاں والا سمیع
یہ ہلال آپ کا ہو اور ہو فردوسِ بقیع
اے شہِ ختمِ رسل اے ہمہ اوصاف رفیع
"تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اُس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا"

Marfat.com

بشیر حسین ناظم

(تضمین برکلامِ رضا)

پیکرِ نور و شیم، مظہرِ منان گیا مطلعِ بدرِ کرم، منّتِ دیّان گیا
اے خوشا ساتھ لیے محضرِ غفران گیا ''نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلم دان گیا''

علم و دانش ہوئے مفقود مرا گیان گیا نالۂ شب کی رسائی گئی، ایقان گیا
المدد شاہِ حرم ہاتھ سے عرفان گیا ''لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولا مرے آقا ترے قربان گیا''

چشمِ رویت مری، انوار کی شیدا ہی رہی ڈھونڈتی جلوۂ محبوبِ دل آرا ہی رہی
عینِ جاں کرتی پئے دید تقاضا ہی رہی ''آہ وہ آنکھ کہ ناکامِ تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پُر ارمان گیا''

لطفِ منظارِ عنایات سے کیا دور رہا دہر میں مجمعِ اخیار میں مشہور رہا
خوش مقدر ہی ترے وصف پہ مامور رہا ''دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا''

اُن کے مستوں نے ہمیشہ ہی رکھا خیر سے کام جنسِ احسان لٹائی نہ رکھا بیر سے کام
کعبۂ عشق میں بیٹھے نہ رکھا دیر سے کام ''انھیں جانا انھیں مانا، نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا''

تم کو مرغوب شہِ دیںؐ کی محبت نہ سہی کامِ دل کے لیے الفت کی حلاوت نہ سہی
مجمعِ حشر میں درکار شفاعت نہ سہی ''اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا''

Marfat.com

آج ہی جامِ کرم، عبدِ صمد مانگ اُن سے
آج گلہائے نوازش کی سبد مانگ اُن سے
آج ہی بخشش وغفراں کی سند مانگ اُن سے
''آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا''

تیرا مقدور رہا حق سے تجنب آخر
خود کو تو کر کے رہا نذرِ تعقب آخر
تجھ کو لے ڈوبا ترا شوقِ تذبذب آخر
''اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا''

جن کو بلوایا بصد لطفِ نبی ﷺ نے، پہنچے
ساحلِ شوق پہ الفت کے سفینے پہنچے
بلدۂ نور میں ناظم سے کمینے پہنچے
''جان و دل، ہوش وخرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا ! سارا تو سامان گیا !''

Marfat.com

منیر قصوری

اٹھو کہ سُوے شہرِ رسالت سفر کریں خود کو قریبِ روضۂ خیرالبشر ﷺ کریں
کیوں فکر مشکلات رہِ پُر خطر کریں ہر مرحلہ خیالِ مدینہ میں سر کریں
جو سرزمین غیرتِ عرشِ عظیم ہے اُس سرزمیں پہ تیز روی سے حذر کریں
قدموں کی آہٹیں بھی سنائی نہ دیں وہاں ایوانِ مصطفےٰ ﷺ میں کچھ ایسے گزر کریں
ہر صفحۂ جبیں پہ ہو ان کی ثنا لکھی اس بار اُن ﷺ کی دید بطرزِ دگر کریں
اس کارِ خیر کا کوئی نعم البدل نہیں مدحِ حضور ﷺ خوب کریں، عمر بھر کریں
اتنے ہی ماورا ہیں وہ فکر و خیال سے توصیف تاج دارِ حرم جس قدر کریں
سمجھو کہ اس غریب کی دنیا سنور گئی جس آدمی کے دل میں وہ اک بار گھر کریں
لاریب اصل کعبۂ مقصود ہے اُدھر محبوبِ کبریا ﷺ رخ انور جدھر کریں
کیا جانے کب مرادِ نظر پا لے آدمی ہرگز اس آستاں سے نہ صرفِ نظر کریں
سرکارِ کائنات سے کیا شے ملی انھیں جو خود کو مثلِ بادِ صبا دربدر کریں
یوں تو حضور ﷺ صاحبِ لطفِ عمیم ہیں عرضِ طلب مزاج نبی ﷺ دیکھ کر کریں
اُن ﷺ کے لیے یہ کوئی بڑی بات بھی نہیں ہر ظلمتِ مہیب کو رشکِ سحر کریں
"بد ہیں تو آپ ﷺ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ ﷺ کے ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے، رُخ کدھر کریں
سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں آقا ﷺ حضور اپنے کرم پر نظر کریں

پروردۂ رسولِ حرم ہیں منیرؔ ہم
پھر کس طرح ہم انُ کی ثنا سے حذر کریں

Marfat.com

افضال احمد انور

جو بھی ہاتوں میں لیے نعتیہ دیوان گیا
حشر میں بن کے وہ حسانؓ کا مہمان گیا

جس کے دل میں رہی تا عمر نبی کی اُلفت
بزمِ ہستی سے وہی صاحبِ ایمان گیا
جان پائے نہ تھی بخت ہی کوئی، تو کیا؟
اُن کی عظمت کو تو ہر سنگ و شجر جان گیا
کھل گیا مرکزِ الطاف و عنایات اُدھر
"نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا"☆
قبر میں حشر میں فردوس میں تھا وہ فرحاں
اُن کی نسبت کا لیے تمغہ جو انسان گیا
نقشِ پا سیّدِ عالم کا تھا کندہ دل پر
مجھ کو جبریلِ امیں دُور سے پہچان گیا
مل گئی اُن کے غلاموں کی غلامی، جس کو
اُس کی آقائی کو ہر شاہِ شہاں مان گیا
اک اشارہ تھا اُنہی کا جو گیا میں بخشا
گرچہ میزان پہ میں بے سروسامان گیا

عرش سے فرش کو رجعت نہ تھی آساں انورؔ
یاد، اُمت تھی جو آقا کا اِدھر دھیان گیا

☆۔مصرعِ رضاؔ

Marfat.com

سیّد نصیر الدین نصیر گولڑوی

(تضمین بر کلامِ رضا)

دل کے آنگن میں یہ اک چاند سا اُترا کیا ہے
موج زن آنکھوں میں یہ نور کا دریا کیا ہے
ماجرا کیا ہے یہ آخر یہ معما کیا ہے
"کس کے جلوے کی جھلک ہے، یہ اُجالا کیا ہے
ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے"

زائرِ گنبدِ خضریٰ، تجھے اب فکر ہے کیا
سامنے وہ بھی ہیں، اللہ کا در بھی ہے کھلا
چپ نہ رہ، کھول زباں، دامنِ مقصد پھیلا
"مانگ من مانتی، مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں ناں ہے، نہ منگتا سے یہ کہنا، کیا ہے؟"

عرصۂ حشر میں ناسازیِ احوال کے وقت
دل کی دیوار میں اُٹھتے ہوئے بھونچال کے وقت
لمن الملک کی آوازِ پُر اِجلال کے وقت
"بے بسی ہو مجھے جب پرسشِ اعمال کے وقت
دوستو کیا کہوں، اُس وقت تمنا کیا ہے"

بات اُمت کی جب اللہ سے منوائیں حضور
جس گھڑی مسندِ محمود پہ آجائیں حضور
جب گنہ گاروں کو سرکار میں بلوائیں حضور
"کاش فریاد میری سن کے یہ فرمائیں حضور
ہاں کوئی دیکھو، یہ کیا شور ہے، غوغا کیا ہے"

Marfat.com

خود نگر ہے، نہ وہ گستاخ، نہ وہ ظالم ہے
بدعقیدہ ہے نہ وہ چرب زباں عالم ہے
نسلِ خدام سے منسوب کوئی خادم ہے
"یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے
اُس سے پرسش ہے بتا تُو نے کیا کیا کیا ہے"

رُوبرو دادِ محشر کے ہے اک عصیاں کیش
ہے اُدھر مالکِ کل اور اِدھر یہ درویش
معصیت کار، خطاوار، گنہ بیش از بیش
"سامنا قہر کا ہے دفتر اعمال ہے پیش
ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے"

نوحہ زن ہے دلِ برباد کہ یا شاہِ رُسل
اب کہاں جائے یہ ناشاد کہ یا شاہِ رُسل
وقتِ امداد ہے، امداد ! کہ یا شاہِ رُسل
"آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رُسل
بندہ بے کس ہے شہا ! رحم میں وقفہ کیا ہے"

ہے عنایت، جو میں مصروفِ ثنا ہوتا ہوں
ورنہ اوقات مری کیا ہے، میں کیا ہوتا ہوں
غم تو بس یہ ہے کہ محرومِ نوا ہوتا ہوں
"اب کوئی دم میں گرفتار بلا ہوتا ہے
آپ آ جائیں تو کیا خوف ہے، کھٹکا کیا ہے"

عرصۂ حشر میں تھا بیم و رجا کا عالم
سخت مشکل میں گھری تھی مری جانِ پُرغم
ہاتھ میں تھامے ہوئے حمدِ الٰہی کا علم
"لو !وہ آیا مرا حامی، مرا غم خوارِ اُمم
آ گئی جاں تنِ بے جاں میں، یہ آنا کیا ہے"

Marfat.com

یوں مرے سر سے بلا خوف کی ٹالیں سرور
حشر کی بھیڑ میں چپکے سے بلا لیں سرور
پہلے قدموں میں ذرا دیر بٹھا لیں سرور
"پھر مجھے دامنِ اقدس میں چھپا لیں سرور
اور فرمائیں ہٹو ! اس پہ تقاضا کیا ہے"

ہمیں کہتے ہیں ملک، طبقۂ معصوم ہیں ہم
بلکہ قرآں میں اسی نام سے موسوم ہیں ہم
مگر اس پر بھی نہ حاکم ہیں، نہ مخدوم ہیں ہم
"چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں، محکوم ہیں ہم
حکمِ والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے"

جب چلے حشر کے میدان میں اُمت کی سپاہ
سرورِ جیش ہو وہ مطلعِ کونین کا ماہ
اہلِ بیت اور صحابہ بھی رواں ہوں ہم راہ
"یہ سماں دیکھ کے محشر میں اُٹھے شور کہ واہ
چشمِ بددُور ہو، کیا شان ہے، رُتبہ کیا ہے"

باغِ جنت ترے تطہیر کے گلشن پہ نثار
آبِ تسنیم ترے پاؤں کے دھوون پہ نثار
حسنِ یوسف کی ادائیں تری چتون پہ نثار
"صدقے اس رحم کے، اس سایۂ دامن پہ نثار
اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے"

تیرے اشعار میں ہے عشقِ نبی کی مہکار
نعت کے باغ میں آئی ہے ترے دم سے بہار
تجھے کرتا ہے نصیر اہلِ ولایت میں شمار
"اے رضا! جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار
بلبلِ باغِ مدینہ ! ترا کہنا کیا ہے"

Marfat.com

محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی

مرتے دم ایمان کی پیاری فضا کا ساتھ ہو
شمع ءِ لولاکِ نورِ کبریا کا ساتھ ہو
قبر میں اور حشر میں تیری رضا کا ساتھ ہو
"یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل، شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو"

بھول جاؤں تیری اُلفت میں ہر اک تکلیف کو
جھیل جاؤں تیری رحمت سے ہر اک تکلیف کو
جیتے جی آرام سمجھوں میں ہر اک تکلیف کو
"یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدار حسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو"

جز گناہوں کے، نہیں اعمال میں کچھ کائنات
سن لیا ہے نام تیرا میں نے حل المشکلات
میں وہ مجرم ہوں کہ مجھ کو کچھ نہ بن آئے گی بات
"یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جاں فزا کا ساتھ ہو"

Marfat.com

کیسی طاعت ہے یہ دنیا کی محبت میں اسیر
خاک پڑ جائے ذرا جرموں پہ اے روشن ضمیر
لو لگائے ہے کسی کی شانِ رحمت پر فقیر
"یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو"

حشر میں مجرم ترے تسکین پائیں پیاس سے
مخزنِ جود و عطا گھبرا نہ جائیں پیاس سے
تشنگی غالب ہو جب وہ منھ بنائیں پیاس سے
"یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو"

دل کو پہنچائے نہ گرمی بے سبب خورشیدِ حشر
اور اونچا چمکے میرے سر سے رب خورشیدِ حشر
اے خدا آئے سوا نیزے پہ جب خورشیدِ حشر
"یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو"

روح ٹھنڈک پائے اور دل کو نہ ہو رنج و محن
تیری رحمت آڑے آئے اس جگہ اے ذوالمنن
آتشِ عصیاں سے جب جلنے لگیں یہ جان و تن
"یاالٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو"

Marfat.com

روزِ محشر جب عمل میزان میں تلنے لگیں
پردۂ رحمت کے پردے جس گھڑی کھلنے لگیں
سارے افرادِ معاصی فیض سے دُھلنے لگیں
"یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق، ستارِ خطا کا ساتھ ہو"

سر بہ سر مجرم ہوں کس کو شک ہے اپنے جرم میں
پھنس گیا ہوں بے طرح اے شانِ رحمت جرم میں
واسطہ پیارے کا رُسوا ہوں نہ میں اس جرم میں
"یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو"

نامۂ اعمال عصیاں جب مجھے آنکھیں دکھائے
یاالٰہی تیری ستاری مری بگڑی بنائے
دست گیری کے لئے شانِ کرم اس وقت آئے
"یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجٰے کا ساتھ ہو"

خودسری میں سر اُٹھائیں جب مری بے باکیاں
صدقۂ محبوب دب جائیں مری بے باکیاں
عفو کے پانی سے دُھل جائیں مری بے باکیاں
"یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو"

Marfat.com

روزِ محشر جب کہ ہو نزدیک راہِ پل صراط
آپ کے صدقے میں طے ہو ٹھیک راہِ پل صراط
دھار سے تلوار کی باریک راہِ پل صراط
"یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو"

نفسِ رہزن کی نہ ہر تدبیر پر چلنا پڑے
اس سے بہتر ہے کسی شمشیر پر چلنا پڑے
صبر کا حصہ ملے تقدیر پر چلنا پڑے
"یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِ سلّم کہنے والے غم زدہ کا ساتھ ہو"

جب دنیا چھوڑ کر میں تیرے در پر آ پڑوں
روز افزوں ہو، ترقی ہو، عطا صبر و سکوں
خوبیِ تقدیر سے مولیٰ نہ میں خالی پھروں
"یاالٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں ربنا کا ساتھ ہو"

بارِ عصیاں سے نہ دب کر یہ کوئی سختی اُٹھائے
مدحتِ محبوب کا اتنا صلہ محشر میں پائے
اُس کے دامن سے بندھا قاسم نہ پیچھے چھوٹ جائے
"یاالٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو"

Marfat.com

مرزا عزیز فیضانی

رسولِ دوعالم نے کیا کر دکھایا اُٹھایا، جگایا، سکھایا، پڑھایا
مسلماں کو انعام دنیا و عقبیٰ بتایا، سمجھایا، دکھایا، دلایا
نئے سر سے پھر گلستانِ جہاں کو لگایا، اُگایا، بنایا، سجایا
شرابِ حقیقت سے بھر بھر کے ساغر لٹایا، لنڈھایا، چھکایا، پلایا
طریقِ حقیقت سے باطل کو پل میں ہٹایا، گھٹایا، بھگایا، مٹایا
زمانے سے ظلم اور عصیاں کا جھگڑا ہٹایا، دبایا، مٹایا، چکایا
عذابِ جہنم سے خلقِ خدا کو ڈرایا، ہٹایا، بچایا، چھڑایا
خدا سے پے خلق لایا ہے دیکھو شفایا، سجایا، ہدایا، عطایا

عزیز ایسے غافل کو اُلفت کی رہ پر
بلایا، لگایا، چلایا، بڑھایا

Marfat.com

اقبال عظیم

ظہور کرتی ہے جس دم سحر مدینے میں
اذانیں دیتے ہیں دیوار و در مدینے میں
گلی گلی میں وہ سیلاب نور ہے جیسے
اُتر کے آگئے شمس و قمر مدینے میں
ہوا کے جھونکوں میں خوش بو بسی ہوتی ہے وہاں
درود پڑھتا ہے اک اک شجر مدینے میں
نہا کے خوش بو میں کوثر سے باوضو ہوکر
ادب سے آتی ہے شام و سحر مدینے میں
حریمِ پاک کی تا صبح پاسبانی کو
فرشتے جاگتے ہیں رات بھر مدینے میں
دیارِ پاک کا موسم بہشت کا موسم
ریاض خلد ہے ہر رہ گزر مدینے میں
ادب شناس ہے موسم بھی اس دبستاں کا
کہ محو خواب ہیں خیرالبشر مدینے میں

اسی اُمید پہ جاری ہے اب سفرِ اقبال
کہ ہو خدا کرے ختمِ سفر مدینے میں

Marfat.com

احمد فراز

مرے رسول کہ نسبت تجھے اُجالوں سے
میں تیرا ذکر کروں صبح کے حوالوں سے

نہ میری نعت کی محتاج ذات ہے تیری
نہ تیری مدح ہی ممکن مرے خیالوں سے

تو روشنی کا پیمبر ہے اور مری تاریخ
بھری پڑی ہے شبِ ظلم کی مثالوں سے

ترا پیام محبت تھا اور میرے یہاں
دل و دماغ ہیں پُر نفرتوں کے جالوں سے

یہ افتخار ہے تیرا کہ میرے عرش مقام
، تو ہم کلام رہا ہے زمین والوں سے

مگر یہ مفتی و واعظ، یہ محتسب، یہ فقیہہ
جو معتبر ہیں فقط مصلحت کی چالوں سے

خدا کے نام کو بیچیں مگر خدا نہ کرے
اثر پزیر ہوں خلقِ خدا کے نالوں سے

نہ میری آنکھ میں کاجل، نہ مشک بو ہے لباس
کہ میرے دل کا ہے رشتہ خراب حالوں سے

ہے ترش رو مری باتوں سے صاحبِ منبر
خطیبِ شہر ہے برہم مرے سوالوں سے

مرے ضمیر نے قابیل کو نہیں بخشا
میں کیسے صلح کروں قتل کرنے والوں سے

میں بے بساط سا شاعر ہوں پر کرم تیرا
کہ باشرف ہوں قبا و کلاہ والوں سے

Marfat.com

سحر انصاری

مری آنکھوں کے آگے گنبدِ خضرا کا منظر ہے
میں اک قطرہ ہوں لیکن مہرباں مجھ پر سمندر ہے

کہاں میں اور کہاں طیبہ کی گلیوں کا طواف اے دل
ہوں اپنے بخت پر نازاں کہ یہ لطفِ پیمبر ہے

مدینے کی فضائیں کس قدر ایمان پرور ہیں
ہر اک لب پر یہاں صلِ علیٰ، اللہ اکبر ہے

سلیقہ حمد کا سکھلا دیا ہم بے زبانوں کو
محمد کا یہی سب سے بڑا احسان ہم پر ہے

دعا مانگو درِ اقدس پہ آکر دردمندی سے
یہاں جو اشک آنکھوں سے گرے قیمت میں گوہر ہے

سہے ہیں جورِ اعدا، دینِ حق کو عام کرنے میں
جبھی تو رحمت للعالمیں کا تاج سر پر ہے

کسی کی سمت جانے کا گماں تک کر نہیں سکتے
انھی کے در سے وابستہ سحرؔ اپنا مقدر ہے

Marfat.com

اختر لکھنوی

حضور نے شجر سایہ دار میں رکھا
مجھے بلایا اور اپنے دیار میں رکھا

میں جتنا فخر کروں کم ہے میرے آقا نے
مجھے بھی اپنے حساب و شمار میں رکھا

پہنچ کے شہر مدینہ یہ کام پہلے کیا
خزاں کے درد کو شہر بہار میں رکھا

وہی وکیل ہوا بارگاہِ عالی میں
وہ اک یقیں جو دل بے قرار میں رکھا

مرے حضور نے کیا کیا نہیں دیا مجھ کو
سکون جان میں دل کو قرار میں رکھا

پڑھا درود بہت اور اس طرح خود کو
جوار رحمت پروردگار میں رکھا

کرم تو دیکھئے احساں تو دیکھئے ان کا
مجھے خزاں سے نکالا بہار میں رکھا

Marfat.com

حامد امروہوی

حق غلامی کا ادا کیوں نہ کریں　　مدحِ ممدوحِ خدا کیوں نہ کریں

بھیج کر اُن پر درود اور سلام　　اپنے خالق کا کہا کیوں نہ کریں

ہم متاعِ دل و جاں رکھتے ہیں　　آخر انور پہ فدا کیوں نہ کریں

کیوں تصور نہ کریں طیبہ کا　　دردِ ہجراں کی دوا کیوں نہ کریں

داغ دھونے ہیں گناہوں کے ہمیں　　اشک آنکھوں سے بہا کیوں نہ کریں

جو مدینے کی طرف جاتی ہیں　　ایسی راہوں پہ چلا کیوں نہ کریں

اُن کو پایا تو ملا ہم کو خدا　　اس وسیلے سے دعا کیوں نہ کریں

حق نے مختار کیا ہے اُن کو　　جس کو جو چاہیں عطا کیوں نہ کریں

اُن کے دامن میں جگہ پائیں گے　　اُن کے بھروسے پہ رہا کیوں نہ کریں

نعت کی بزم میں شرکت کرکے　　اپنے ایماں کی جلا کیوں نہ کریں

ہم کہ حامدؔ ہیں عقیدے کے کھرے
شعر پھر ایسے کہا کیوں نہ کریں

Marfat.com

مہر وجدانی

بے مثل و لاجواب ہو یکتا تمہی تو ہو
بعد از خدا، خدائی میں تنہا تمہی تو ہو

ارض و سما میں انجمن آرا تمہی تو ہو
تخلیقِ کائنات کا منشا تمہی تو ہو

غم ہائے دوجہاں کا مداوا تمہی تو ہو
نازِ خلیل و فخرِ مسیحا تمہی تو ہو

میری اُمید میرا سہارا تمہی تو ہو
میرا یقین میرا بھروسا تمہی تو ہو

ذرّہ تا آفتاب تمہارا جمال ہے
شمعِ حریم حق کا اُجالا تمہی تو ہو

خیرالبشر ہو رحمتِ کل کائنات ہو
جاری ہے جس کے فیض کا دریا تمہی تو ہو

میں خسروانِ دہر کو ٹھوکر پہ مار دوں
میں ہوں غلام جس کا وہ آقا تمہی تو ہو

مطلوبِ ذوالجلال، والاکرام کون ہے
سردارِ دوجہاں شہِ والا تمہی تو ہو

رب کے حضور ہوگی کسے تابِ گفتگو
محشر میں عاصیوں کا سہارا تمہی تو ہو

تم مل گئے تو دولتِ کونین مل گئی
جانِ مراد روحِ تمنا تمہی تو ہو

کل انبیا میں مہرِ رسالت ہے اور کون
خاصانِ خاص، اشرف و اعلیٰ تمہی تو ہو

Marfat.com

شوکت عابد

پروانہ جو بھی شمعِ رسالت سے دُور ہے
منزل سے دُور نورِ ہدایت سے دُور ہے

ذکرِ نبی سے چشم ہی روشن نہیں فقط
دل کا یہ آئینہ بھی کدورت سے دُور ہے

جس دل میں آرزوے مدینہ نہیں، وہ دل
مولاے کائنات کی رحمت سے دُور ہے

ہے جس کے سر پہ سایۂ دامانِ مصطفیٰؐ
سمجھو کہ وہ ہر ایک مصیبت سے دُور ہے

عابدؔ ہوا ہے جب سے درِ شاہ کا غلام
دنیاے مال و زر کی محبت سے دُور ہے

Marfat.com

افضل خاکسار

کیا بھلے دن تھے کہ ہم شغلِ نثار رکھتے تھے
فکرِ امروز کو فردا پہ اُٹھا رکھتے تھے

فرصتِ شوق کے لمحات میسر تھے ہمیں
روز و شب مشغلۂ حب و وِلا رکھتے تھے

اسمِ سرکارِ دوعالم تھا وظیفہ اپنا
گنبدِ جاں میں یہی ایک صدا رکھتے تھے

حرم و دیر کی تفریق میں تقسیم نہ تھے
معتبر یار کا نقشِ کفِ پا رکھتے تھے

کفش بوسی کی سعادت تھی تصور میں نصیب
قدمینِ شہِ کونین میں جا رکھتے تھے

نقشِ باطل کی طرح، حرفِ غلط کی صورت
اپنے ہونے کا گماں دل سے مٹا رکھتے تھے

پسِ درماندگیِ شوق تھے ارماں کیا کیا
خاک ہوکر بھی مدینے کی ہوا رکھتے تھے

''بست'' میں وجہِ سکوں تھی کوئی اُمید ''کشاد''
ماورا پر کسی امکاں کی بِنا رکھتے تھے

گریۂ شوق کی رم جھم تھی محیطِ دل و جاں
چشمِ پُرآب میں تاروں کی ضیا رکھتے تھے

آنکھ کی جھیل میں کھلتے تھے عقیدت کے کنول
روح میں تشنگیِ کرب و بلا رکھتے تھے

اتباعِ شہِ مظلوم تھا مسلک اپنا
یوں بھی ہم شیوۂ تسلیم و رضا رکھتے تھے

حق پہ مٹنے کی تمنا لیے پھرتی تھی ہمیں
جذبۂ پیروی آلِ عبا رکھتے تھے

لب پہ جاری تھا شب و روز درود و سلام
دل و جاں آلِ محمدؐ پہ فدا رکھتے تھے

Marfat.com

صحبتِ لختِ دل مہرِ علی حاصل تھی نازشِ خوبیِ تقدیر بجا رکھتے تھے
چشمِ وجدان پہ روشن تھا ضمیرِ ہستی بے خودی میں بھی دوعالم کا پتا رکھتے تھے
زر الطاف سمٹنے میں نہیں آتا تھا اپنی کوتاہیِ داماں سے گلہ رکھتے تھے
رمِ خوش بو تھا رہِ نعت میں خامے کا خرام ضبطِ تحریر میں اندازِ صبا رکھتے تھے
زیست بے کیف نہ تھی وقت پُرآشوب نہ تھا ذہن میں روشنیِ صلِ علیٰ رکھتے تھے
اے خنک دورِ سعید اور وہ عہدِ فرّح یادِ محبوب میں جو خود کو بھلا رکھتے تھے
لے اُڑی طرفگیِ رنگِ سخن فکرِ معاش ورنہ ہم سب سے جدا طرزِ نوا رکھتے تھے
اب وہ رُوداد سنائیں تو سنائیں کس کو اب کسے یاد کہ ہم کون تھے کیا رکھتے تھے
کرم اے پشت پناہِ ہمہ خستہ حالاں کرم اُن پر جو ترا درد سوا رکھتے تھے
پھر سے کردے اُسے سینوں میں ہمارے زندہ تجھ سے نسبت جو ہم اے شاہِ ہدیٰ رکھتے تھے
کر ہی دے اب تو کرم ربّ دوعالم ہم پر ''ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے''

پھر وہی دَور پلٹ آئے کہ جس میں افضلؔ
خود کو وابستۂ دامانِ عطا رکھتے تھے

Marfat.com

ماجد خلیل

قلم کو توفیق دیں کہ لکھے اک ایسی تحریر میرے آقا
مرے لیے جو بروزِ محشر ہو وجہِ توقیر میرے آقا

نہ آسکے اب کبھی ہماری خطا مزاجی کی دسترس میں
خطا کے پیروں میں ڈال دیجے اک ایسی زنجیر میرے آقا

عطا ہو مجھ معصیت گزیدہ کو خاک و آب و ہوائے طیبہ
کہ میرے امراض کو یہی ہیں دوائیں اکسیر میرے آقا

سکھا کے خالق نے اس جہاں میں سلیقۂ انتظار پہلے
نبیِ آخر بنایا تم کو، بہ حسنِ تاخیر میرے آقا

وہ کیسے نکلیں وہ کیسے ڈھلکیں انھیں سنبھالے ہوئے ہیں آنکھیں
بسی ہے جن آنسوؤں کے دل میں تمھاری تصویر میرے آقا

رُندھا گلا، اشک بار آنکھیں، دلِ پُراُمید اور ماجدؔ
دکھا دی تم نے دعا سے پہلے دعا کی تاثیر میرے آقا

Marfat.com

قمر وارثی

روشنی کی فضا پانے والے گئے اور میں رہ گیا
در پہ سرکارؐ کے جانے والے گئے اور میں رہ گیا

دیدۂ تر لیے سبز گنبد کے پُرنور آفاق پر
پرچمِ دید لہرانے والے گئے اور میں رہ گیا

بارگاہِ نبیؐ میں بہ حسنِ ادب حالِ دل کے سبب
پھول آنکھوں سے برسانے والے گئے اور میں رہ گیا

اُس درِ پاک سے کتنے پہلے پہل کتنے بارِ دگر
زندگی کی سند لانے والے گئے اور میں رہ گیا

اِس برس میری تقدیر کھوٹی رہی یعنی سوتی رہی
ناز قسمت پہ فرمانے والے گئے اور میں رہ گیا

اے شہِؐ دوسرا، دل پہ قابو رہے بھی تو کیسے رہے
ہم سفر میرے کہلانے والے گئے اور میں رہ گیا

رحمتوں کا نگر، شہر محبوبِ رب ہے جہاں سے قمرؔ
جھولیاں بھر کے لوٹ آنے والے گئے اور میں رہ گیا

Marfat.com

نورامروہوی

دلوں میں عشقِ محمد اگر نہیں ہوتا
دعائیں لاکھ کرو کچھ اثر نہیں ہوتا

اگر رسول کی عظمت نہیں نگاہوں میں
وہ چاہے کوئی ہو اہلِ نظر نہیں ہوتا

مجھے مدینے میں دیکھا تو ہوگئے قائل
جو کہہ رہے تھے دعا میں اثر نہیں ہوتا

جو اُن کے نقشِ کفِ پا کو ڈھونڈ لیتا ہے
جہاں میں اُس سے بڑا دیدہ ور نہیں ہوتا

جو اُس نے درس دیا تھا وہ ہم بھلا بیٹھے
اسی لیے تو دعا میں اثر نہیں ہوتا

شفیعِ روزِ جزا کے جو ہیں غلام انھیں
حسابِ روزِ قیامت کا ڈر نہیں ہوتا

کٹے ہوئے ہیں جو حبِّ نبی کے موسم سے
یہ وہ شجر ہیں کہ جن پر ثمر نہیں ہوتا

Marfat.com

عرش ہاشمی

ایسا بھی نہیں ہے کہ وہ منظر نہیں دیکھا دیکھا تو ہے لیکن وہاں جا کر نہیں دیکھا

یوں عفو و کرم کا کوئی خوگر نہیں دیکھا اخلاق کا ایسا کوئی پیکر نہیں دیکھا

الطاف و عنایات و عطا، جود و سخا میں دنیا نے کوئی آپ سے بڑھ کر نہیں دیکھا

یکتا کے وہ محبوب ہیں، اور خود بھی ہیں یکتا سایہ بھی کوئی اُن کے برابر نہیں دیکھا

آقا کی اطاعت کے سفر میں جو چلے ہم ''رستے میں کبھی میل کا پتھر نہیں دیکھا''

کیا شانِ فصاحت ہے رسولِ عربی کی ایسا کہیں کوزے میں سمندر نہیں دیکھا

قرآں کی طرح جس کا سخن دل میں اُتر جائے اک اُن کے سوا کوئی سخن ور نہیں دیکھا

دیکھا کہ ہیں لب ہائے مبارک پہ دعائیں کیا کیا انھیں اعدا نے ستا کر نہیں دیکھا

مائل بہ کرم رحمت مولا تو سدا ہے ہم نے ہی کبھی ہاتھ اُٹھا کر نہیں دیکھا

اغیار سے شفقت کے طلب گار ہوئے ہم اُس دامنِ رحمت میں سما کر نہیں دیکھا

کی جس پہ نظر سرورِ عالم نے، پھر اُس نے دنیا کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھا

اِن بھیگتی پلکوں کی گزارش ہے تو اتنی سرکار، مدینہ کبھی آکر نہیں دیکھا

ہم عرشؔ ہیں خوش بخت کہ اُس در پہ ہیں سائل
محروم گدا کوئی جہاں پر نہیں دیکھا

Marfat.com

عباس رضوی

یہ عالموں پہ جو اک سلسلہ کرم کا ہے
یہ فیض نورِ ازل سیّدِ اُمم کا ہے

وہ جن کے در سے فرشتے مراد پاتے ہیں
یہ رحمتوں کا چلن، ان کے دم قدم کا ہے

مرا شرف ہے کہ میں ہوں غلام ابنِ غلام
خوشا نصیب یہ رشتہ جنم جنم کا ہے

نبی کے روضے پہ پہنچے تو باوضو ہوجائے
یہ افتخار، یہ اعزاز چشمِ نم کا ہے

جنھیں نبی نے چھپایا تھا اپنی چادر میں
یہ کائنات ظہورا انھی کے دم کا ہے

غبارِ کوے مدینہ سے جا ملے، مری خاک
نہ جسم و جاں کا حوالہ تو کوئی دم کا ہے

وہ بادشاہِ دوعالم، کرم کی حد نہ حساب
میں کم سواد، سو میرا سوال کم کا ہے

ہے ایک سانس کی دُوری پہ رہ گزارِ نجات
وجود سے بھی یہی فاصلہ عدم کا ہے

Marfat.com

عبدالغنی تائب

اکتسابِ نورِ خورشیدِ حرا کرتے ہوئے
سانس چلتی ہے ثنائے مصطفٰے کرتے ہوئے

شہپرِ جبریلؑ کا لاؤ قلم، مدحت گرو!
ابتدائے نعتِ ممدوحِ خدا کرتے ہوئے

منزلِ مقصود کو حاصل کریں گے ہم ضرور
رہنما سرکار کا ہر نقشِ پا کرتے ہوئے

آپ ہی کے نور کو تخلیق خالق نے کیا
خلقتِ کون و مکاں کی ابتدا کرتے ہوئے

خود خدا نے ہے اُتارا سارا قرآنِ حکیم
مدحت و توصیفِ شاہِ انبیا کرتے ہوئے

سادگی کو دیکھ کر ششدر ہیں شاہانِ جہاں
زیبِ مسند آپ کو اک بوریا کرتے ہوئے

میرے آقا کی ذرا شانِ کریمی دیکھیے
وسعتِ دامن بھی دیتے ہیں عطا کرتے ہوئے

ہوں کھڑا تائب سرِ ایوانِ نعت مصطفٰے
لوگ کیوں ڈرتے ہیں میرا سامنا کرتے ہوئے

Marfat.com

کوثر علی

شاملِ نعت ہر اک لفظ کے ابجد پہ نثار
سارے اصحابؓ پہ اور آلِ محمدؐ پہ نثار

میرا ہر اوج ترےؐ نقشِ کفِ پا کے تلے
میری معراجِ تخیل ترےؐ گنبد پہ نثار

ترے نعلین کا صدقہ ہیں سلاطین کے تاج
تختِ ہر شاہ ترےؐ پایۂ منبر پہ نثار

تریؐ مدحت کے ہر اک لمحے پہ میں یوں قربان
جس طرح اہلِ مدینہ تریؐ آمد پہ نثار

جس کے پاؤں میں ہے جنت تریؐ اس ماں پہ فدا
اس کے فرمائے ہوئے اسمِ احمدؐ پہ نثار

میری بھی آتشِ امید کو گلزار بنا
میں نسب پر ترےؐ قربان ترےؐ جد پہ نثار

اک دریچہ مری تربت کا تریؐ سمت کھلے
ترا کوثرؔ ہے تریؐ رحمت بے حد پہ نثار

Marfat.com

نور محمد جرال

ہجومِ عاشقاں ہے گنبدِ خضرا کے سائے میں
بڑا دل کش سماں ہے گنبدِ خضرا کے سائے میں

اِدھر ہے روضۂ جنت اُدھر ہے دل کشا جالی
زمیں بھی آسماں ہے گنبدِ خضرا کے سائے میں

کہیں محراب و منبر ہیں کہیں خانہ و صفہ
ہر اک روشن نشاں ہے گنبدِ خضرا کے سائے میں

نصیبِ طائرانِ خلد قرباں اس کبوتر پر
کہ جس کا آشیاں ہے گنبدِ خضرا کے سائے میں

مرے آقا کی رحمت اور ان کی شانِ محبوبی
ہر اک دل پر عیاں ہے گنبدِ خضرا کے سائے میں

فدا اللہ اکبر کی اُترتی ہے دل و جاں میں
عجب لطفِ اذاں ہے گنبدِ خضرا کے سائے میں

خدا ہے سایۂ طوبیٰ بھی اس گنبد کی نسبت پر
در شاہ جہاں ہے گنبدِ خضرا کے سائے میں

دل حسرت زدہ کو نورؔ، چھوڑ آیا ہوں طیبہ میں
بہت ہی شادماں ہے گنبدِ خضرا کے سائے میں

Marfat.com

ذکیہ غزل

کیا اذنِ حضوری ہو سرکار مدینے میں
منکوں کا بھی لگتا ہے دربار مدینے میں

کچھ اشک ندامت کے آنکھوں سے گرے اور پھر
مت پوچھیے کیا پایا، اس بار مدینے میں

ہے ورد درودوں کا اور لب پہ ثناخوانی
رہتا ہے کہاں کوئی بے کار مدینے میں

ہر زخم شفا پائے بس خاکِ مدینہ سے
انگار بھی ہوتا ہے، گلزار مدینے میں

جب ڈوبنے لگتی ہے کشتی مرے جیون کی
ہوتا ہے ہر اک بیڑا پھر پار مدینے میں

بس خواب میں آقا کا دیدار کرا دے جو
اک نعت لکھوں ایسی اس بار مدینے میں

Marfat.com

صاحبزادہ ابوالحسن واحدرضوی

تا ابد مثلِ حبیبِ کبریا ممکن نہیں
دوسرا میں اُن سا کوئی دوسرا ممکن نہیں

مرتبے بخشے ہیں حق نے ان کو سب سے منفرد
کوئی ان سا دل رُبا و دل کشا ممکن نہیں

اس سے بڑھ کر اور کیا ہو قربِ حق کی انتہا
''نقطۂ قوسین سے کم فاصلہ ممکن نہیں

ہے درِ شاہ دنیٰ ہی ہر سعادت کا نشاں
چھوڑ کر اس کو خدا سے رابطہ ممکن نہیں

رحمتِ حق اس پہ رہتی ہے سدا سایہ کناں
خیر سے محروم ہو ان کا گدا ممکن نہیں

اپنے لفظوں کو فقط کرتا ہے وہ معمورِ نعت
کرسکے واحد ثنائے مصطفیٰ ممکن نہیں

Marfat.com

مدثر سرور چاند

مل جائے مجھ کو نقشِ کفِ پا حضور کا
سر پر رکھوں گا چوموں گا تحفہ حضور کا

ہر اک معاملے میں ہے رہبر انھی کی ذات
سب کہ لیے مثال ہے اُسوا حضور کا

سب کو برابری کا سبق آپ نے دیا
سب کے لیے چراغ ہے خطبہ حضور کا

اُن کے لیے ہی خلق ہوئی ساری کائنات
بٹتا ہے دو جہان میں صدقہ حضور کا

یہ مہر و ماہ و تارے منور انھی سے ہیں
ہر ایک میں ہے نور سراپا حضور کا

لکھتا رہوں گا نعت میں رب کہ حبیب کی
پڑھتا رہوں گا دل سے قصیدہ حضور کا

وہ دن بھی زندگی میں مدثر کی آئے گا
پلکوں سے چوم لے گا وہ روضہ حضور کا

Marfat.com

Marfat.com

نعت نمبر کے

● آئیں اور اپنے پسندیدہ نعت خواں کی آسان قسطوں پر خریداری کے فہرست حاصل کریں اور اپنے پسندیدہ نعت خواں

المدینہ دارالاشاعت (رجسٹرڈ) لمیٹڈ لاہور
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38 اُردو بازار لاہور 042-7312801-7320682

Marfat.com